اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ

قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

تحقیق و تخریج کے ساتھ

شراب نوشی

زناکاری

دجال

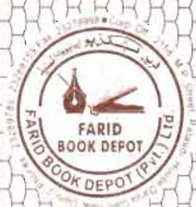
قتل عام

ظہور مہدی

جنگ و جدل

فساد

تالیف: حافظ مبشر حسین لاہوری


FARID
BOOK DEPOT
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.



قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

تحقیق و تخریج کے ساتھ

قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

مع تحقیق و تخریج

حافظ مبشّر حسین لاہوری

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

نام کتاب

قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

مصنف: حافظ مبشر حسین لاہوری

صفحات: ۴۲۴

طبع اوّل: جون ۲۰۰۴ء

باھتمام
محمد ناصر خان

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور طباعت سے قبل کوشش کی جاتی ہے کہ نشاندہی کی جانے والی جملہ غلطیوں کی بروقت تصحیح کر دی جائے۔ اس کے باوجود غلطیوں کا امکان باقی رہتا ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں تعاون کرنا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ (ادارہ)

Name of the book

Qiyamat Ki Nishanian

Sahih Ahadees Ki Raushni Mein

By: **Hafiz Mubashshir Husain Lahori**

Ist Edition: **June, 2004**

Pages: 424 Size: 23x36/16



فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House Darya Ganj, N. Delhi-2
Phones: 23289786, 23289159 Fax: 23279998 Res.: 23262486
E-mail: farid@ndf.vsnl.net.in Websites: faridexport.com, faridbook.com

Printed at: Farid Enterprises, Delhi-6


بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کچھ عرصہ قبل راقم نے حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ (مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''محدث'' لاہور) کی فرمائش پر ''پیش گوئیوں کی حقیقت'' کے عنوان سے ایک مفصل مضمون ترتیب دیا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے ماضی، حال اور استقبال کی تمام پیش گوئیوں کو جمع کر کے موجودہ حالات میں ان کے انطباق کے بارے میں صحیح نکتہ نظر پیش کیا تھا۔ علاوہ ازیں سائنسی انکشافات سے متاثر ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیوں کو محض ''قصے'' ''کہانیاں'' قرار دینے والوں یا ان پیش گوئیوں کی دور از کار تاویلات و توجیہات کرنے والوں کا قرآن و سنت کی روشنی میں خوب جائزہ لیا گیا اور منہج سلف کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔

پیش گوئیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کے لئے نفس موضوع سے متعلقہ جب تمام دلائل کا احاطہ کیا گیا تو ان میں قرب قیامت کے احوال و آثار اور قیامت کی چھوٹی اور بڑی نشانیاں نظر سے گذریں تو راقم نے ان تمام علامات قیامت کو تاریخی ترتیب سے تدوین کر کے افادہ عام کے لئے ایک الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کا عزم کر لیا کیونکہ اس اہم موضوع پر اب تک اردو میں کوئی جامع مانع کتاب سامنے نہیں آئی تھی۔ کتاب ہذا ''قیامت کی نشانیاں'' اسی عزم و کاوش کا مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ راقم کی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی اور لوگوں کی اصلاح اور دنیوی و اخروی فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

﴿ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ٥ وتب علینا انک انت التواب الرحیم﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

جس طرح انسان روح وجسم سے مرکب ہے اسی طرح عالم کائنات ظاہر و باطن، دو نظاموں سے مربوط ہے۔ظاہری نظام جسے ہمارے حواس بدیہی طور پر سمجھ کر مشاہدات وتجربات کی روشنی میں مختلف اصول وقواعد کا نفاذ کرتے ہیں اور عقل انسانی آزادانہ اپنے تخیلات کے گھوڑے دوڑاتی ہے اسے ہی عالم شہادت (Material World) عالم طبیعات، موجودات (Physics)، فلک الافلاک، شخص اکبر (Universum Permagnlim) وغیرہ جیسی اصطلاحات سے موسوم کیا جاتا ہے جبکہ دوسرا باطنی نظام ہے جسکا دائرہ عمل "عالم باطن" میں ہے جو ہمارے احساسات وادراکات، مشاہدات وتجربات سے ماسوا اور عقل وتخیل سے ماورا ہے، اسے ہی مابعد الطبیعات (Metaphysics) عالم غیب (Unseen) اور عالم باطن وغیرہ کی اصطلاحات سے موسوم کیا جاتا ہے۔ان دونوں کے درمیان ایک تیسرا عالم بھی ہے جسے عالم برزخ یا عالم مثال (Supra Material World) سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن یہ عالم بھی انسانی حس وشعور سے ماوراہونے کیوجہ سے عالم باطن کا ضمیمہ اور داخلی حصہ ہے اس لئے قرآن مجید نے عالم کائنات کو دو نظاموں (ظاہر وباطن) سے تعبیر کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ﴾ [الحشر: ۲۲]

"اللہ تعالیٰ ہی ایسی ذات ہے جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔"

عالم غیب (Metaphysics)

عالم غیب یا مابعد الطبیعات کی کنہ وحقیقت کے بارے میں انسانی علوم کے تمام ذرائع، تجربات و مشاہدات، حس باصرہ، سامعہ، لامسہ، ذائقہ، شامہ۔ اور انسانی عقل وتخیل اور وجدان وذوق اپنی صحت وسلامتی اور استعداد وصلاحیت کے باوجود ناواقف، عدیم العلم اور ''لا ادری'' کے دعویدار ہیں اور اس بارے میں انسان کی ہدایت ورہنمائی کی کوئی یقینی وقطعی راہ متعین کرنے سے عاجز ہیں۔

انسانی قوی اور احساسات وادرکات تو بذات خود انسان کی کنہ وحقیقت کے احاطے سے عاجز ہیں کہ انسان کہاں سے آیا اور آتا ہے؟ مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟ آنے کا مقصد کیا تھا؟ جانے کے بعد کیا ہوگا؟ اور یہ سب کچھ ''کیا'' اور ''کیوں'' ہے؟ علاوہ ازیں نظام کائنات کا کوئی مدبر و منتظم ہے یا نہیں؟ ہے تو کہاں ہے؟ نہیں ہے تو نظام کون چلا رہا ہے؟

مذکورہ بالا تمام سوالات کے صحیح وصریح جوابات میں انسانی علوم کے تمام ذرائع فی الحقیقت مبہوت اور بے بس ہیں البتہ وحی الٰہی اور علم الٰہی ہی ان معمات کا صحیح اور کافی وشافی حل پیش کرنے میں منفرد وممتاز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

(۱) : ﴿ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ﴾ [النمل : ٦٥]

''آپ کہہ دیں کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (لوگ) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے ؟''

(۲) : ﴿ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴾

[طٰهٰ : ٦]

''اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین اور جو کچھ ان کے درمیان اور جو کچھ (کرہ) خاک کے نیچے ہے۔''

(۳) : ﴿ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾

[الجن : ٢٦]

''(اللہ) غیب کو جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا اِلّا کہ کسی کو رسول بنا کر منتخب کر لے۔''

عالم شہادت (Material World)

یعنی موجودہ عالم جس سے ہمارا بلاواسطہ تعلق ہے، جہاں ہمارے احساسات و مشاہدات کو عمل دخل کی لازمی اور واقعی حیثیت حاصل ہے۔ جہاں اشیاء کے وقوع، وقوع کے علل و اسباب، اشیا کے لوازمات و خاصیات اور انکا باہمی تعلق وغیرہ ہمارے مشاہدات سے ہزار ہا مرتبہ گذرتا ہے۔ ہم اپنے حواس و قیاس، علم و استقرا اور عقل و تخیل وغیرہ کے تمام اسباب و ذرائع کو بروئے کار لا کر اس حقیقت پر لب کشائی کرتے ہیں کہ سورج فلاں فلاں وقت پر طلوع و غروب کی منزلیں طے کرتا ہے، چاند، ستارے اپنے اپنے اوقات معینہ پر نکلتے اور ڈوبتے ہیں، غروب شمس رات کا پیغام ہے، رات کا آغاز دن کا اختتام ہے، آگ جلاتی ہے، چھری کاٹتی ہے، زہر قاتل ہے۔

ہم مذکورہ اشیا کی گردش و تنظیم اور نتائج و خواص سے اس لئے متفق ہیں کہ یہ ہمارے احساسات ومشاہدات سے گذرتے ہیں، ہماری عقل ان پر تجربات کے بعد مہر ثبت کر کے انہیں قضایا کلیہ اور قواعد اصولیہ کی شکل دیتی ہے مثلاً جب بھی ہمیں آگ کے پاس جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ہمیں حرارت اور تپش کا احساس ہوتا ہے اور اگر ہم اس آگ میں کسی چیز کو پھینکیں تو آگ اسے جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور ایسا ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہر مرتبہ ہی ایسا ہوتا ہے تو ہماری عقل یہ قاعدہ وضع کر لیتی ہے کہ آگ کا خاصہ جلانا ہے۔

عالم طبیعات میں حس و عقل کی راہنمائی اور اسباب و وسائل کی رسائی کے باوجود بہت سے عقدے ہمیشہ ہر دور میں لا ینحل رہے ہیں کیونکہ انسانی معلومات اپنی مجہولات کے مقابلے میں انتہائی

قلیل ہیں اور خود انسان کا خالق اس پر ''عینی گواہ'' ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [الاسرا: ۸۵]

''اور تمہیں نہایت قلیل علم دیا گیا ہے۔''

عالم شہادت میں عالم غیب کی جھلک

(۱) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تحقیق و تجربہ کی بنا پر کسی وقوعہ کی تفصیلات و کیفیات یا کسی عدیم الوقوع کو وقوع میں لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں حالانکہ وہی چیز بہت سے انسانوں سے مخفی ہوتی ہے لیکن اس کا وجود عالم شہادت میں قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے البتہ اسے منصۂ شہود پر لانے والوں کو ''عالم غیب'' کے خطاب سے نہیں نوازا جاتا۔

(۲) بہت سی چیزیں عام انسانوں سے مخفی ہوتی ہیں جبکہ انبیاء حضرات کے لئے بوقت ضرورت و حکمت اس اخفا کے پردے کھول دیے جاتے ہیں لہذا انبیاء کے لئے وہ عالم شہادت ہے جبکہ عوام الناس کے لئے وہ عالم باطن ہے مگر اس اکتشاف خاص کی وجہ سے انبیاء کو عالم غیب کہنا نادانی اور محض جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اس سے تو یہ لازم آئیگا کہ اول الذکر نمبر (۱) اور مؤخر الذکر (نمبر ۳، ۴، ۵) کو بھی عالم الغیب مانا جائے مگر اسکا کوئی قائل نہیں! علاوہ ازیں قرآن و حدیث کے صریح نصوص یہ اعلان کرتے ہیں کہ انبیاء کو ما کان و ما یکون سے قطعاً نہیں نوازا گیا البتہ اللہ تعالیٰ حسب منشا اپنے انبیا و رسل کو کسی خاص حکمت و ضرورت کی بنا پر کسی غیبی امر سے مطلع کر دیا کرتے تھے۔

(۳) شیاطین، جن اور ملائکہ وغیرہ اس ''عالم شہادت'' میں موجود ہیں مگر انسانوں کے لئے وہ عالم غیب کی حیثیت رکھتے ہیں البتہ بسا اوقات کوئی انسان مادی یا روحانی ذریعہ سے ان تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے مثلاً انبیاء کا جن و ملائکہ سے ہمکلام ہونا، شیاطین کو دیکھنا، صحابہ کا فرشتے (جبریلؑ) کو دیکھ لینا، کاہن و نجومی اور جادوگروں کا اپنے علوم کے ذریعے جنوں اور

شیطانوں تک رسائی پالینا مگر کہانت، علم نجوم، علم رمل اور جادو وغیرہ سے اسلام نے منع کیا ہے۔

(۴) بہت سی چیزیں جن وشیاطین اور ملائکہ کے لئے عالم شہادت کی حیثیت میں ہیں جبکہ وہی چیزیں عام انسانوں کے لئے ''عالم غیب'' میں ہیں۔

(۵) عالم شہادت کی بہت سی اشیاء، ان کے خواص، ان کی کیفیات و ماہیات، چاند، ستاروں اور سیاروں کی فلکی معلومات، پانی، تیل، گیس، پٹرول، سونا، چاندی اور جواہرات جیسی معدنیات تک رسائی اور نت نئی زمینی معلومات، دریاؤں اور سمندروں کے پانیوں کی مخلوقات، نئے علاقوں اور ملکوں کی دریافت، جغرافیائی تقسیمات، ماں کے پیٹ میں بچے سے متعلقہ معلومات، بارش کے وقوع یا عدم نزول کے امکانات، زلزلے، سیلاب، آندھی وطوفان وغیرہ کے خدشات، آلات جراحی کے ذریعے جسم انسانی کی اندرونی معلومات وغیرہ عجوبہ روزگار ہیں جو مرور زمانہ کے ساتھ ترقی کے تدریجی مراحل اور ارتقاء کے ابتدائی منازل طے کر کے حال ہی میں بڑی سرعت کے ساتھ منصۂ شہود پر ظاہر ہوئے ہیں حالانکہ انسانی تاریخ کے گھڑیال کی سوئیاں اگر ایک دوصدی پیچھے گھمادیں تو یہ سب کچھ ''عالم غیب'' کی فہرست میں شامل کرنا ناگزیر ہوگا مگر اب انہی چیزوں کو ''عالم شہادت'' میں شمار کرنا حتمی ہونے کا متقاضی ہے مگر یہ امکان رد نہیں کیا جاسکتا کہ آنیوالا وقت اور تحقیقات جدیدہ، حالیہ وقت اور تحقیقات موجودہ میں مزید اضافہ وترامیم ضرور کرے گا !۔

انسانی معلومات کے ذرائع اور وحی الٰہی

انسان جن اسباب وذرائع سے علم حاصل کرتا ہے انہیں بنیادی طور پر تین اقسام میں منقسم کیا جاسکتا ہے البتہ وحی اس کے سوا ہے :

(۱) حواس ومشاہدہ (۲) عقل وتخیل (۳) ذوق وجدان

(۱) : حواس ومشاہدہ

انسانی ذرائع علوم کا ایک بہت بڑا ذریعہ انسان کے حواس خمسہ ہیں جن کے ذریعے انسان بڑے یقین، وثوق اور اعتماد سے موجودات کا علم حاصل کرتا ہے اور مجہولات تک رسائی پاتا ہے۔ حواس کا

معاملہ چونکہ فوری، نقدی اور معجّل کا سا ہے اس لئے بنی آدم کا اغلب حصہ ہمیشہ محسوسات و مشاہدات کا پیروکار رہا ہے، اسی پر بہت سے لوگوں نے اپنی تہذیب و ثقافت اور تمدن و معاشرت کی عمارتیں استوار کیں اور آج بھی انسانوں کی بہت بڑی تعداد (بالخصوص یورپ و امریکہ) پرفریب ذریعے سے اس کی پرستار و گرویدہ بنی بیٹھی ہے۔

ان حواس (Sense) میں حس سامعہ (سننے کی حس یعنی کان) حس باصرہ (دیکھنے کا آلہ یعنی آنکھ) حس شامہ (سونگھنے کی حس یعنی ناک) حس لامسہ (پکڑنے اور ٹٹولنے کی حس یعنی ہاتھ)، اور حس ذائقہ (چکھنے کی حس یعنی زبان) شامل ہیں جنہیں ''حواس خمسہ ظاہرہ'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار دماغی قوتیں ودیعت فرما رکھی ہیں جنہیں متکلمین و فلاسفہ نے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ''حواس خمسہ باطنہ'' (یعنی حس مشترک، خیال، واہمہ، حافظہ اور متخلیہ) کی اصطلاح سے موسوم کیا ہے جن کی تفہیم کچھ یوں ہے کہ حواس خمسہ ظاہرہ عالم شہادت کی جن چیزوں کا تدارک کرتے ہیں ان سب کی اطلاعات دماغ کو بہم پہنچاتے ہیں اور مذکورہ حواس کا مجموعہ انسانی دماغ میں ایک مرکز قائم کر لیتا ہے اسے ہی حس مشترک (Common Sense) سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس مرکز میں ایک ایسی قوت موجود ہوتی ہے جو حواس خمسہ (ظاہرہ) سے وصول ہونے والی تمام معلومات میں ربط و اتصال پیدا کرتی ہے اور ہاتھ، زبان، آنکھ، کان اور ناک کے ذریعے موصول ہونے والی معلومات، ربط و اتصال کی بدولت ایک بامعنی خبر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس قوت کا نام ''خیال'' (Imagination) ہے۔ جس کے ذریعے انسان ان صورتوں کو سمجھتا ہے جن میں مادے کی صفات یعنی شکل (Form) رنگ (Colour) اور مقدار (Magnitude) موجود ہیں اگرچہ ''مادہ'' مفقود ہوتا ہے۔

حواس خمسہ کی حدود و قیود

انسان کے حواس خمسہ درحقیقت نہایت محدود یا بالآخر محدود ہیں یعنی ایک حد (Limit) ایسی آتی

ہے جہاں یہ حواس تعطل کا شکار ہو کر معلومات مہیا کرنے سے عاجزی کی صدا لگانا شروع کر دیتے ہیں بشکل دیگر یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسان کے حواس خود انسان کی ذات اور متصل (Direct) موجودات سے کام شروع کرتے ہیں اور جیسے جیسے موجودات (مادے) میں فاصلہ بڑھتا ہے انسان کے حواس کی کارکردگی متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہے، سماعت و بصارت اور دوسرے حواس، کمیت و کیفیت کی ترکیب میں ماند ہونے لگتے ہیں۔ جوں جوں مرئیات ہماری بصارت سے دور ہوتی ہیں توں توں انکا حجم گھٹنے لگتا ہے اور بالآخر وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں! جیسے جیسے ہماری سماعت مسموعات سے بعید ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے اصوات ہماری سماعت میں کمزور سے کمزور ہوتے ہوئے وجود کھو بیٹھتی ہیں۔

یہی حال قوت شامہ کا ہوتا ہے کہ جتنا انسان کسی چیز کے قریب ہوگا اتنا ہی اس کی قوت شامہ کام تیز کرے گی مگر اس کے برعکس قوت شامہ اس وقت متاثر ہونے کی متقاضی ہوگی جب انسان مشموم (جسے سونگھا جا رہا ہے) سے دور ہوتا جائیگا علاوہ ازیں قوت شامہ، سامعہ اور باصرہ کے مقابلے میں خاصی ضعیف و ناتواں ہے! جبکہ قوت ذائقہ اور لامسہ تو اس میدان میں چاروں شانے چت ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت رول ادا کرتی ہیں جب مطلوبہ چیز زبان یا ہاتھ کی پہنچ (Aproch) میں ہو بصورت دیگر یہ دونوں قوتیں زمین بوس ہو جاتی ہیں۔

(۲): عقل وتخیل

عقل و تخیل کو فلاسفہ (Philosophers) نے اپنا بنیادی آلہ اور ہتھیار بنا کر استعمال کیا اور اسے اپنا معیار و میزان مقرر کر لیا کہ جو کچھ اس پر مناسب اور پورا اترے کھرا (سونا) ہے اور جسے عقل انسانی مسترد کر دے وہ کھوٹا (تانبا) ہے۔ بلاشبہ عقل کی اہمیت مسلم ہے لیکن عقل انسانی اول تو محسوسات و مشاہدات کی محتاج ہے اور پھر یہ زمان و مکان میں مقید و مجبور ہے اور اس زمان و مکان یعنی عالم شہادت سے ماورا عقل بھی متحیر اور مبہوت ہے۔

(۳) : ذوق و وجدان

ذوق وجدان کو صوفیا نے اپنا بنیادی آلہ بنا کر استعمال کیا جو حواس ومشاہدہ اور عقل وتخیل سے بالکل جدا اور غیر مادی ذریعہ علم ہے یعنی وہ کشف والہام جو انسان کو روحانی طور پر عطا کیا جائے وہی معیار ہے ہر چیز اسی پر پرکھی جائیگی جسے انسانی ذوق اور وجدان تسلیم کرے وہ معتبر ہے بصورت دیگر اسے رد کردیا جائیگا۔

انسانی حواس جن چیزوں کے ادراک سے عاجز ہوں کیا ان کا انکار درست ہے؟

گذشتہ بحث سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسانی حواس محدود ہونے کے علاوہ اتنے ضعیف، عاجز اور تھکے ماندہ ہیں کہ وہ بہرصورت اپنی حدود سے تجاوز نہیں کر سکتے کہ عالم الغیب (Metaphysics) کی رسائی حاصل کر سکیں! بلکہ انسانی حواس تو عالم شہادت (طبیعات) کی ہزارہا چیزوں کی کنہ وحقیقت سے ناواقف ہیں اس لئے مذکورہ بالا دعوی مختلف وجوہات کی بنا پر باطل، متناقض اور ناقابل تسلیم بلکہ قابل تردید ہے:۔

(۱) اگر بالفرض مذکورہ دعویٰ کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ ہم نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ معلومات کا پہلا اور آخری ذریعہ یعنی آخری حتمی معتبر اور سند آخر یہی ہے کہ انسانی حواس کو آمنا و صدقنا کہہ کر قبول کر لیا جائے اور جو کچھ محسوسات سے خارج ہو اس سے انکار کر دیا جائے خواہ وہ فی الواقع عالم شہادت میں موجود ہو (مثلاً جن، ملائکہ، شیاطین وغیرہ) یا عالم غیب میں ہو (مثلاً ذات باری تعالیٰ، جنت وجہنم کا تصور اور برزخی امور وغیرہ) حالانکہ اس کا کوئی جواز نہیں۔

(۲) بہت سی چیزیں انسانی محسوسات کے احاطے سے باہر ہونے کے باوجود عالم شہادت میں اپنا مسلمہ وجود رکھتی ہیں اور خود محسوسات کے تابع فرمان اور دعویدار انہیں اپنے ''حواس'' پر پرکھے بغیر تسلیم کرنے پر مجبور ہیں اور فی الواقع ایسی بہت سی موجودات پر وہ اعتقاد رکھتے ہیں مگر اپنے حواس

سے ان کی دلیل پیش کرنے پر وہ مبہوت ہیں، ان کے قوائے انسانی حیران و پریشان ہیں مثلاً دور نہ جائیے ''روح'' کی حقیقت پر غور کر لیجیے جو ہر انسان کی راز حیات اور قوت جان ہے جس کے بغیر انسان انسان ہی نہیں، جاندار میں جان ہی نہیں اور ہر ذی روح میں حرکت وسعود ہی نہیں مگر اسے بلا امتیاز ہر انسان تسلیم کرتا ہے۔

مگر ذرا یہ سوچئے کہ کس حس انسانی نے روح کا تدارک کرنے میں کامیابی کا میڈل (Prize) جیتا ہے؟ کیا حس سامعہ نے کبھی روح سے گفت وشنید کا دروازہ کھولا ہے؟ کیا حس ذائقہ نے کبھی روح کو چکھ کر اسکے نمکین وشیریں یا تلخ وترش ہونے پر قاعدہ جاری کیا ہے؟۔

کیا حس لامسہ نے کبھی روح کی سنسناہٹ یا کپکپاہٹ کی کیفیت کا تدارک کیا ہو یا روح سے مصافحہ کرنے میں کامیابی پائی ہو؟ کیا حس شامہ نے کبھی روح کے الم وفرح، سرور ومسرت یا خوشی غمی کو سونگھا ہو؟ چلئے حواس ظاہرہ کو چھوڑیئے! کیا حواس باطنہ نے کبھی ان سوالوں کے جواب دیکر حقیقت سے پردہ کشائی کی ہے؟ یا کم از کم خود حضرت انسان کو ہی مطمئن کیا ہو۔؟

یقیناً ان تمام سوالوں کے جوابات نفی میں ہیں لہذا چاہیے تو یہ کہ حواس کو آخری سند وحجت تسلیم کرنے والے پھر ''روح'' سے انکار کردیں کہ وہ غیر مادی ہونے کی وجہ سے دیکھی نہیں جاسکتی؟ اخلاقیات سے انکار کردیں کہ وہ ناپے، تولے، اور گنے نہیں جاتے؟ امانت وخیانت، کذب وصداقت، گھبراہٹ وشجاعت وغیرہ کا بھی انکار کریں جو مشاہدات سے ماوراء ہیں؟ عقل انسانی کا انکار کریں جو غیب کے دبیز پردوں میں پنہاں، نظر سے اوجھل، حواس سے دور اور مشاہدات وتجربات میں بے قابو ہے؟۔

(۳) عالم کائنات ایک ایسے مرتب ومسلسل نظام فطرت پر قائم ہے جس کا ہر درجہ پہلے درجے سے بلند اور ممتاز ہے پہلے درجے میں جمادات ہیں جن میں نمو ہے نہ حرکت، احساس ہے نہ ارادہ، حس ہے نہ نطق، عقل ہے نہ شعور اسکے بعد نباتات کا درجہ ہے جن میں حرکت ونمو ہے تو دوسری صفات سے وہ محروم ہیں۔ پھر حیوانات ہیں جن میں نمو وحرکت اور احساس وارادہ تو ہے مگر نطق وعقل اور

ادراک کلیات کی قوت نہیں۔ پھر انسان ہے جو ان تمام صفات سے متصف ہونے کی وجہ سے ''اشرف المخلوقات'' کہلانے کا مستحق ہے۔

کائنات کے ان چاروں طبقات میں یکسانیت نہیں بلکہ ادنی سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہے لیکن کیا اس ترقی کی انتہا انسان پر آ کر رک جاتی ہے؟ نہیں! بلکہ انسانوں میں بھی مذکورہ صفات کا تفاوت ہے۔ بعض کی فکر ونظر، قیاس واستدلال اتنا قوی ہے کہ وہ مجہولات کو معلومات کا لبادہ پہنا دیتے ہیں جبکہ بعض ایسے جاہل، کندہ ناتراش، احمق اور دیوانے ہیں کہ معلومات کو بھی مجہولات میں گنوا بیٹھتے ہیں، پھر بعض کے احساسات نہایت قوی ہوتے ہیں جن کی بدولت ان کی وسعت معلومات میں بہت سی ایسی مسلمہ چیزیں شامل ہوتی ہیں جو کئی دوسرے افراد کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتیں مگر اس سے یہ اندازہ یا نظریہ ثابت کرنا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں کہ ان کا انکار کر دیا جائے!

(۴) گردش زمانہ کیساتھ سائنس نے حیرت انگیز انکشافات کیساتھ بڑی تیزی سے ترقی کے زینے طے کیئے اور بہت سی عدیم المحسوس چیزوں کو منصۂ شہود پر پیش کرنے میں داد وصول کی لیکن وہی اشیا کچھ عرصہ پہلے (ماضی میں) محسوسات کے احاطے سے ماوراء ہونے کی وجہ سے قابل انکار سمجھی جاتی تھیں اور ان ہی پر ماضی کے حکما اور علما کی عمارتیں قائم تھیں مگر تحقیقات جدیدہ نے تحقیقات قدیمہ کی دیواریں ڈھا دیں گذشتہ سینکڑوں تجربات ونظریات باطل ٹھہرا دیئے، بہت سی مستبعدات و ممتنعات کو ممکنات سے بدل دیا۔ لیکن کیا معلوم انسانی تجربات وتحقیقات آئندہ کون سا رخ اختیار کر لیں کہ وہی چیزیں جن سے ہم مستبعدات و ناممکنات سمجھ کر تمسخرانہ انداز میں اغماض کرنے کی ''سعی لاحاصل'' کرتے ہیں وہی حقیقت کا روپ دھار کر ممکنات کی فہرست میں داخل ہو کر ہمارے محسوسات ومشاہدات کے قائم کردہ (غلط) نظریات وتجربات کا مضحکہ اڑائیں !۔

(۵) جن وشیاطین اور ملائکہ کے تصورات کا انسان اپنے حواس سے صحیح تدارک نہیں کر پاتا لیکن اس کا نتیجہ محض جہالت پر مبنی ہوگا کہ ان کا انکار کر دیا جائے کہ چونکہ یہ ہمارے حواس سے خارج ہیں؟ بہت سی اشیاء نوع بشر سے مخفی ہیں مگر جن وشیاطین وملائکہ ان تک کامل رسائی رکھتے ہیں، ان

کے احساسات بلا تکلف ان اشیاء کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے وہ عالم شہادت ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ انسانوں کے لئے وہ عالم باطن رہتا ہے لہذا یہ دعوی درست نہیں کہ انسان ان کا اس لئے انکار کردے کہ ''چونکہ وہ اس کے حواس سے ماوراہیں'' !۔

ملخص

گذشتہ بحث کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) محض انسانی معلومات کے ذرائع تین ہیں۔ حواس ومشاہدہ، عقل وتخیل اور ذوق ووجدان۔

(۲) ان تینوں ذرائع پر مختلف تہذیبوں نے عمارتیں کھڑی کیں۔

(۳) یہ تینوں ذرائع محدود ہیں۔

(۴) ان ذرائع کی اہمیت وحیثیت بجا مگر ان پر حتمی اعتبار نہیں کیا جاسکتا !۔

(۵) یہ ذرائع انتہائی محدود یا بالآخر محدود اور حقیر ہیں۔

(۶) حواس خمسہ غلطی اور دھوکے سے مبرا نہیں۔

(۷) عقل، زمان ومکان اور حواس سے حاصل ہونے والی معلومات کی محتاج ہے۔

(۸) انسانی ''وجدان'' شیطانی الہامات سے منزہ نہیں !۔

(۹) جو چیزیں محسوسات ومشاہدات، عقل وتخیل اور ذوق وجدان کے احاطے سے دور ہوں، ان کا انکار درست نہیں۔

(۱۰) انسان کسی ایسے ذریعہ علم کا محتاج ہے جو ہر طرح کی غلطی، دھوکے اور نقص وجہالت سے محفوظ ہوتا کہ اسے ''قول فیصل'' قرار دے کر اس پر ایمان لایا جائے خواہ انسانی ذرائع علم اس کی کنہ وحقیقت تک رسائی نہ پاسکیں۔

وحی الٰہی

وہ آخری اور حتمی ذریعہ علم ہے جو ہر طرح کی غلطی سے محفوظ ہے اور وحی اس رابطے کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے کسی انسان کو منتخب کرکے اس کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔ ایسے انسانوں کو

''انبیاء ورسل'' کہا جاتا ہے اور اس ''رابطے'' سے حاصل ہونے والے علم کو ''دین وشریعت'' کہا جاتا ہے۔ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں اور آخری وحی قرآن وحدیث ہے لہذا قرآن وحدیث کی تعلیمات پر بلاچون وچرا ''ایمان'' لانا ''مسلمانی'' ہے اور اس میں شک وتردد کرنا ایمان واسلام کے منافی ہے۔

ایمان اور اسکے ارکان کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) : ﴿ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيِّينَ ﴾ [البقرۃ: ۱۷۷]

''ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔''

(۲) : ﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلٰى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴾ [النساء: ۱۳۶]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول ﷺ پر، اسکی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں، ایمان لاؤ! جو شخص اللہ سے، اس کے فرشتوں سے، اس کی کتابوں سے، اسکے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

﴿ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ......قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ﴾(۱)

---

(۱) [مسلم : كتاب الايمان : باب بيان الايمان والسلام (۸) ومثله في البخاري (۵۰)]

حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ

''ایک دن ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جسکے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے......اس نے کہا : آپ ﷺ مجھے ایمان کے متعلق آگاہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے اچھے یا برے ہونے پر ایمان لے آ۔''

مذکورہ بالا چھ چیزیں ایمان کے بنیادی ارکان ہیں جن میں سے کسی ایک کا انکار بھی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور ان ارکان میں سے ایک رکن ایمان بالآخرت ہے یعنی اس بات پر ایمان لانا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور تمام اعمال کا تفصیلات و جزئیات کے ساتھ حساب لیا جائیگا لہذا اس امتحان سے کامیابی کے لئے تیاری کرنی چاہیے۔

ایمان بالآخرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

(۱) : ﴿ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴾ [التغابن : ۷]

''ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔''

(۲) : ﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴾

[الرحمن : ۲۶، ۲۷]

''زمین پر جو ہیں سب فنا ہونیوالے ہیں۔صرف تیرے رب کی ذات عظمت اور عزت والی ہی باقی رہ جائیگی۔''

(۳) :﴿ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

[المطففين : ۴، ۶]

''کیا یہ لوگ جانتے نہیں کہ یہ ایک بڑے دن اکیلے اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ جہانوں کے پالنہار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

(٤) : ﴿ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ وَاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴾ [الزاريات : ٥ ' ٦]

''یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کئے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں اور بے شک انصاف ہونے والا ہے۔''

(٥) : ﴿ وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴾ [الشورىٰ : ٧]

''اور جمع ہونیکے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔''

﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ : كَذَّبَنِيَ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ ﴾(١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اسے زیب نہیں دیتا اور ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے جو اسے زیب نہیں دیتا۔ اس کا جھٹلانا اس طرح ہے کہ وہ میرے بارے میں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز مجھے دوبارہ زندہ نہیں کریں گے حالانکہ اسے دوبارہ زندہ کرنا میرے لئے اس کی پہلی زندگی سے بھی آسان تر ہے۔''

قیامت برحق ہے

(١) : ﴿ وَأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ [الحج : ٧]

''یقیناً قیامت آنیوالی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو اٹھائیگا۔''

(٢) : ﴿ اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴾

[الحاقة : ١ تا ٤]

---

(١) [بخاری : كتاب التفسير : باب تفسير سورة "قل هو الله".(٤٩٧٥)]

"ثابت ہونیوالی، ثابت ہونیوالی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟ اس کھڑکا دینے والی کو ثمود وعاد نے جھٹلا دیا تھا۔"

(۳) : ﴿ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ○ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ○ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ○ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ ○ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ○ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ○ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ○ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴾

[القیامه : ۱ تا ۱۲]

"میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرنیوالا ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔ ہاں کریں گے، ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک برابر کر دیں بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے اور چاند بے نور ہو جائے اور سورج و چاند جمع کر دیئے جائیں۔ اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔ آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔"

(٤) : ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ○ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴾

[التکاثر : ۳ تا ۸]

"ہرگز نہیں تمہیں جلد علم ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں پھر تم معلوم کرلو گے۔ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو۔ تو بے شک تم جہنم دیکھ لو گے۔ اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس دن تم سے ضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔"

(٥) : ﴿ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴾

[یونس : ۵۳]

''اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں! قسم ہے میرے رب کی وہ واقعی امر حق ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔''

قیامت کا ایک منظر

﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴾

[الزلزال : ۱ تا ۸]

''جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائیگی اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کردے گی۔ اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔''

﴿ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ [الحاقة : ۱۳ تا ۳٤]

'پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائیگی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھالیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے۔ اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائیگا اور اس دن بالکل بودا ہو جائیگا۔ اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے۔ اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تم سامنے پیش کیے جاؤ گے، تمھارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔ سو جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے پس وہ ایک دل پسند زندگی میں بلند و بالا جنت میں ہوگا۔ جسکے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائیگا) کہ مزے سے کھاؤ، پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کیے لیکن جسے اس کے اعمال کی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جائیگی وہ تو کہے گا کہ کاش! مجھے تو میری کتاب (اعمال نامہ) دی ہی نہ جاتی اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کردیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (حکم ہوگا) اسے پکڑلو پھر اسے طوق پہنادو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر اسے ایسی زنجیر میں جسکی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔ بے شک یہ اللہ عظمت والے پہ یقین نہ رکھتا تھا اور مسکین کو کھلانے پر رغبت نہ رکھتا تھا۔"

قیامت قریب ہے؟

(۱) : ﴿ وَقَالُوْا ءَ اِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْحَدِيْدًا ۝ اَوْخَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ج فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ط قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴾ [الاسراء : ٤٩ تا ٥١]

'انھوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو کر (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم از سر نو پیدا

کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ جواب دیجئے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے۔ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا اس میں وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی آن لگی ہو۔"

(۲) : ﴿ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴾ [الاحزاب : ٦٣]

"لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ آپ کو کیا خبر۔ بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔"

(۳) : ﴿ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ○ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ○ وَنَرَاهُ قَرِيْبًا ﴾

[المعارج : ٥ تا ٧]

"پس تو اچھی طرح صبر کر بیشک یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔"

(٤) : ﴿ اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا ﴾ [النبا : ٤٠]

"ہم نے تمہیں عنقریب آنیوالے عذاب سے ڈرا دیا (اور چوکنا کر دیا) ہے جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہوتا۔"

(٥) : ﴿ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴾ [الانبیا : ١]

"لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔"

(٦) : ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴾ [القمر : ١]

"قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔"

(٧) : ﴿ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ﴾(١)

(١) [بخاری : کتاب الرقاق (٦٥٠٣) مسلم (٢٩٥٠)]

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے (اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی ملا کر) فرمایا کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔(جس طرح یہ دونوں انگلیاں قریب ہیں)۔''

ایک اشکال کا جواب

مذکورہ دلائل سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے یہ بات کہی گئی تھی کہ ''قیامت قریب ہے'' مگر یہ کیسی قریب ہے کہ چودہ صدیاں بیت جانے کے باوجود ''ہنوز وقوع نیست''! اور ابھی بھی کوئی حتمی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے وقوع کو مزید کتنے سو یا کتنے ہزار یا لاکھ سال درکار ہیں علاوہ ازیں قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں (امام مہدیؒ، حضرت عیسیٰؑ، دجال اکبر وغیرہ) تا حال ظاہر نہیں ہوئیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی قیامت کا وقوع بعید ہے مگر قرآن اسے قریب کیوں کہتا ہے؟۔

مفسرین نے اس شبہہ کے کئی جواب دیئے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

(۱) قریب و بعید جس طرح دور و نزدیک کے لئے استعمال ہوتے ہیں اسی طرح کسی چیز کے وقوع اور عدم وقوع کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں یعنی ''قیامت قریب ہے'' کا معنی یہ ہوا کہ اس کا وقوع یقینی ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :

﴿ كُلُّ مَا اٰتٍ فَهُوَ قَرِيْبٌ وَوَاقِعٌ وَلَا مَحَالَةَ ﴾(۱)

''جو چیز آنیوالی ہو اسے قریب کہا جاتا ہے لہذا اسکا وقوع لامحالہ ضروری ہے۔''

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں :

﴿ وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ فَهُوَ قَرِيْبٌ ﴾(۲)

''ہر وہ چیز جس کا وقوع یقینی ہو اسے قریب کہا جاتا ہے۔''

---

(۱) [تفسیر ابن کثیر (٦٥٧/٤)]

(۲) [تفسیر قرطبی (٢٤٠/١٠)]

"یہی معنی مفسر آلوسیؒ اور کئی دوسرے مفسرین سے منقول ہے :(۱)
اسکے علاوہ مذکورہ آیت سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے :۔

﴿ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا ۝ وَنَرَاهُ قَرِيْبًا ﴾ [المعارج : ٦، ٧]

"وہ (کافر) اسے بعید سمجھتے ہیں حالانکہ ہم اسے قریب سمجھتے ہیں۔"

اس آیت میں بعید کا یہ معنی نہیں کہ کافر وقوع قیامت پر یقین تو رکھتے تھے مگر اس کے وقوع کو قدرے بعید و مؤخر سمجھتے تھے کہ جب یہ قریب ہوگی تو اس کی تیاری کرلیں گے بلکہ وہ قیامت کے وقوع کو امر مستحیل و ناممکن (Impossible) سمجھتے تھے اور یہاں بعید ناممکن کے معنی میں ہے اور قریب ممکن کے معنی میں ہے یعنی کافر قیامت کے وقوع کو ناممکن سمجھتے ہیں اور ہم اسے ممکن سمجھتے ہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ رقمطراز ہیں :۔

﴿ ((اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْدًا)) أَىْ وُقُوْعُ الْعَذَابِ وَقِيَامُ السَّاعَةِ يَرَاهُ الْكَفَرَةُ بَعِيْدَ الْوُقُوْعِ بِمَعْنَى مُسْتَحِيْلُ الْوَقُوْعِ ((وَنَرَاهُ قَرِيْبًا)) أَىْ اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَعْتَقِدُوْنَ كَوْنَهُ قَرِيْبًا وَّ اِنْ كَانَ لَهُ أَمَدٌ لَّا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لٰكِنْ كُلُّ مَاهُوَ اٰتٍ فَهُوَقَرِيْبٌ وَّوَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ ﴾(۲)

"کافر عذاب اور قیامت کے وقوع کو بعید یعنی ناممکن سمجھتے ہیں جبکہ اہل ایمان اس کا وقوع قریب سمجھتے ہیں اگرچہ اس کی حتمی مدت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں مگر جس کا وقوع یقینی و قطعی ہو وہی قریب ہے۔"

یہی معنی دوسرے مفسرین مثلاً امام قرطبیؒ و علامہ آلوسیؒ نے بھی بیان کئے ہیں۔ (۳)

البتہ علامہ آلوسیؒ نے ایک دوسرا معنی بھی مراد لیا ہے جسے نیچے درج کیا جائیگا۔

(۲) قیامت کا قرب و بعد کائنات کی عمر کے ساتھ موقوف ہے یعنی جب سے کائنات معرض وجود میں آئی ہے اب تلک اس کی مجموعی عمر کا بہت بڑا حصہ بیت چکا ہے جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ

---

(۱) [دیکھئے روح المعانی (۹۳/۲۹)]

(۲) [تفسیر ابن کثیر (٦٥٧/٤)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر قرطبی (۲٤٠/١٠) روح المعانی (۹۳/۲۹) وغیرہ]

﴿ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ ﴾(۱)

''تم سے پہلے جو امتیں گذر چکی ہیں ان کے مقابلے میں تمہاری (مدت) بقا اتنی ہے جتنی (مدت) نمازِ عصر سے غروبِ شمس تک ہے۔''

﴿ عسى ان يكون قريبا ﴾

''شاید قیامت قریب ہو۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسیؒ رقمطراز ہیں کہ

﴿ قُرْبُهُ لِأَنَّ مَابَقِي مِنْ زَمَانِ الدُّنْيَا أَقَلُّ مِمَّا مَضَى مِنْهُ ﴾(۲)

''قیامت قریب ہے کیونکہ دنیا کی عمر کا جتنا وقت باقی ہے اس سے زیادہ گذر چکا ہے۔''

اسی طرح حافظ ابن کثیرؒ سے مروی ہے۔(۳)

(۳) قیامت کے قرب و بعد کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ موقوف ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت انتہائی قریب ہے جبکہ لوگوں کے سامنے بعید ہے حتیٰ کہ ان آیات کے سب سے پہلے مخاطبین (کفارِ مکہ) کی زندگی میں یہ وعید سنائی گئی اور انہیں قربِ قیامت سے ڈرایا گیا مگر ان کی زندگی بیت گئی مزید برآں چودہ سو سال بیت گئے لہذا وقوعِ قیامت لوگوں کے لئے بعید بلکہ انتہائی بعید رہا لیکن اللہ تعالیٰ کے حساب سے دنیا کی کل مدتِ زندگی چند دن سے زیادہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار (دوسری آیت کے مطابق پچاس ہزار) سالوں کے برابر ہے۔ دیکھئے:۔

﴿ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴾ [السجده: ۵]

''ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ تمہاری گنتی میں ایک ہزار سال کے برابر ہے۔''

---

(۱) [بخاری: کتاب التوحید: باب فی المشیئة والارادة (۷٤٦۷)]

(۲) [روح المعانی (۱۵/۱۱۹)]

(۳) [دیکھئے النهاية فی الفتن (۱/۱۹۵)]

نیز

﴿فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ [المعارج : ٤]

''ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔''

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قیامت انتہائی قریب ہے۔

اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :۔

﴿اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ٥ وَنَرٰهُ قَرِیْبًا﴾ [المعارج : ٥ ' ٦]

''وہ اسے دور سمجھتے ہیں جبکہ ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔''

علامہ آلوسیؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں ایک معنی ذکر کیا ہے کہ

''کچھ مشرکین وقوع قیامت کو ممکن سمجھتے تھے لیکن وقت وقوع کو بعید خیال کرتے تھے۔''(۱)

وقوع قیامت پر کچھ عقلی دلائل

(۱) بہت سے حواس پرست اور عقل پرست لوگوں نے حیات بعد الممات، قیامت، آخرت، حساب وجزا وغیرہ سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ یہ ان کے ذرائع علوم یعنی محسوسات ومشاہدات اور عقل وخیالات سے ماوراء ہیں حالانکہ حواس پرست اور عقل پرست بہت سی ایسی چیزوں کو تسلیم بھی کر لیتے ہیں جو ان کے حس وعقل سے ماوراء ہوتی ہیں مثلاً روح، اخلاقیات وغیرہ تو پھر ان چیزوں کا انکار کیوں کیا جاتا؟

(۲) کیا یہ دعویٰ درست ہے کہ ہر اس چیز کی نفی کی جائے جو محسوسات سے ماوراء ہوں، ناپی تولی اور گنی نہ جا سکتی ہوں اور صرف اسی چیز کو تسلیم کیا جائے جو محسوسات کے احاطے میں شامل ہوں؟ یقیناً جواب نفی میں ہے! (تفصیل گذر چکی ہے)۔

(۳) حیات بعد الموت، حساب وکتاب اور جزا وسزا کا عقل بطلان نہیں کر سکتی کیونکہ عقل محال و ناممکنات کی تردید کرتی ہے اور یہ امور ناممکنات سے نہیں کیونکہ ان کے تسلیم کرنے سے کوئی اجتماع

(۱) [تفسیر روح المعانی : (۹۳/۲۹)]

ضدین ثابت نہیں آتا۔

(۴) اگر اللہ تعالیٰ انسان وحیوان، شمس وقمر، شجر وحجر اور ساری کائنات کو عدم سے وجود بخش سکتے ہیں تو اس میں کیا مانع (مشکل یا رکاوٹ) ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیں حالانکہ ایسی بہت سی مثالیں بھی اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا کو دکھائی ہیں !۔

(۵) دنیا کی کل اشیا ایک خاص نظام سے مربوط ہو کر محو گردش ہیں جبکہ اس نظام کے خالق ومنتظم اور مدبر مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کا ہر حکم نفس انسان اور نظم کائنات میں حرف اول وآخر ہے تو کیا وہ ذات حیات بعد الموت پر قدرت نہیں رکھتی ؟۔

(۶) ہم دیکھتے سنتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے ظالم وجابر اور بدکردار غاصب لوگ اکثر اوقات اپنے انجام بد کی سزا سے بچ نکلتے ہیں لہذا بے گناہوں کی مظلومیت اور ان کی انصاف سے محرومیت عقلی ومنطقی طور پر اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ کوئی ایسی عدالت ہونی چاہیے جہاں پر ظالم کیفر کردار کو پہنچے اور ہر مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے سو وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت ہے جو روز قیامت میدان محشر میں لگے گی اور صرف اللہ تعالیٰ ہی وحدہ لاشریک حاکم ومنصف ہیں جو تمام انسانی کمزوریوں سے بالاتر ہونے اور دلوں کے ارادے اور نیتوں سے اچھی طرح آگاہ ہونے کی وجہ سے عین عدل پر مبنی فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں !

وقوع قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

(۱) : ﴿ يَسْئَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْئَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾

[الاعراف : ۱۸۷]

''یہ لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ ﷺ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

(۲) : ﴿ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَکَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی ﴾ [طٰهٰ : ۱۵]

''قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔''

(۳) : ﴿ یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ [الاحزاب : ۶۳]

''لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔''

(٤) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک دن اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل سے زیادہ مسئول بھی نہیں جانتا (یعنی جیسے سائل کو علم نہیں ویسے مجھے بھی معلوم نہیں) البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں :۔

''جب لونڈی مالکہ کو جنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے جسموں اور ننگے پاؤں والے (غریب لوگ) لوگوں کے سردار بن گئے ہیں تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔'' (دراصل) ان پانچ چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴾ [لقمان : ۳٤]

''بلا شبہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی بارش نازل کرتا ہے وہی جان سکتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کل کوئی نفس کیا کرے گا (اللہ کے سوا) وہ نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی نفس یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین پر فوت ہوگا۔'' (۱)

(۵) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ : لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾(۲)

''جس شخص نے تمہیں یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے تھے اس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ (نبی کریم ﷺ) کہا کرتے تھے کہ غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔''

منکرین قیامت کی سزا

(۱) : ﴿ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴾[الفرقان : ۱۱]

''بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

(۲) : ﴿ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴾ [الروم : ۱۶]

''اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا۔ وہ سب عذاب میں پکڑوا دیئے جائیں گے۔''

(۳) : ﴿ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴾ [سبا : ۴۲]

''اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے رہے۔''

---

(۱) [بخاری : کتاب التفسير : سورة لقمان باب قوله "اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ" ...... (۴۷۷۷)]

(۲) [بخاری : كتاب التوحيد : باب قول الله تعالىٰ " عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا " (۷۳۸۰)]

(٤) : ﴿ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴾ [الرعد : ٥]

''اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی انکا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

قیامت کے مختلف نام

قرآن مجید میں قیامت کے لئے مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک مخصوص کیفیت وحیثیت پر دلالت کرتا ہے :۔

(۱) : یوم القیامۃ

﴿ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴾ [البقرۃ : ۱۱۳]

''قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کردے گا۔''

(۲) : یوم الدین

﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ [الفاتحہ : ۳]

''وہ جزا کے دن کا مالک ہے۔''

(۳) : یوم البعث

﴿ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ ﴾ [الروم : ٥٦]

''یہ ہے اٹھنے کا دن!''

(۴) : یوم الحساب

﴿ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ [ص : ٥٣]

''یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کے لئے کیا جاتا تھا۔''

(۵): یوم الوعید

﴿ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ﴾ [ق : ۲۰]

''اور صور پھونک دیا جائیگا وعدہ عذاب کا دن یہی ہے۔''

(۶): یوم الحسرۃ

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ ﴾ [مریم : ۳۹]

''اور انہیں افسوس والے دن سے ڈرایئے۔''

(۷): یوم الجمع

﴿ وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ﴾ [الشوریٰ : ۷]

''جمع والے دن سے ڈرایئے جس میں کوئی شک نہیں۔''

(۸): یوم التناد

﴿ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴾ [غافر : ۳۲]

''مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔''

(۹): یوم الخروج

﴿ یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴾ [ق : ٤٢]

''جس دن اس تند و تیز چیخ کو یقین کے ساتھ سن لیں گے۔ یہ دن ہوگا نکلنے کا۔''

(۱۰): یوم الحشر

﴿ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ﴾ [الانعام : ۲۲]

''جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے۔''

(۱۱): یوم الحساب

﴿ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ [ص : ۵۳]

''یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کے لئے کیا جاتا تھا۔''

(۱۲): یوم الفصل

﴿ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ [الصافات : ۲۱]

''یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔''

(۱۳): الدار الآخرة

﴿ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ﴾ [العنكبوت : ٦٤]

''البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔''

(۱۴): دار القرار

﴿ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴾ [غافر : ۳۹]

''(اور یقین مانو کہ قرار) کہ ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔''

(۱۵): الصاخة

﴿ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴾ [عبس : ۳۳]

''پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائیگی۔''

(۱۶): الواقعه

﴿ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴾ [الواقعه : ۱]

''جب قیامت قائم ہو جائیگی۔''

(۱۷): الحاقة

﴿ اَلْحَآقَّةُ ۝ مَا الْحَآقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴾ [الحاقة : ۱ تا ۳]

''ثابت ہونے والی۔ ثابت ہونے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟''

(۱۸): القارعة

﴿ اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴾ [القارعة : ۱ تا ۳]

''کھڑکھڑا دینے والی۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی؟ تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟۔''

(۱۹) : الطامۃ الکبریٰ

﴿ فَاِذَاجَاءَ تِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ﴾ [النازعات : ٣٤]

''پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائیگی۔''

(۲۰) : الآزفۃ

﴿ أَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴾ [النجم : ٥٧]

''قیامت نزدیک آگئی۔''

(۲۱) : الغاشیہ

﴿ هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾ [الغاشيه : ١]

''کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔''

(۲۲) : الساعۃ

﴿ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيْهَا ﴾ [غافر : ٥٩]

''بلاشبہ قیامت آنیوالی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔''

(۲۳) : یوم التغابن

﴿ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ﴾ [التغابن : ٩]

''وہ دن ہے ہار جیت کا''

(۲۴) : یوم آخرت

﴿ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [البقرة : ١٧٧]

''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا''

قیامت کی حقیقت

اصطلاحِ شرع میں قیامت سے مراد ایسا وقت ہے جب کائنات (عالم شہادت) کا موجودہ نظام درہم برہم اور تباہ و برباد ہو جائے گا، پہلے صور پر سب لوگ حیران ہو جائیں گے پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ مر جائیں گے اور پھر تیسرا صور پھونکا جائے گا تو پچھلے اگلے تمام کے تمام لوگ زندہ کر کے میدان محشر میں کھڑے کئے جائیں گے علاوہ ازیں قیامت کو تین مختلف مقامات پر استعمال کیا گیا ہے :-

(۱) کسی بھی انسان کی موت کے لئے : کیونکہ جو انسان فوت ہو جاتا ہے اسکی قیامت تو قائم ہو گئی اور وہ اپنے عالم باطن میں پہنچ گیا ہے۔

(۲) صحابہ کرام ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد قیامت کا اطلاق کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ کے پاس ایک بچہ بیٹھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اسکے بڑھاپے سے پہلے تمہاری قیامت قائم ہو جائیگی۔'' (۱)

ایک روایت میں ہے کہ

''ان لوگوں پر ایک صدی پوری ہونے پر (ان میں سے) کوئی بھی زمین پر زندہ نہیں رہے گا۔'' (۲)

(۳) آخری اور بڑی قیامت جب روئے زمین پر موجود ہر ذی روح کا خاتمہ ہو جائیگا، سورج چاند ستارے بکھر جائیں گے، پہاڑ روئی کی مانند اڑائے جائیں گے، سمندروں کو آگ لگا دی جائیگی، زمین کھینچ دی جائیگی قرآن مجید میں ''قیامت'' اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (۳)

---

(۱) [بخاری : کتاب فضائل الصحابة : باب "مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ" احمد (۲۸۸/۳)]

(۲) [مسلم : کتاب فضائل الصحابة : باب قوله " لَا تَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ مِئَةُ سَنَةٍ"..... (۲۵۳۷) احمد (۴۰۸/۳)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۳۵۶/۱۱ تا ۳۶۳) (۸۳/۱۳)]

قیامت کی نشانیاں، کیوں؟

انسان کی فطرت ہے کہ وہ ظاہر و موجود اور نقد معجّل کو باطن و معدوم اور مؤجل و مؤخر پر ترجیح دیتا ہے جو چیز سامنے ہو اسے زیادہ حیثیت دیتا ہے اگرچہ مخفی اشیا کی حیثیت بھی نفس انسانی میں مسلم ہوتی ہے مگر بہر حال حاضر کے سامنے غائب کا مقام و مرتبہ بھی غائب رکھا جاتا ہے۔ مسلمان کا معاملہ خاصا مختلف ہے اس لئے کہ ہر مسلم و مؤمن کا جس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہوتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد جی اٹھنے اور اسی اللہ کے حضور حساب و کتاب کے لئے پیش ہونے پر بھی ایمان قائم ہوتا ہے۔ جواب دہی کا یہ احساس جتنا پختہ ہوا تنا ہی انسان کا اخلاق و کردار صالح ہوتا ہے اس لئے ایمان بالآخرت دراصل انسانی اخلاق و سیرت کی تعمیر و تشکیل میں ایک نہایت مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ ایمان بالآخرت کی جڑیں انسان کے قلب میں پھوٹتی ہیں جن کی شاخیں انسان کے اعضا کی سادگی، وقار، متانت و سنجیدگی، حسن سلوکی اور وفا شعاری و اطاعت گذاری کی صورت میں پھیلتی ہیں اور جس کا پھل انسان کو نیک و صالح اخلاق و کردار کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔

ایمان بالآخرت کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ انسان خلوت و جلوت، تنہائیت و اجتماعیت، سیاست و معیشت، تمدن و معاشرت غرض کہ ہر جگہ تقوی کا پیکر، خوف الٰہی کا خوگر، حکم الٰہی پر کار بند نظر آئیگا اور یہ صفات حسنہ اسی قدر بار آور ہوں گی جس قدر ایمان بالآخرت کی جڑیں گہری اور مضبوط ہوں گی مگر انسان کا تعلق چونکہ اس مادی دور (عالم شہادت) سے ہے جہاں ہر وقت، ہر طرف اور ہر قسم کے افراد کے ساتھ ہر طرح کے معاملات سے الجھنا پڑتا ہے، ہر طرح کے ماحول سے گذرنا پڑتا ہے، گناہوں سے اَٹے معاشروں میں قدم رنجا فرمانا ہی پڑتا ہے، پھر نفس کی کمزوری و محتاجی کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے، شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے لہذا ان تمام پرخطر مقامات میں انسان کے ایمان کی مختلف حالتیں اور مختلف گراف قائم ہوتے رہتے ہیں جس میں زیادتی ایمان کی نسبت کمی ایمان کا عنصر خاصا وزنی اور زور آور ثابت ہوتا ہے نتیجتاً ایک مسلمان اور

اسلامی عقائد پر ایمان رکھنے والا مخلص مؤمن بھی مادہ پرستی اور حواس پرستی کا شکار ہو کر یوم آخرت کے احتساب کو صرف نظر کر کے دنیا والوں کے ساتھ زر پرستی کی دوڑ میں شامل ہونا ضروری خیال کرتا ہے کہ

''چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی''

لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر مرحلے پر انسان کی راہنمائی فرماتے چلے آئے ہیں اس موقع پر بھی انسان کو تنہا نہیں چھوڑتے بلکہ ہر معاملے میں اس کی اتنی راہنمائی فرما دیتے ہیں کہ کوئی مسئلہ تشنہ نہ رہے لہذا اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت سے پہلے بہت سی نشانیوں اور علامتوں کا ظہور یقینی بنا دیا تا کہ انہیں دیکھ کر لوگوں کا آخرت پر ایمان و اعتقاد مضبوط رہے اور وہ آخرت کی بھرپور تیاری کریں تا کہ اس دن کے امتحان سے کامیاب ہو کر جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائیں اور جنت میں داخلہ حاصل کر سکیں۔

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾

[ال عمران : ۱۸۵]

''جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کی جنس ہے۔''

قیامت کی علامات صغریٰ و کبریٰ

حضرت محمد ﷺ چونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی امت بھی آخری امت ہے اس لئے قیامت کی نشانیوں کا آغاز یہیں سے کیا گیا جیسا کہ حدیث نبوی ہے :۔

﴿بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾(۱)

''مجھے اور قیامت (دونوں کو) اسطرح بھیجا گیا ہے جس طرح یہ دو (انگلیاں باہم قریب) ہیں۔''

دوسری روایت میں ہے :۔

﴿أَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ﴾(۲)

(۱) [بخاری : کتاب الرقاق : باب قول النبی "بعثت انا والساعة ......(۶۵۰۳) مسلم (۲۹۵۰)]

(۲) [احمد (۲۸۲/۳)]

''تم (امت محمدیہ) اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح ہو۔''

لہذا قیامت کی نشانیوں کا ظہور بھی نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی شروع ہو چکا ہے۔ قیامت کی کچھ نشانیاں چھوٹی (صغری) ہیں مثلاً فتنوں کا ظہور، جنگ وجدل، کذب وخیانت، فحاشی، سود، زنا، جھوٹ، جہالت، شراب وغیرہ کا ظہور۔ جبکہ کچھ نشانیاں بڑی بڑی ہیں جن میں خروج دجال، ظہور مہدیؒ، نزول عیسیٰؑ، یاجوج ماجوج وغیرہ شامل ہیں۔(۱)

راقم نے مذکورہ کتاب میں حتی المقدور ذخیرہ حدیث سے صرف صحیح احادیث کی روشنی میں چھوٹی اور بڑی تمام نشانیوں کو جمع کر دیا ہے البتہ ممکن ہے کہ کوئی چیز مطالعے میں نہ آئی ہو۔(واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل واصوب)۔

- کچھ علامات قیامت قصداً ترک کی گئی ہیں کیونکہ ان کے ثبوت میں صحیح احادیث میسر نہیں تھیں۔ علامات قیامت میں تاریخی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تاہم کسی علامت قیامت کے وقت وقوع میں اختلاف یا کسی اور علمی حکمت عملی کے تحت شاذونادر مقامات پر قدرے تصرف وتبدل بھی کیا گیا ہے۔
- ہر علامت قیامت کے بارے میں سب سے پہلے صحیح احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے پھر ان سے مستنبط ہونے والے مسائل کو ''فوائد'' میں بالترتیب درج کیا گیا ہے۔
- ہر علامت قیامت کے وقوع یا عدم وقوع کی حتی الامکان نشاندہی کی گئی ہے۔
- ہر علامت قیامت کے مستحسن یا غیر مستحسن (قبیح) ہونے کی صورت میں دیگر دلائل کی روشنی میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ مندرجہ صورت میں قارئین کے لئے کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے۔
- بہت سی احادیث جنہیں حواس پرست اور عقل پرست فلاسفہ وغیرہ نے قبول نہیں کیا ان کی جزوی تردید بھی کی گئی ہے البتہ تفصیلی تردید الگ پیش کرنے کا ارادہ ہے۔

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۸۵/۱۳) التذکرۃ القرطبی (ص ۶۲۴) ''التَّصْرِیْحُ بِمَا تَوَاتَرَ فِیْ نُزُوْلِ الْمَسِیْحِ'' (ص۹) الاشاعۃ (ص ۱۴۷)]

احادیث کو پیش کرتے وقت بخاری و مسلم کو ان کی مسلمہ حیثیت و اہمیت کی وجہ سے ترجیح دی گئی ہے البتہ بسا اوقات کسی ایسی مشترک حدیث میں جو دیگر کتابوں میں بھی مذکور ہے اس کتاب کی حدیث کو فوقیت دی ہے جس میں متن جامع اور موضوع سے قریبی مناسبت کا حامل تھا لیکن دوسری کتابوں کے حوالے بھی ساتھ درج کر دیئے ہیں۔

- بوقت تخریج طوالت کے خوف سے صرف ایک کتاب کی مکمل تخریج (مع کتاب و باب اور حدیث نمبر کو) درج کیا ہے البتہ دیگر کتب احادیث سے حدیث نمبر ضرور دیا گیا ہے اور حتی الوسع ''معیاری نمبر'' کو فوقیت دی ہے۔
- بعض کتابوں کا حدیث نمبر اور صفحہ وجلد دونوں مستعمل ہیں ایسی صورت میں کسی ایک پر اکتفا کیا گیا ہے۔
- قیامت کی بعض نشانیاں ظاہر ہو کر گذر چکی ہیں جبکہ کچھ ابھی ظاہر ہوں گی اور کچھ نشانیاں ایسی ہیں جن کا ظہور ایک سے زائد مرتبہ ثابت ہوتا ہے مثلاً ''ایک آگ کا ظاہر ہونا'' یہ ایک مرتبہ تو ظاہر ہو چکی ہے جبکہ قیامت کے قریب دوبارہ ظاہر ہوگی۔ علاوہ ازیں کچھ علامات جو اخلاق و کردار سے تعلق رکھتی ہیں ان کا ظہور تسلسل سے بڑھتا رہے گا لہذا یہ کسی وقت کے ساتھ متعین و محدود نہیں ہیں۔

کیا خبر واحد حجت نہیں؟ ایک ضروری مبحث

کتاب ہذا (قیامت کی نشانیاں) میں زیادہ تر ان احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے جنہیں اصول حدیث کی اصطلاح میں خبر واحد (یا خبر احاد) سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ قیامت کی علامات سے تعلق رکھنے والی احادیث کا بڑا حصہ خبر واحد پر مشتمل ہے (بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شریعت کا بڑا حصہ اخبار احاد پر مشتمل ہے) البتہ کچھ علامات قیامت کی احادیث ''تواتر'' کے ساتھ منقول ہیں۔
علامات قیامت پر ایمان یا انکار ایک اعتقادی مسئلہ ہے اور بعض لوگ جو معتزلہ اور خوارج کے افکار سے متاثر ہیں، اس بات کے مدعی ہیں کہ عقائد میں خبر واحد حجت نہیں! اور بعض لوگ تو عقائد کے

علاوہ احکام میں بھی خبر واحد کو حجت تسلیم نہیں کرتے !۔
قرآن وحدیث کی روشنی میں مذکورہ باطل دعوے کی قلعی کھولنے سے پہلے ہمیں خبر واحد اور تواتر کی اصطلاحی تعریفات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

تواتر

﴿ هُوَ مَا نَقَلَ مَنْ يَّحْصِلُ الْعِلْمَ بِصِدْقِهِمْ ضَرُوْرَةً عَنْ مِّثْلِهِمْ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى اٰخِرِهِ بِاَنْ يَكُوْنُوْا جَمْعًا لَا يُمْكِنُ تَوَاطُئُوْهُمْ عَلَى الْكَذِبِ وَلِذٰلِكَ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ بَحْثٍ عَنْ رِجَالِهِ ......أَقَلُّهُ عَشَرَةٌ ﴾(۱)

''تواتر ایسی حدیث کو کہا جاتا ہے :

(۱) روایت کرنے والا جم غفیر ہو۔اور کسی طبقے میں یہ تعداد دس سے کم نہ ہو۔
(۲) ان سب کا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہو۔
(۳) ان کی کثرت کم از کم دس سے شروع ہو اور آخر تک یہ کثرت برابر جاری رہے۔
(۴) اس پر عمل واجب ہے۔
(۵) اس میں بحث وتمحیص یا شک وتردد کی گنجائش نہیں۔اسی طرح ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس خبر کا تعلق حس سے مربوط ہو۔

متواتر کی بہت سی مثالیں مذکور ہیں، ایک سادہ سی مثال یوں سمجھئے کہ جیسے ہمیں ''تواتر'' سے معلوم ہوا ہے کہ مکہ وہی شہر ہے جہاں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے اور مدینہ وہی شہر ہے جہاں آپ ﷺ نے ہجرت کی ہے اب اس کے خلاف کوئی خبر دے ہی نہیں سکتا۔اگر دے تو وہ پاگل شمار ہوگا کیونکہ اتنی دنیا کی خبر کا غلط ہونا عقل کے نزدیک عادتاً ناممکن ہے !

خبر واحد

جو متواتر نہ ہو وہی خبر واحد کہلاتی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :۔

﴿ أَمَّا فِيْ اِصْطَلَاحِ الْاَصُوْلِيِّيْنَ فَالْمُرَادُ بِهٖ مَالَمْ يَتَوَاتَرْ ﴾(۱)

---

(۱) [تدریب الراوی (۱۵۹/۲)]

''اصولین کی اصطلاح میں خبر واحد اسے کہتے ہیں جو متواتر نہ ہو۔''

نیز شیخ فرماتے ہیں کہ

﴿هُوَ مَالَمْ يَجْمَعْ شُرُوْطَ الْمُتَوَاتِرِ﴾(۲)

''جس میں متواتر کی شروط جمع نہ ہوں وہ خبر واحد ہے۔''

اب اگر آپ تواتر کی شروط سامنے رکھیں گے تو خبر واحد کے متعلق درج ذیل نتائج سامنے آئیں گے :۔

(۱) اسے روایت کرنے والے بہت زیادہ نہ ہوں بلکہ دس سے کم ہوں راجح قول کے مطابق۔

(۲) سند کے تمام طبقات میں یہ شرط موجود رہے۔

(۳) سند کے طبقات میں راویوں کی کمی بیشی ہوتی رہے مگر زیادتی دس یا اس سے متجاوز نہ ہو۔ اسی لئے اگر ہر طبقے میں کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ نو راوی موجود ہیں تو اسے خبر واحد ''مشہور'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگر ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود رہیں تو یہ خبر واحد ''عزیز'' سے موسوم کی جاتی ہے اور اگر کسی طبقے میں صرف ایک راوی ہو تو اسے ''غریب'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔(۳)

(۴) اس میں بحث و تمحیص اور شک و تردد کی گنجائش بہر حال موجود ہوتی ہے اسی لئے محدثین خبر واحد سے حاصل ہونے والے علم کو ''ظن'' سے موسوم کیا کرتے تھے مگر اس ظن کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ خبر واحد کی حجیت سے انکار کرنے والوں کو یہی سے چور دروازہ ملتا ہے جسے وہ بھرپور استعمال کرتے ہیں۔

---

(۱) [فتح الباری (۲٤٦/۱۳)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے : نزهة النظر (ص ۲٦) المغنی فی اصول الفقه (ص۱۹٤) تیسیر مصطلح الحدیث (ص ۲۱)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے : کتب اصول الحدیث و اصطلاحات المحدثین]

ظن کیا ہے؟

قرآن مجید میں لفظ "ظن" مختلف معانی کے لئے استعمال ہوا ہے جس کی حتمی تعیین سیاق وسباق اور علائق وقرائن سے طے پاتی ہے۔

(۱) : ظن بمعنی یقین

جب کسی چیز کے وجود یا عدم وجود پر قرائن وعلامات انتہائی قوی اور شکوک وشبہات سے مبرا ہوں تو وہاں ظن بمعنی یقین ہوتا ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ اَلَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾ [البقرة : ٤٦]

"جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسکی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

اس آیت میں ظن بمعنی یقین ہے کیونکہ اہل ایمان کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا یقین غیر متردد ہے جیسا کہ دیگر آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اگر یہاں ظن کا یہ مفہوم لیا جائے کہ انہیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شبہ ہے تو پھر ایمان ہی نامکمل وغیر معتبر قرار پائیگا!۔

(۲) : ظن بمعنی گمان غالب

بعض آیات میں ظن کو گمان غالب سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں نصف سے زیادہ میں یقین اور نصف سے کم میں شک ہوتا ہے ایسا ظن بھی پسندیدہ اور معتبر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ﴾ [النور : ١٢]

"ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اس (بہتان) کو سنا تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے بارے میں تم اچھا گمان کرتے۔"

اس آیت میں مسلمانوں کو تلقین کی جارہی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حسن ظن (خوش گمانی) سے کیوں نہ کام لیا کیونکہ زیادہ قرائن وعلامات اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دامن اس قسم کی تہمت سے پاک ہے لہذا اس ظن میں یقین کا پہلو راجح ہے۔

(۳) : ظن بمعنی شک

یعنی کسی چیز کے وجود یا عدم وجود پر یکساں قرائن موجود ہوں اور دونوں میں سے کسی ایک طرف کو ترجیح دینا ناممکن ہو۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴾ [النساء : ۱۵۷]

''اور بلا شبہ جن لوگوں نے اس (عیسیٰؑ) کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس کی جانب سے شک میں ہے ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی علم و یقین نہیں ہے سوائے ظن کی پیروی کے اور انہوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا۔''

اس آیت میں یہود کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ عیسیٰؑ کے قتل کے سلسلے میں ان کے اقوال و آرا کی بنیاد شک پر ہے علم و یقین پر نہیں اسی شک اور عدم یقین کو اتباع ظن سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۴) : ظن بمعنی وہم

یعنی ایسا خیال و گمان جس کی بنیاد کسی دلیل پر نہ ہو بلکہ واضح دلیل اس کے خلاف ہو اس ظن کی مذمت کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾ [الحجرات : ۱۲]

''ایمان والو! ظن کی بہت سی قسموں سے گریز کرو بلا شبہ بعض ظن گناہ ہیں۔''

(۴) : ظن بمعنی تہمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَمَاهُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴾ [التكوير : ۲۴]

''وہ غیب کی باتیں بتلانے پر بخیل بھی نہیں۔''

ایک قرأت میں ضنین کو ظنین پڑھا گیا ہے یعنی وہ غیب (اللہ تعالیٰ، قیامت و آخرت وغیرہ) پر تہمت نہیں لگاتا۔ (۱)

قرآن مجید سے ہی ثابت ہوا کہ ظن کی تمام صورتیں اور قسمیں بری یا غیر معتبر نہیں بلکہ پہلی دو قسمیں (ظن بمعنی یقین اور ظن بمعنی گمان غالب) مستحسن و معتبر ہیں بلکہ بسا اوقات ان پر اعتماد کرنا واجب ہوتا ہے اور محدثین نے خبر احاد کے ظنی ہونے سے ظن کے پہلے دو مراتب کی طرف اشارہ کیا ہے نہ کہ آخری تین قسمیں کہ جن سے اجتناب ضروری ہے۔ علاوہ ازیں جب کسی خبر واحد کی سند کے تمام راوی ثقہ و قابل اعتماد ہوں، حدیث صحت کے تمام مراتب پر پوری اترے اور شاذ، معلول اور مرجوح نہ ہو تو اس پر عمل واجب ہے کیونکہ محدثین کے ہاں قبولیت حدیث کا یہی معیار تھا۔

خبر واحد کی حجیت قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(۱) : ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا ﴾ [الحجرات : ٦]

''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس کوئی (ایک) فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اگر خبر لانے والا فاسق ہے تو اس کی خبر غیر معتبر ہے جب تک کہ مزید تحقیق سے بات واضح نہ ہو جائے لیکن اگر خبر دینے والا صالح و ثقہ اور معتبر ذمہ دار ہے تو اس کی خبر قبول کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اس آیت سے اس فطری حقیقت کی ترجمانی ہوتی ہے کہ دنیاوی معاملات میں کسی فرد واحد کی خبر کو بنیادی طور پر شک و شبہ کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا بلکہ بنیادی اور اصولی طور پر کسی بھی معتبر عادل و ضابط مسلمان کی خبر کو قبول کیا جائے گا اور اس کے مطابق بلا تردد عمل کیا جائے گا البتہ اگر خبر دہندہ کی ثقاہت محل نظر ہو تو اس کی خبر و اطلاع کی پہلے تحقیق کی جائے گی اور مکمل اعتماد کے بعد اس پر عمل کیا جائے گا۔

---

(۱) [دیکھئے ابن کثیر (۷۵۳/٤) قرطبی (۲۰۹/۱۹)]

اگر بلاتعصب غوروفکر کیا جائے تو عالم ارضی کا نظام اس فطری اصول پر قائم دائم ہے۔ ہمارے ان گنت معاملات کا دارومدار کسی ایک ہی فرد کی اطلاع پر گھومتا ہے۔ مثلاً کوئی معتبر آدمی ہمیں خبر دے کہ تمہارے گھر میں تمہاری عدم موجودگی میں یہ خوشی یا غمی ہوئی ہے تو ہم اصولی طور پر اس کی بات تسلیم کرتے ہیں۔ کوئی شخص ہمیں فون پر مطلع کرے کہ اس وقت آپ کا دشمن آپ کی طرف بڑھ رہا ہے تو ہم اس ایک فون پر اعتماد کر کے کوئی بندوبست کرنے لگتے ہیں۔

افسر اپنے سیکرٹری، پرنسپل اپنے چپڑاسی، استاد اپنے شاگرد، خاوند اپنی بیوی، والد اپنے بیٹے کی 90% (نوے فیصد) سے زائد باتوں میں یقین واعتماد کر کے اپنے معاملات کو تشکیل دیتا ہے۔

علاوہ ازیں اگر ایسا نہ کیا جائے تو دنیا کا نظام فیل ہو کر رہ جائے گا کیونکہ اکثر وبیشتر معاملات کی بنیاد ''فرد واحد'' ٹھہرتی ہے جسے ہر کس وناکس اصولی طور پر تسلیم کرتا ہے تو کیا خیر القرون کے مسلمان کسی ایک ٹیلی فونک کال، ایک ملازم، چپڑاسی سے بھی بے وقعت ہیں کہ ان کی خبر واحد کو تسلیم نہ کیا جائے ؟؟

(۲) : ﴿ فَاسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ [النحل : ٤٣]

''لہٰذا اہل کتاب سے پوچھ لو اگر تمہیں علم نہیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تمہیں کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو لیکن اسے کسی ایسی شرط سے مشروط نہیں کیا کہ اہل علم کی صرف ایسی بات معتبر ہوگی جس پر بہت سے علما کی مہر ثبت ہو بلکہ کسی ایک عالم سے پوچھ لینا ہی کافی قرار دیا گیا ہے۔

(۳) : ﴿ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ [التوبة : ١٢٢]

''ایسا کیوں نہیں کہ ہر فرقے سے ایک طائفہ نکلتا اور وہ دین کی فقاہت حاصل کر کے اپنی قوم کی طرف جب لوٹتا تو انہیں ڈراتا تا کہ وہ اپنا بچاؤ پکڑتے۔''

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ

''طائفہ''ایک آدمی کو بھی کہا جاتا ہے۔''(۱)

لہذا ثابت ہوا کہ کسی قبیلے کا ایک فرد بھی اگر دین کا علم حاصل کر کے اپنی قوم کو احکام ومسائل سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری اٹھائے تو وہ قابل اعتبار ہے بلکہ یہ اقدام فرض کفایہ ہے۔

(٤) : ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾

[النساء : ٥٩]

''اے اہل ایمان! اللہ اور اسے رسول کی اطاعت کرو اور اگر تمہارے درمیان کسی مسئلے پر نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔''

حافظ ابن قیمؒ رقمطراز ہیں کہ

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا معنی یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں مختلف فیہ مسائل آپ کے حضور پیش کئے جائیں اور آپ کی موت کے بعد آپ کی سنت پر اسے پرکھا جائے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی موت کے ساتھ مذکورہ حکم ساقط نہیں ہوا اور اگر آپ ﷺ کی متواتر واحاد (خبر واحد) احادیث سے علم ویقین کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر آپ کی طرف (مختلف مسئلہ) لوٹانے کا حکم چہ معنی دارد؟۔(۲)

خبر واحد کی حجیت احادیث کی روشنی میں

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں خبر واحد کی حجیت پر ایک ''کتاب'' قائم کی ہے جس میں اکیس (۲۱) احادیث اور مختلف آیات سے استدلال واستشہاد کے ساتھ خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے جن میں

(۱) [بخاری : کتاب الاحاد : باب ۱]

(۲) [مختصر الصواعق المرسلة (۳۵۲/۲)]

سے چند ایک بطور مثال درج ذیل ہیں :۔

(۱) : عبداللہ بن مسعود ﷛ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :۔

﴿ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَنَبَّهَ قَائِمَكُمْ ﴾

''کسی شخص کو حضرت بلال ﷛ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لئے اذان دیتے ہیں تا کہ جو نماز کے لئے بیدار ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک معتبر شخص کی اذان نماز، سحری وافطاری وغیرہ کے لئے معتبر اور قابل عمل ہے لہذا ایسے معتبر شخص کی روایت بھی قابل قبول و قابل حجت ہے ورنہ دونوں باتوں کا انکار لازم آئیگا!۔

(۲) : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس آ کر کہا :۔

﴿ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ﴾

''اللہ کے رسول ﷺ پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کر لیں لہذا تم بھی اسی طرف رخ کر لو ان لوگوں کے چہرے شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھے پھر وہ لوگ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔''

لہذا ثابت ہوا کہ ایک معتبر شخص کی بات حجت ہے اس لئے صحابہ کرام کی ایک پوری جماعت نے حالت نماز میں ہی صحابی کی بات کو تسلیم کر کے حدیث (خبر واحد) پر عمل کیا لہذا خبر واحد کا منکر جمہور صحابہ کے طرز عمل کا منکر ہے !۔

(۳) : حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ

''میں ابوطلحہ ﷛، ابوعبیدہ ﷛ اور ابی بن کعب ﷛ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنیوالے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ ابوطلحہ ﷛ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا۔ انس! ''ان سب مٹکوں کو توڑ دو۔'' حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ

''میں ایک ہاون دستہ کی طرف بڑھا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اس کے نچلے حصے کو ان مٹکوں پر مارا یہاں تک کہ تمام مٹکے ٹوٹ گئے۔''

سبحان اللہ! اطاعت محمدی ہو تو ایسی۔ شراب کا دور چل رہا ہے، محفل لگی ہے مگر خبر واحد کی بنیاد پر ساری شراب بہادی کیونکہ یہ ایمان کا تقاضہ تھا۔

عقائد میں بھی خبر واحد حجت ہے

حضرت حذیفہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے لئے فرمایا: ''میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانتدار ہوگا اسے بھیجوں گا۔'' آنحضرت ﷺ کے صحابہ منتظر رہے (کہ کون اس صفت سے موصوف ٹھہرتا ہے) تو آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ ﷛ کو بھیج دیا۔ حضرت ابوعبیدہ ﷛ کو مبلغ وداعی بنا کر روانہ کیا گیا جن کا کام لوگوں کی اصلاح اور احکام ومسائل کے ساتھ عقائد اسلام کی دعوت تھا لہذا عقائد میں بھی ایک معتبر آدمی قابل حجت ہے !۔

حضرت ابوعبیدہ ﷛ کی طرح نبی اکرم ﷺ اپنے مختلف صحابہ کو فردا فردا مختلف علاقوں، بادشاہوں اور قوموں کی طرف روانہ کرتے جو تن تنہا نقارے کی چوٹ پر اسلام کی دعوت دیتے اور تبلیغ اسلام میں سب سے پہلے عقائد وایمانیات کا درجہ ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ ﷛ کو فرمایا :۔

﴿ اِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْماً أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ...... ﴾(۱)

''تم ایسی قوم کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہذا انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت

---

(۱) [بخاری: کتاب المغازی: باب "بعث موسی ومعاذ......" (٤٣٤٧)]

دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔"

چنانچہ صحابہ کرام ﷺ بلا استثناء عقائد و احکام، فضائل و مسائل سب چیزوں کی تبلیغ کرتے حالانکہ لوگ ایک ایک صحابی کی احادیث کی روشنی میں مسلمان ہوتے لیکن کسی نے کبھی یہ کہہ کر انکار نہیں کیا کہ تم اکیلے ہو یا دو تین ہو لہذا تمہاری باتوں پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے ہمیں یقین نہیں !۔(۱)

لسان نبوت سے وجود دجال کی خبر واحد کی تائید

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے حضرت تمیم داری ﷺ کی اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے اپنے سمندری سفر میں ایک جزیرے میں دجال سے ملاقات کی ہے بلکہ خبر واحد پر یقین وقبولیت کے ساتھ تمیم داری ﷺ کی مکمل روداد اپنی لسان نبوت سے صحابہ ﷺ کے گوش گذار کی۔ لہذا علامات قیامت کا صرف اس لئے انکار کر دینا کہ یہ خبر احاد ہیں جن کی صحت مشکوک ہے دراصل حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ اور سنت کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔

خبر واحد اور ائمہ سلف

امام مالکؒ :

﴿ ان خبر الواحد العدل عن مثله الی رسول اللّٰه یوجب العلم والعمل معا ﴾(۲)

"خبر واحد جو اللہ کے رسول ﷺ تک پایہ ثبوت کو پہنچے اسی پر بیک وقت علم و عمل واجب (ضروری) ہے۔"

حافظ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی مؤقف ہے۔

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : بخاری : کتاب اخبار الآحاد : باب ۱ تا باب ٦]

(۲) [الاحکام لابن حزم (۱/۱۱۲)]

امام شافعیؒ :

﴿ متی رویت عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم حدیثا صحیحا فلم اخذ به فاشهد کم أن عقلی قد ذهبت ﴾(۱)

''جب میں اللہ کے رسول سے صحیح حدیث روایت کروں مگر اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اس وقت سمجھو کہ میری عقل رخصت ہو چکی ہے۔''

امام شافعیؒ نے قبولیت حدیث کے لئے خبر واحد یا تواتر کی شرط نہیں لگائی بلکہ صحت کو دارومدار بنایا ہے خواہ صحت کے معیار پر خبر واحد پوری اترتی ہو وہ قابل حجت ہے۔

امام احمدؒ :

﴿کلّ ماجاء عن النبیّ صلّی اللّٰہ علیهِ وسَلّم باسناد جید اقررنا به واذا لم نقرّ بما جاء به الرسول ودفعناه رددنا علی اللّٰہ امره قال اللّٰہ وما اتکم الرّسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا ﴾ (۲)

''جو کچھ نبی کریم ﷺ سے عمدہ سند کے ساتھ ثابت ہو ہم اس پر اقرار کریں گے اور اگر اس پر اقرار وعمل نہ کریں تو درحقیقت اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ''

امام احمدؒ کی مسند میں ہزاروں احادیث خبر واحد سے تعلق رکھتی ہیں لہٰذا ان کے نزدیک حدیث کی قبولیت وعدم قبولیت کا معیار صرف سند ہے۔

حافظ ابن حجرؒ :

﴿ قد شاع فاشیا عمل الصّحابة والتابعین بخبر الواحدمن غیر نکیر فاقتضی الاتّفاق منهم علی قبوله ﴾(۳)

---

(۱) [مختصر الصواعق (۳۵۰:۲)]

(۲) [اتحاف الجماعة (۴/۱)]

(۳) [فتح الباری (۲۳۴/۱۳)]

''صحابہ اور تابعین سے بکثرت خبر واحد پر بلا انکار عمل ثابت ہے جس سے ان کے نزدیک خبر واحد کی قبولیت پر اتفاق ثابت ہوتا ہے۔''

ابن تیمیہؒ:

﴿ وأجمع أهل العلم من جميع الطوائف على أن خبر الواحد اذا تلقته الامة بالقبول تصد يقاله او عمل به انه يوجب العلم ......وأهل الحديث والسلف على ذالك ﴾(۱)

''ہر مذہب کے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب کسی خبر واحد کو امت سے تصدیقی یا عملی طور پر اختیار کرنے کی قبولیت حاصل ہو جائے تو اس سے علم کا وجوب حاصل ہوتا ہے......اہل حدیث اور سلف کا یہی مذہب ہے۔''

خبر واحد سے انکار یا عمارت اسلام کا انہدام!

ذخیرہ احادیث کا بیشتر حصہ خبر احاد کے ذریعے ہم تک منتقل ہوا ہے احکام کے علاوہ عقائد کے بیشتر مسائل بھی خبر احاد سے انجام پاتے ہیں اور اگر خبر احاد کو کسی ذریعے سے باطل یا مشکوک بنا دیا جائے تو اس کا طبعی و منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کا بیشتر حصہ ہی مشکوک و غیر معتبر بنا دیا جائے گا پھر ان مسائل میں احادیث کی راہنمائی پس پشت ڈال کر من مانی خانہ سازی اور دل پسند تاویل و تعبیر سے خوب گلچھڑے اڑائے جائیں اور ستم بالاستم یہ کہ اسے حفاظت حدیث اور صیانت دین کا نام دیا جائے کیونکہ شاید احادیث کے کھلے انکار سے انہیں وہ مقاصد ہرگز حاصل نہ ہو پاتے جنہیں حفاظت حدیث کے نام سے ان لوگوں نے حاصل کیا! بہر صورت اس سازش کو دندان شکن جواب دینے کی ضرورت ہے جو ہر مخلص اہل علم و اہل ایمان کا فریضہ ہے۔

---

(۱) [مجموع الفتاوی (۳۵۱/۱۳) (۲۵۷/۲)]

باب (1)

قیامت کی چھوٹی نشانیاں

(۱): خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور

(۱) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى﴾(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اسطرح بھیجا گیا ہے جسطرح یہ دو (انگلیاں) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی اور درمیان والی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا۔''

(۲) : ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَنَّ أَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَتَحْمَرُّ وَجْنَتَاهُ ، وَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ ، قَالَ ثُمَّ يَقُولُ ، أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى ، صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ وَمَسَّتْكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ﴾(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا کی جیسی اسکے شایان شان ہے پھر فرمایا: أمابعد ! سب سے سچی بات اللہ کی کتاب (قرآن) ہے، سب سے افضل راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے، سب سے بدتر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر قیامت کا ذکر

---

(۱) [بخاری : کتاب الرقاق : باب "بعثت انا والساعة......"(٦٥٠٤) مسلم (٢٩٥٠) دارمی (٢/ ٤٠٤) احمد (٢/ ٦١ - ١٢٤) (٣/ ١٥٦ - ١٦٤ - ٢٨٠) مسند طیالسی (٢٠٨٩) مسند ابن جعد (١٤١٢)]

(۲) [مسلم : کتاب الجمعة : باب "تخفیف الصلاة والخطبة : (٨٦٧) نسائی (١٥٧٧) احمد (٣/ ٣٩٤ - ٣٠٥) ابن ماجة (٣٦) ابن حبان (١٠)]

کرتے ہوئے آپ کی آواز بلند ہوگئی، رخسار مبارک سرخ اور غصہ شدید ہوگیا کہ گویا آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: (لوگو!) قیامت آیا چاہتی ہے مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی ملا کر اشارہ کیا بس قیامت صبح کو آئی یا شام کو (یعنی اتنی قریب ہے) جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جس نے قرض یا مسکین اولاد چھوڑی وہ میرے ذمہ ہے۔"

(۳) : ﴿عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَ أَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَأَنَا الْمَاحِيَ الَّذِيْ يَمْحَى اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْعَاقِبُ" قَالَ مَعْمَرٌ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : مَاالعَاقِبُ ؟ قَالَ : الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ﴾(۱)

حضرت جبیر ﷺ فرماتے ہیں کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کچھ نام ہیں! میں محمد ﷺ ہوں، احمد بھی ہوں، حاشر بھی ہوں، میرے قدموں پر لوگ جمع کیے جائیں گے۔ میں ماحی ہوں، میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کا خاتمہ فرمائیں گے اور میں عاقب بھی ہوں۔"

معمر راوی نے امام زہریؒ سے پوچھا: عاقب کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: "جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"

بعض روایات میں یہ اضافہ ہے کہ

"میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(٤) : حدیث نبوی ﷺ ہے کہ

"میری اور قیامت کی مثال ایسے ہے جیسے قریب السبقت (برابر کے) گھوڑے ہوں۔ پھر فرمایا: میری اور قیامت کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی قوم اپنے کسی آدمی کو جاسوس (Informer) بنا کر

---

(۱) [بخاری : کتاب التفسیر : سورة الصف (۳۸۹٦) مسلم (۲۳۵۵) احمد (۸۰/٤) ترمذی (۲۸٤۰)].

بھیجتی ہے (کہ وہ انہیں اگلے حالات سے مطلع کرے) اور جب وہ (دشمن کی) پیش قدمی کا خطرہ محسوس کرتا ہے تو اپنے کپڑے کو ہلا کر خبردار کرتا ہے کہ تم گھیرے میں ہو، تم خطرے میں ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اسی کی طرح (تمہیں قیامت کے بارے میں) مطلع کرنے والا ہوں۔" (۱)

فوائد

(۱) قیامت کا وقوع انتہائی قریب ہے۔

(۲) بعثت محمدی علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے۔

(۳) وقوع قیامت کا حتمی علم حضور نبی کریم ﷺ کو بھی نہیں تھا اسی لئے آپ ﷺ نے ان علامات سے اندازہ لگایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دی تھیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

"(اے نبی!) آپ کہہ دیں کہ اس قیامت کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے۔"

[الاعراف: ۱۸۷]

(۴) ہر شخص کو قیامت کی فکر کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ [الانبیا : ۱]

"لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آ لگا ہے جبکہ وہ اعراض کئے ہوئے ہیں۔"

(۵) جس طرح دو انگلیوں (یعنی درمیان والی اور شہادت والی) کے درمیان کوئی تیسری انگلی نہیں اسی طرح حضرت محمد ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئیگا اور یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے صریح نصوص سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

[الاحزاب : ٤٠]

---

(۱) [احمد (٤١٤/٥)]

''(لوگو !) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں۔''

مذکورہ آیت میں ''خاتم النبیین'' کے لفظ استعمال کیے گئے ہیں۔ خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل کو ہی کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کا خاتمہ فرمادیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال وکذاب ہوگا نبی ہرگز نہیں۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ جو نبی کریم ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے پھر انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور قیامت کے قریب انہیں دوبارہ نازل کیا جائیگا تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ امتی بن کر آئیں گے لہذا نزول عیسیٰؑ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔



(۲): انشقاق القمر

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾

[القمر : ۱، ۲]

''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔''

(۱) : ﴿ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ ﴾(۱)

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ

''اہل مکہ نے نبی ﷺ سے ''معجزے'' کا مطالبہ کیا تو نبی ﷺ نے انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھا دیا اور ایسا دو مرتبہ ہوا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَفِرْقَةٌ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ ، فَقَالُوْا : سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : اِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ ﴾(۲)

حضرت جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ

''نبی ﷺ کے دور مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا ٹکڑا اس

---

(۱) [بخاری : کتاب المناقب : باب ''سؤال المشرکین ان یریھم اية فأراھم انشقاق القمر'' (۳۶۳۷) مسلم (۲۸۰۰) احمد (۳/۲۶۱)]

(۲) [احمد (۴/۱۱۶) ترمذی (۳۲۸۹) طبری (۱۱/۵۴۵) دلائل النبوۃ (۲/۲۶۸) صحیح بشواھدہ]

(دوسرے) پہاڑ پر (چلا گیا)۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے مگر اس کا جادو ساری دنیا کے انسانوں پر نہیں چل سکتا۔“

ایک روایت میں یہ ہے کہ

”یا اللہ گواہ ہو جا۔“

اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ

”لوگو! گواہ رہنا!۔“(۱)

فوائد

(۱) چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک امر حقیقی اور نبی ﷺ کا معجزہ لاجواب تھا۔

(۲) انشقاق قمر کو قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

(۳) کفار نے اسے جادو کہہ کر انکار کر دیا تھا۔

(۴) انشقاق قمر دو مرتبہ ہوا۔

(۵) قیامت کی یہ نشانی واقع ہو چکی ہے۔



---

(۱) [بخاری (٤٨٦٤) احمد (١/٤٧٢ ـ ٥٥٩)]

(۳): نبی علیہ السلام کی وفات

(۱): ﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ خِدْرٍ لَهُ، فَقُلْتُ: أَدْخُلُ؟ فَقَالَ: أُدْخِلْ، قُلْتُ: أَكُلِّيْ؟ قَالَ: كُلُّكَ، فَلَمَّا جَلَسْتُ، قَالَ: أَمْسِكْ سِتًّا تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ أُوْلٰهُنَّ وَفَاةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ: فَبَكَيْتُ ......﴾(۱)

حضرت عوف بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ

''میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا جبکہ آپ ﷺ اپنے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں اجازت لے کر اندر جا بیٹھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے چھ (علامتیں) یادرکھو جن میں سے پہلی تمہارے نبی کی وفات ہے۔''

(۲): ﴿عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَزْعَمُوْنَ أَنِّيْ مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً؟ أَلَا إِنِّيْ مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةً وَتَتَّبِعُوْنِيْ أَفْنَادًا يُهْلِكُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾(۲)

واثلہ بن اسقع ﷛ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم یہ خیال رکھتے ہو کہ میں تم سب سے آخر میں وفات پاؤں گا؟ خبردار! میں تو تم سے پہلے ہی وفات پا جاؤں گا پھر تم گروہ در گروہ میرے پیچھے آؤ گے جبکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرو گے۔''

فوائد

(۱) نبی کریم ﷺ کی وفات قیامت کی ایک علامت ہے۔

(۲) دنیا دارِ فانی ہے جس میں دوسرے انسانوں کی طرح انبیاء کی موت بھی برحق ہے جیسا کہ

(۱) [بخاری: کتاب الجزیة والموادعة: باب "مایحذر من الغدر" (۳۱۷۶) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجة (۴۰۹۱) حاکم (۴/۴۶۶) شرح السنة (۷/۴۳۰)]

(۲) [احمد (۴/۱۴۹) دارمی (۱/۲۹) السلسلة الصحیحة (۲/۵۰۵)]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

''(اے نبی!) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ہیشگی (کی زندگی) نہیں دی۔ جب آپ فوت ہونے والے ہیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ (بلکہ) ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔''

[الانبياء ٣٤،٣٥]

(۳) صحابہ کرام ؓ بھی یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو جائیں گے البتہ بعض صحابہ کے ذہنوں میں یہ بات تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ کم از کم ہمارے بعد سب سے آخر میں فوت ہوں گے مگر نبی کریم ﷺ نے یہ کہتے ہوئے ان کی تردید فرمائی ''بلکہ میں تو تم سے پہلے فوت ہونے والا ہوں۔''

(۴) دنیا ایک قید خانہ اور آزمائش کا گھر ہے جس سے گذرنے کے لئے موت کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے اور ہر انس و جن کو لامحالہ اس سے گذرنا پڑتا ہے۔

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''جب نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے تو ابو بکر ؓ تشریف لائے اور حضور ﷺ کا چہرہ مبارک کھولا، جھک کر بوسہ دیا اور روتے ہوئے کہا : میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں کبھی جمع نہیں کریں گے سوائے اس موت کے جو آپ کے مقدر میں تھی لہذا آپ وفات پا چکے ہیں پھر آپ باہر تشریف لائے تو حضرت عمر ؓ اس وقت لوگوں سے کچھ باتیں کر رہے تھے (کہ نبی ﷺ فوت نہیں ہوئے) حضرت ابو بکر ؓ نے فرمایا : کہ بیٹھ جاؤ مگر عمر ؓ نہ مانے پھر آپ نے کہا کہ بیٹھ جاؤ مگر عمر ؓ نہ مانے بالآخر حضرت ابو بکر ؓ نے کلمہ شہادت (خطبہ) پڑھا تو تمام لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو گئے اور حضرت عمر ؓ کو چھوڑ آئے۔ آپ نے فرمایا: امابعد! اگر تم میں سے کوئی شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں اور اگر کوئی اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ باقی رہنے والا ہے اور وہ کبھی مرنے والا نہیں۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴾

[آل عمران : ١٤٤]

''حضرت محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول ہیں، ان سے پہلے کئی رسول گذر چکے ہیں اگر ان کا انتقال ہو جائے یا وہ شہید ہو جائیں تو کیا تم اسلام سے مرتد ہو جاؤ گے؟ اور جو کوئی مرتد ہو جائے تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔''

قسم اللہ کی ایسا معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر ؓ کے اس آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ پاک نے قرآن مجید میں نازل کی ہے۔ اب تمام صحابہ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی پھر تو ہر شخص کی زبان پر یہی آیت جاری تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ

''عمر ؓ فرماتے ہیں : اللہ کی قسم! یہ آیات سن کر میرے پاؤں میں سکت نہ رہی اور میں وہیں زمین پر گر گیا۔'' (۱)



(۱) [بخاری : کتاب الجنائز : باب ''الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج فى اكفانه'' (١٢٤٢-٤٤٥٤)]

(۴): امت مسلمہ (صحابہؓ) کا ظہور

(۱) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَسَأَلَهُ : مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ بِهَا السَّاعَةَ ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : أَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ﴾(۱)

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے حضرت انس ﷛ سے پوچھا : کہ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ نے قیامت کے بارے میں کیا خبر دی تھی؟ حضرت انس ﷛ نے فرمایا کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد سنا تھا کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں (جس طرح شہادت اور درمیان والی انگلی ہے)۔''

(۲) : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''میں نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا جبکہ آپ ﷺ برسر منبر تھے، ''خبردار! تم لوگ پہلی امتوں کے مقابلے میں اس طرح ہو جیسے نماز عصر سے غروب شمس (کے درمیان وقت ہے)'' یہودیوں کو ''تورات'' دی گئی اس پر انہوں نے عمل کیا اور جب نصف دن گذر گیا تو وہ عاجز آ گئے اور انہیں ایک ایک قیراط (اجرت) دی گئی۔ عیسائیوں کو ''انجیل'' دی گئی، اس پر وہ نماز عصر تک عمل پیرا رہے پھر عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط (وزن یا مساحت کا پیمانہ) دیا گیا۔ پھر (تمہاری باری آ گئی اور) تمہیں ''قرآن'' دیا گیا جس پر تم نے (عصر سے) مغرب تک عمل کیا اور تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے جس پر یہودی اور عیسائی واویلا کرنے لگے کہ ''یارب! انہوں نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ لیا؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''کیا میں نے تمہارے (طے شدہ) اجر سے ظلم کرتے ہوئے تم کو اجرت تھوڑی دی ہے؟ انہوں نے کہا : نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے اور میں جسے چاہوں اپنے فضل سے

---

(۱) [مسند احمد (۲۸۲/۳) وسندہ صحیح]

نوازتا ہوں۔"

ایک روایت میں ہے :۔

""تمہاری عمر (مدت) پہلی امتوں کے مقابلے میں اس قدر ہے جس قدر عصر سے غروب شمس تک (کی مدت) ہے۔"(۱)

فوائد

(۱) بعثت محمدی ﷺ کے بعد امت مسلمہ کا ظہور ہو چکا ہے۔

(۲) امت مسلمہ کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۳) دنیا کی عمر کا بڑا حصہ بیت چکا ہے اور عمر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔(یہ محض ادنی سا اشارہ ہے قطعی بات نہیں)۔

(۴) امت مسلمہ یہود ونصاری کے بعد آخری اسلامی ملت ہے۔

(۵) یہود ونصاری کے مقابلے میں امت مسلمہ کو وقت قلیل مگر اجر کثیر سے نوازا گیا۔



(۱) [بخاری : کتاب التوحید : باب فی المشیئة والارادة (۷٤٦۷) ترمذی (۲۸۷۱) احمد (۲/۱٦۳ - ۱٦۷ - ۱۷۳ - ۱۷۹)]

(۵): ہر گھر میں اسلام داخل ہو گا

(۱) : ﴿ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا ﴾(۱)

حضرت مقداد بن اسود ﷺ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سماعت کیا: زمین پر کوئی گھر یا خیمہ ایسا نہیں رہے گا۔ جس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام داخل نہ فرمادیں گے۔ عزت والے (کے گھر اس) کی عزت کے ساتھ یا ذلت والے کے ہاں ذلت کے ساتھ (یعنی) یا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس طرح عزت دیں گے کہ انہیں اہل اسلام میں سے کر دیں گے یا انہیں ذلیل کر دیں گے کہ وہ اس (دین) کے لئے ذمی اور محکوم بن جائیں گے۔''

(۲) : حضرت تمیم داری ﷺ فرماتے ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا: یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچے گا جہاں تک لیل ونہار کی گردش موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر (خیمے) کچے اور پکے گھر میں اسے عزت والے کی عزت اور ذلت والے کی ذلت کے ساتھ داخل فرمادیں گے۔ عزت پانے والے مسلمان بن جائیں گے جبکہ ذلت پانے والے کافر ہی رہیں گے۔''

حضرت تمیم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خاندان میں اس کا تجربہ کرلیا ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے شرف وعزت کا مقام پالیا اور جو کافر ہی رہے وہ ذلیل وخوار ہو کر جزیہ دینے پر مجبور ہوئے۔''(۲)

---

(۱) [احمد (۵/٦) حاکم (٤٧٦/٤) السنن الکبری (١٨١/٩) التاریخ الکبیر (١٥١/٢) مجمع الزوائد (٨/٦)]

(۲) [احمد (١٤٤/٤) حاکم (٤٧٧/٤) السنن الکبری (١٨١/٩) التاریخ الکبیر (١٥٠/٢) مجمع الزوائد (٧/٦) المعجم الکبیر (١٢٨٠) السلسلة الصحيحة (٣٢/١)]

فوائد

(۱) ساری روئے زمین پر دین اسلام کا غالب ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا وقوع لامحالہ ضروری ہے اس لئے کہ رب تعالیٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے :۔

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ﴾ [النور : ۵۵]

''اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں، (یہ) وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلافت عطا فرمائیگا جیسے ان لوگوں کو خلافت عطا فرمائی تھی جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطرے کو امن وامان سے بدل دے گا۔''

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی اور وعدہ خداوندی کی ایک قسط دور صحابہ اور عہد خیر القرون میں گذر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین پر غلبہ عطا فرمایا، دین اسلام کو عروج بخشا، مصر وشام، روم وایران، افریقہ اور یورپ میں دور دراز تک ممالک فتح ہوئے روئے ارضی سے کفر وشرک اور جابرانہ نظاموں کا قلع قمع ہوا اور اسلامی طرز فکر اور تہذیب وتمدن کا پھریرا چہار دانگ عالم میں لہرا گیا۔

(۳) خلافت ارضی کا وعدہ ایمان وعمل صالح کے ساتھ مشروط تھا جیسے جیسے مسلمانوں کی طرف سے ایمان وعمل صالح کی شرط مٹتی گئی ویسے ویسے مشروط (وعدہ خلافت) بھی مٹتا چلا گیا۔

(۴) اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ہی دنیا وآخرت کی عزت ہے ورنہ (خسر الدنیا والآخرة) بربادی وناکامی ہے۔

(۵) وعدہ خلافت کی دوسری اور آخری قسط اس وقت ادا ہوگی جب مسلمان اپنے ایمان وعمل صالح کی شرط دوبارہ زندہ کر دکھائیں گے اور یہ امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ کے ظہور سے پہلے

ممکن نہیں!۔

لسان نبوت سے وعدہ

حدیث نبوی ہے کہ

"جب تک خدا کی مرضی ہوگی تم میں نبوت رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالیں گے، پھر نبوت کے منہج پر خلافت قائم ہوگی جب تک خدا کی مرضی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسے ختم کردیں گے اور اس کی جگہ کاٹ کھانے والی بادشاہت قائم ہوجائیگی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر خدا کی مرضی سے اس کا خاتمہ ہوجائیگا اور پھر جابرانہ ملوکیت کا دور دورہ ہوگا جب تک اللہ چاہے گا یہ دور رہے گا پھر خدا کی مرضی سے اس کا بھی خاتمہ ہوجائیگا۔ پھر نبوی منہج پر (دوبارہ) خلافت قائم ہو جائیگی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہوگئے۔"(۱)



(۱)[احمد (۲۷۳/٤)]

(۶): ہر طرف امن وامان ہو گا

(۱): ﴿ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ، قُلْتُ: فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ؟ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى، قُلْتُ كِسْرٰى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرٰى بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ،...... قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرٰى بْنَ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ: يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ ﴾(۱)

حضرت عدی بن حاتم ﷛ سے مروی ہے کہ

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آنحضرت ﷺ سے فقر وفاقے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے صاحب آئے اور راستے کی بدامنی کی شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عدی! تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں البتہ اس کا نام میں نے سنا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت ہودج میں تنہا سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی جبکہ اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے وہ ڈاکو کہاں ہوں گے جنہوں نے شہروں میں (فتنہ فساد اور لوٹ مار کی) آگ سلگا رکھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم کچھ دیر مزید زندہ رہے تو کسریٰ کے خزانے

(۱) [بخاری: کتاب المناقب: باب علامات النبوة (۳۵۹۵)]

(تم پر) کھولے جائیں گے۔ میں (حیرت سے) بول اٹھا۔ کسری بن ھرمز (شاہ ایران)!
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کسری بن ھرمز! اور اگر تم کچھ دن مزید زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک آدمی اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا اور اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو (اسکی زکوۃ) قبول کر لے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی تنہا عورت (والی پیش گوئی) کو تو خود دیکھ لیا کہ (عورت) حیرہ سے سفر کر کے نکلی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ) کا (راستے میں) خوف نہیں تھا۔ مجاہدین کی اس جماعت میں بھی میں خود شریک تھا جنہوں نے کسری بن ھرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر تم لوگ کچھ عرصہ مزید زندہ رہے تو یہ بھی دیکھ لو گے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکوۃ کا مال سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (مگر اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا کہ ہر کوئی خوشحال ہوگا)۔"

(۲): ﴿عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْضَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ﴾(۱)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
"ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی چادر کے سہارے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے؟

---

(۱) [بخاری: کتاب المناقب: باب علامات النبوة (۳۶۱۲) احمد (۱٤۷/۵) ابو داؤد (۲٦٤۹) السنن الکبری (٥٤٠/٥) (۵۸۹۳)]

ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں مانگتے ؟ (ہم کافروں کی ایذا رسانی سے تنگ آچکے ہیں)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

"(ایمان لانے کی سزا میں) تم سے پہلے امتوں کے لوگوں کے لئے گڑھا کھودا جاتا اور انہیں اس میں پھینک دیا جاتا پھر ان کے سر پر آرا رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے ۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنے ایمان پر قائم رہتے ۔ اللہ کی قسم: یہ امر (اسلام) کمال کو پہنچے گا اور ایک وقت آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا (لیکن راستوں کے پر امن ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہ ہوگا یا صرف بھیڑیئے کا ڈر ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہو۔"

فوائد

(۱) قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ہر طرف امن و امان اور عدل و انصاف ہوگا، لوگوں کو آمد و رفت میں کسی فتنے، چوری، ڈاکے یا قتل و غارت کا خوف نہیں ہوگا۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی عہد صحابہ کرام میں واقع ہو چکی ہے جیسا کہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) نے دو باتوں کا خود مشاہدہ کیا اور تیسری نشانی بھی عہد صحابہ میں گذر چکی ہے۔

(۳) دین اسلام پر عمل کرنے میں سخت دشواریوں کا سامنا ناگزیر ہے جو فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کی آزمائش اور امتحان ہوتا ہے کہ کھوٹے کھرے کا امتیاز ہو جائے البتہ ابتلا و آزمائش کے بعد دنیا میں بھی صبر و استقامت کا پھل ضرور ملتا ہے۔

(۴) عہد صحابہ میں پھر عہد اموی بلکہ عہد عباسی میں بھی مسلمانوں کو داخلی و خارجی امن و امان اور مال و دولت و خوشحالی کا سماں میسر رہا اگرچہ اس دورانیے میں مسلمان باہم جنگ و جدل سے بھی دوچار ہوئے مگر بحیثیت مجموعی مسلمان امن و امان سے زندگی بسر کر رہے تھے جبکہ کفار کو ہر آن مسلمانوں کی فتوحات کا خوف و خطرہ لاحق رہتا تھا مگر آج صورتحال یکسر بدل چکی ہے۔ مسلمان ہر

جبکہ داخلی انتشارات کا شکار ہونے کے ساتھ خارجی حملوں اور غیر مسلموں کی سازشوں سے بھی محفوظ نہیں اور اس کا سبب خود مسلمانوں کی اسلام سے عملی بے راہ روی اور کافروں کی مشابہت و تابعداری ہے۔ بقول شاعر:۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

(۵) امن وامان کا ایک سنہری دور امت مسلمہ دیکھ چکی ہے جبکہ اسی طرح کا دوسرا سنہری اور یادگار دور اب حضرت عیسیٰؑ کے نزول اور امام مہدیؒ کے ظہور کے بعد مسلمانوں کو نصیب ہوگا۔



(۷): فتنوں کا ظہور

(۱): ﴿عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ

''نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جلدی جلدی اعمال صالحہ بجالاؤ (کیونکہ) اندھیری رات کی طرح فتنے (نازل ہونے والے) ہیں۔ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائیگا یا شام کو مؤمن ہوگا مگر صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ وہ عارضی دنیا کے لئے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔''

(۲): ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ قَالَتْ: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَا ذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ، لِكَیْ يُصَلِّيْنَ؟ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِی الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِی الْآخِرَةِ!﴾(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''ایک رات رسول کریم ﷺ گھبرا کر اٹھے اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر خزانے اور فتنے اللہ کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں؟ حجرے والیوں (ازواج رسول) کو کون اٹھائے گا تا کہ وہ نماز پڑھیں؟ کتنی ہی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس پہنے ہوں گی مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

(۳): ﴿عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَفِيْضُ الْمَالُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ

---

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: "باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال قبل تظاهر الفتن" (۱۱۸) ترمذی (۲۱۹۶) احمد (۳۰۴/۲)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: "باب لا یاتی زمان الا الذی بعده شر منه" (۷۰۶۹)]

الْقَتْلُ ، الْقَتْلُ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (علامات قیامت یہ ہیں) زمانہ قریب آجائے گا، مال بکثرت ہوگا، فتنے ظاہر ہونگے، ھرج بکثرت ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! ﷺ ھرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل، قتل۔''

(٤) : ﴿ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ (قَالُوْا : لَا ، قَالَ :) اِنِّیْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ﴾(۲)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''نبی ﷺ مدینے کی کسی اونچے مکان پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا:) بلاشبہ میں بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں کے درمیان فتنے گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔''

فوائد

(۱) قیامت کی نشانی یہ ہے کہ فتنے بڑھ جائیں گے۔ لفظ فتنہ امتحان و آزمائش اور ناپسندیدہ چیزوں پر استعمال کیا جاتا ہے مثلاً گناہ، کفر، قتل، کشت وخون وغیرہ۔(۳)

(۲) دورِ نبوی ﷺ سے اس کا ظہور ہو چکا ہے جو بکثرت بڑھتا ہی جارہا ہے۔

(۳) ''فتنہ'' فی الواقع غیر محسوس چیز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے نبی ﷺ کو اس کا وجود دکھلا دیا۔

(۴) فتنوں کے ظہور پر نبی کریم ﷺ نے جزوی پیشن گوئیاں بھی فرمائی ہیں جو بالتفصیل درج کی جائیں گی۔

---

(۱) [بخاری : كتاب الفتن : "باب ظهور الفتن" (٧٠٦١) مسلم (١١) ابو داؤد (٤٢٥٥) ابن ماجة (٤١٠١) احمد ٣٨٠/٢ ـ ٦٩٤]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : "باب نزول الفتن كمواقع القطر" (٧٢٤٥)]

(۳) [النهاية فى غريب الحديث (٤١٠/٣) فتح البارى (٣/١٣)]

حضرت عمرؓ فتنوں کے درمیان رکاوٹ ہیں

حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''عمر بن خطاب ﷛ نے پوچھا کہ فتنوں کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ فرامین کس سے ازبر ہیں؟ حضرت حذیفہ ﷛ نے جواب دیا کہ مجھے وہ من وعن یاد ہیں۔ عمر ﷛ نے کہا: پیش کرو تم واقعی جرات مند ہو۔ کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:۔

''آدمی کے اہل وعیال اور مال و دولت اس کے لئے فتنہ ہیں جو اسے نماز، زکوۃ، امر بالمعروف اور نھی عن المنکر جیسے اعمال سے مانع ہے۔'' عمر ﷛ نے کہا: میں اس فتنے کے بارے میں نہیں پوچھتا، میں تو اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈتا چلا آئے گا۔ حذیفہ ﷛ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو تو اس فتنے سے پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ (رکاوٹ) ہے۔ عمر ﷛ نے کہا: وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا: توڑا جائے گا۔ کہا: پھر یقیناً اسے بند نہیں کیا جاسکے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ ہم نے حذیفہ ﷛ سے پوچھا کیا عمر ﷛ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جس طرح مجھے یقین ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ ﷛ نے ایسی بات بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں ان سے یہ پوچھنے میں ڈر لگا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق (تابعی) سے کہا (کہ وہ پوچھیں) جب انہوں نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''وہ دروازہ عمر ﷛ تھے۔''(۱)

فوائد

(ا) حضرت عمر ﷛ فی الواقع فتنوں کے درمیان مضبوط رکاوٹ تھے۔

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: "باب الفتنة التی تموج کموج البحر" (۷۰۹۶)]

(۲) دروازے سے مراد حضرت عمرؓ تھے۔

(۳) دروازے کا توڑا جانا آپ کی شہادت کی طرف اشارہ تھا۔

(۴) خود عمرؓ بھی مقصود حدیث جانتے تھے۔

(۵) فتنوں سے مراد کشت وخون اور قتل وغارت گری ہے جو حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد شروع ہوئے اور آج تک جانبر نہ ہو سکے بلکہ یہ قیامت تک بتدریج بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔

(۶) حضرت عمرؓ کو ایک مجوسی النسل غلام فیروز ابولولؤ نے بوقت فجر حالت نماز میں شہید کیا۔



(۸): فتنے مشرق سے ظاہر ہوں گے

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے، ہاں! فتنہ اسی طرف سے نکلے گا، فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔'' (اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دھرائی)۔''

(۲): ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْ نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِيْ نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! ہمارے لئے (ملک) شام میں برکت نازل فرما، الٰہی! ہمارے لئے (ملک) یمن میں برکت نازل فرما، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد (عراق) کے لئے بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے یمن میں برکت فرما۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے نجد (عراق) کے لئے بھی (دعا کریں)۔'' (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ

'' آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ

---

(۱) [بخاری: کتاب بدء الخلق: "باب صفة ابلیس وجنوده" (۳۲۷۹) (۳۱۰۴) مسلم (۲۹۰۵) ابو یعلی (۵۵۱۱) ابن ابی شیبة (۱۸۵/۱۲)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب قول النبی "الفتنة من قبل المشرق" (۷۰۹۴) ترمذی (۳۹۷۹) ابن حبان (۷۲۵۷) شرح السنة (۲۰۶/۱۴) احمد (۱۱۸/۲)]

نکلے گا۔"

(۳) : ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَيَمَنِنَا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! وَفِيْ عِرَاقِنَا ؟ قَالَ : اِنَّ بِهَا قَرْنَ الشَّيْطَانِ وَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَاِنَّ الْجَفَاءَ بِالْمَشْرِقِ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے دعا مانگی: یا اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما، الٰہی! ہمارے یمن وشام میں برکت فرما۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق کے لئے بھی (دعا کریں)، آپ ﷺ نے فرمایا:۔

"وہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا اور فتنے ابلیں گے۔ بلاشبہ جور و جفا مشرق میں ہے۔"

(٤) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ يَؤُمُّ الْعِرَاقَ : هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ، هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

"میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ عراق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: خبردار! بے شک فتنہ یہاں سے نمودار ہوگا، خبردار! بلاشبہ فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

(٥) : ﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ" ﴾(۳)

---

(۱) [المعجم الکبیر (۱۳٤۲۲) الحلیة (۱۳۳/٦) مختصر الترغیب (۸۷) مجمع الزوائد (۳۰۸/۳)]

(۲) [احمد (۱٤۳/۲) ابن ابی شیبة (۱۸٥/۱۲) ابو یعلیٰ (٥٥۱۱)]

(۳) [بخاری (۳۳۰۱) مسلم (۹۲) احمد (٥۰٦/۲ ـ ۳۷۲) ترمذی (۲۲٤٤) حمیدی (٤٥۲/۲) ابن حبان (۷۲٥٥) ابو یعلیٰ (٦۳٤۰) ابو عوانة (۲۰/۱)]

حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا:''کفر کا سرچشمہ مشرق ہے۔''

فوائد

(۱) مشرق سے فتنوں کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مدینے کے مشرق میں کئی ایک علاقے شامل ہیں مگر آپ ﷺ نے ''عراق'' کہہ کر فتنوں کے مرکز کی تعیین وتحدید (Fixation) کردی ہے۔

(۳) بعض روایات میں فتنوں کا مرکز ''نجد'' قرار دیا گیا ہے اور ہر سطح مرتفع اور بلند زمین کو نجد کہتے ہیں۔(۱)

عرب میں تقریباً دس ''نجد'' ہیں۔(۲)

مگر آپ ﷺ نے عراق کہہ کر ''نجد'' کی تعیین (Determination) کردی ہے لہذا فتنوں کی سرزمین نجد عراق ہے نجد یمن یا کوئی اور نجد نہیں۔

(۴) تاریخ گواہ ہے کہ تمام فتنے عراق سے پھوٹتے رہے ہیں مثلاً خوارج، شیعہ، رافضی، باطنی، جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، اور تمام گمراہ فرقے یہیں کی پیداوار ہیں۔

''جمل اور صفین'' کی خونریز جنگیں بھی اسی سرزمین پر ہوئیں۔

(۵) بارہ صدیوں تک تمام اہل اسلام کا متفقہ فیصلہ یہی رہا۔ کہ نجد قرن شیطان سے مراد عراق ہی کا علاقہ ہے لیکن بارہویں صدی کے بعد اہل بدعت نے احادیث مذکورہ کا مفہوم بگاڑ کر انہیں محمد بن عبدالوھاب ؒ جیسے عظیم مصلح (Reformer) پر چسپاں کرنا شروع کردیا حالانکہ شیخ مذکور کا تعلق نجد عراق سے نہیں بلکہ نجد یمن سے ہے جس کے لئے نبی کریم ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ موصوف ؒ نے ساری زندگی محنت کر کے اہل عرب کو مرکز توحید پر جمع کردیا اوران

---

(۱) [دیکھئے لسان العرب (۱٤/٤٥) القاموس (۱/۳٥۲)]

(۲) [دیکھئے معجم البلدان (٥/۲٦٥) لسان العرب (۱٤/٤۷)]

کے باہمی اختلافات اورافتراق وانتشار کواتفاق واتحاد میں بدل دیا۔(فجزاه الله احسن الجزاء)

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ کا فیصلہ

''اے عراق کے رہنے والو! تم چھوٹے چھوٹے مسائل کس قدر دریافت کرتے ہو اور کبائر کا ارتکاب کرتے ہو، میں نے اپنے والد عبداللہ ﷺ سے اور انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا: بے شک فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا کہ ''یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔'' (۱)



(۱) [مسلم: کتاب الفتن: "باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطن" (۲۹۰۵)]

(۹): قتل عام (Massacre) ہو گا

(۱): ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَ يُكْثَرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ ﷛ اور ابو موسیٰ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہل (Ignorence) اتارا جائیگا اور کشت وخون بکثرت ہوگا۔''

(۲): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ؟ فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ وہ دن نہ دیکھ لیں جب نہ قاتل جانتا ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ کہا گیا یہ کیسے ممکن ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خونریزی (دہشت گردی۔Terrorism) ہوگی۔ جس میں قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔''

(۳): حضرت ابو موسیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے خوب خونریزی (Massacre) ہو

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: "باب ظهور الفتن" (۷۰٦۲) مسلم (۲٦۷۲) احمد (۳۸۷/۱ ـ ۵۰۳ ـ ۵۵۰) ترمذی (۲۲۰۰) ابن ماجة (٤۱۰۰)]

(۲) [مسلم: كتاب الفتن: "باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى ان يكون مكان الميت من البلاء" (۲۹۰۸)]

گی۔ صحابہ ﷺ نے کہا: ہم تو ایک سال میں ستر (70) ہزار کو قتل کرتے ہیں تو کیا اس سے بھی زیادہ کشت وخون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارا مشرکوں کو قتل کرنا نہیں ہوگا بلکہ تم آپس میں خونریزی کروگے۔ صحابہ نے کہا: کیا اس وقت ہمارے ہوش وحواس قائم ہوں گے؟ فرمایا: اس دن لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی اور وہ سمجھیں گے کہ ہم کس چیز (حق) پر ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوگا۔

حضرت ابوموسی ﷺ کا کہنا ہے کہ

''ہم اس فتنے سے صرف اس صورت میں بچ سکتے ہیں کہ ہم اس میں کسی کے خون ومال کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ

''آدمی اپنے ہمسائے، اپنے بھائی، چچا اور بھتیجے کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کریگا۔'' (۱)

(٤): حضرت ابوموسی ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر عذاب آخرت معاف کر کے رحمت کی گئی ہے مگر انہیں دنیا میں قتل وقتال، مصائب وآلام اور زلزلوں کے ساتھ عذاب ہوگا۔'' (۲)

(٥): حضرت ثوبان ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنے رب سے سوال کیا: یارب! میری امت کو (مجموعی طور پر) قحط سالی سے ہلاک نہ کرنا، ان پر کوئی ایسا غیر مسلم دشمن مسلط نہ ہو جو ان کی مرکزیت کو بالکل نیست ونابود کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میرے فیصلوں میں کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا، میں نے آپ کی اپنی امت کے حق میں یہ دعا قبول کرلی ہے کہ انہیں قحط سالی

(۱) [احمد (٤/٥٢٩ ـ ٥٥٧) ابن ماجة (٤٠٠٧) شرح السنة (١٥/٦٨) ابن ابی شیبة (٨/٦٣٦) السلسلة الصحيحة (٤/٢٤٨) صحيح الجامع الصغير (٢/١٩٣)]

(۲) [احمد (٤/٤١٠) حاكم (٤/٤ ـ ٢٥٣) صحيح الجامع الصغير (٢/١٠٤) السلسلة الصحيحة (٢/٦٨٤)]

سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر کوئی غیر مسلم دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں (یعنی کلیۃ استحصال کر دے) خواہ وہ چوکھی ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہو جائیں البتہ یہ آپس میں قتل و غارت کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی (تک) بنالیں گے۔" (۱)

شہادت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِيْ إِثْرِهِ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ : لَأَكُوْنَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِيْ ، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ ، فَقُلْتُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ ! أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ فَقَالَ : اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ فَجَاءَ إِلَى يَمِيْنِ النَّبِيِّ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيْبُهُ ﴾ (۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"نبی کریم ﷺ مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ جب آنحضرت ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر اس خیال سے بیٹھ گیا کہ آج میں حضرت کا دربان بنوں گا حالانکہ آپ ﷺ نے مجھے

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : "باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض" (۷۲۰۸ ـ ۲۸۸۹)]

(۲) [بخاری : کتاب الفتن : "باب الفتنة التي تموج كموج البحر" (۷۰۹۷ ـ ۳۶۹۵)]

اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ ﷺ اندر گئے، اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا۔ اسی اثنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ ذرا رکیے، میں اجازت لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے اور میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور نبی کریم ﷺ کی دائیں جانب پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا کر بیٹھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے ان کے لئے بھی میں نے حضور ﷺ سے اجازت مانگنے گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ خیر وہ بھی اندر جا کر کنوئیں کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر بیٹھ گئے۔ اب کنوئیں کی منڈیر پر جگہ نہیں تھی کہ اتنے میں عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، میں نے ان کے لئے بھی اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو نیز ایک آزمائش کی خبر دو جو انہیں پہنچے گی۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ ، فَقَالَ : اُسْكُنْ أُحُدَ ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ﴾(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول احد پہاڑ پر چڑھے جبکہ آپ ﷺ کے ہمراہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے تو اچانک احد پہاڑ حرکت میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "احد! سکون کر"۔ شاید آپ ﷺ نے اس پر پاؤں مار کر یہ بات فرمائی۔ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (کھڑے) ہیں۔"

فوائد

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں جنت کی خوشخبری سنا دی گئی جسطرح ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ (اور کئی

---

(۱) [بخاری (۹۷ - ۳۶۷۵)]

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم) کو سنائی گئی ہے۔

(۲) اللہ کے نبی ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل الخلق ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیش گوئی فرمائی جو پوری ہوئی۔

(۴) پہاڑ جامد چیز ہے اور جمادات عقل وشعور سے تہی دامن ہوتے ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو جمادات میں بھی عقل وشعور اور حرکت وغیرہ کا احساس پیدا ہوسکتا ہے لہذا اس بات کو بلا تاویل تسلیم کرنا ضروری ہے۔ (ان اللہ علی کل شئی قدیر)

(۵) اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق شہادت کے ساتھ مصائب وآلام کی جبکہ عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں صرف شہادت کی پیش گوئی فرمائی اور فی الواقع بعینہ یہ پوری ہوئی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا، طعن وتشنیع کا شکار ہوئے، مصر و عراق کے لوگوں نے جہالت اور سازش کی بنا پر آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا اور کئی روز کے محاصرے کے بعد نہایت بے دردی سے آپ کو شہید کردیا گیا۔ (انا للہ وانا الیہ رجعون)(۱)

(۶) شہادت عثمان رضی اللہ عنہ فتنوں کے ظہور میں ایک چنگاری ثابت ہوئی جس نے بلا تاخیر مسلمانوں کے باہمی کشت وخون کی ایک بہت بڑی آگ روشن کردی۔ (تفصیل آگے دیکھئے)



(۱) [تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: البدایة والنهاية (۱۷۰/۷ ۔ ۱۹۰)]

(۱۰): جنگ جمل

(۱) : ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسَائِهِ : أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْأَدْيَبِ تَخْرُجُ حَتّٰى تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ يُقْتَلُ عَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا قَتْلٰى كَثِيْرَةٌ ﴾(۱)

حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا: تم میں سے کون ہوگی جو گھنے بالوں والے اونٹ پر سوار ہو (کر نکلے) گی یہاں تک کہ حواب (بصرہ کا علاقہ) کے کتے اس پر بھونکیں گے۔ اسکے دائیں بائیں لاشوں کے ڈھیر لگے ہوں گے۔''

(۲) : قیس بن ابی حازم ﷺ فرماتے ہیں کہ

''جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنو عامر کے محلے سے گذریں تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یہ کونسی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: مقام حواب۔ فرمانے لگی کہ مجھے واپس چلے جانا چاہیے۔ حضرت زبیر ﷺ فرمانے لگے کہ آپ واپس نہ جایئے بلکہ آگے بڑھیے تا کہ لوگ آپ کو دیکھیں اور باہم صلح کرلیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ نہیں! مجھے واپس چلے جانا چاہیے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان سنا تھا! (اے ازواج) کیا کیفیت ہو گی کہ جب تم میں سے کسی ایک پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟۔''(۲)

(۳) : ابورافع ﷺ سے مروی ہے کہ

''آنحضرت ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: علی! تیرے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف رونما ہوگا۔ حضرت علی ﷺ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھ؟ فرمایا: ہاں، کہا: پھر

---

(۱) [احمد (۶/۵۲ ۔ ۹۷) ابن حبان (۱۸۳۱) ابو یعلی (۴۸۶۸) حاکم (۳/۱۲۰) البزار (۵/۳۲۱) البدایة (۶/۲۱۲) السلسلة الصحیحة (۱/۸۴۶ ۔ ۴۷۴)]

(۲) [حاکم (۳/۱۲۰) احمد (۶/۵۲) مجمع الزوائد (۷/۲۳۴) وصححه، فتح الباری (۱۳/۵۵) وقال: "سنده على شرط الصحيح"]

تو میں دنیا کا بد بخت انسان ہو جاؤں گا۔ فرمایا: نہیں۔ جب ایسا مسئلہ واقع ہو تو عائشہ کو مقام امن کی طرف بھیج دینا۔(۱)

فوائد

حضرت عثمان ﷛ کی مظلومانہ شہادت کے بعد لوگ حضرت علی ﷛ کے پاس آئے (جن میں قاتلین اور فسادی بھاری تعداد میں شامل تھے) اور کہا: آپ ہاتھ بڑھائیں ہم خلافت کے لئے آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: پہلے لوگوں سے مشاورت کی جائے۔ بعض کہنے لگے کہ اب اگر لوگ اس حال میں اپنے شہروں کو واپس چل دیئے کہ عثمان ﷛ شہید ہیں، خلیفہ کوئی نہیں تو امت کا اختلاف اور فساد کبھی رفع نہیں ہوگا (درحقیقت قاتلین عثمان اپنے زیر تسلط اپنی مرضی کا خلیفہ بنانا چاہتے تھے) بالآخر ان لوگوں نے (قتل کی دھمکی دے کر) حضرت علی ﷛ کی زبردستی بیعت کرلی۔ بیعت کرنے والوں میں حضرت طلحہ ﷛ اور حضرت زبیر ﷛ بھی شامل تھے پھر یہ دونوں حضرات مکہ کو چل دیئے وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی اور مذکورہ صورتحال پر تبادلہ خیال ہوا۔ پھر یہ حضرات بصرہ چلے گئے اور وہاں کے لوگوں سے مل کر حضرت علی ﷛ سے قاتلین عثمان کا مطالبہ کر دیا جس کا حضرت علی ﷛ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ یہاں سے حالات نے نئی کروٹ بدلی اور حضرت علی ﷛ کو بھی "قاتلین عثمان" میں شمار کیا جانے لگا حالانکہ حضرت علی ﷛ نہ تو قاتلین عثمان میں سے تھے اور نہ ہی ان کی حمایت میں، پھر حضرت علی ﷛ نے قاتلین عثمان پیش کیوں نہ کیے؟ اس سوال کا جواب آگے ذکر کیا جائیگا۔ اس دور میں فوری گفتگو (Direct Calling) کا کوئی ذریعہ نہ تھا بلکہ ایک علاقے سے دوسرے تک پیغام رسانی کے لئے ہفتے بلکہ مہینے بھی درکار ہوتے تھے علاوہ ازیں بات کا "بتنگڑ" بن جانا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا تھا اس پر مزید گرہ یہ لگی کہ قتل عثمان اور فتنہ وفساد کے اصل محرکین اور مجرمین یعنی عبداللہ بن سبا، یہودی نژاد اور منافق مسلمان کی تیار کردہ سازشی جماعت اور کچھ حقائق سے بے بہرہ جاہل مگر

---

(۱) [احمد (۳۹۳/۶) فتح الباری (۵۵/۱۳)]

مخلص مسلمان بھی حضرت علی ﷜ کو "قاتل" ثابت کرنے کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے اور یہ اس کثرت سے بلاد اسلامیہ میں پھیلے ہوئے تھے کہ انہوں نے کوفہ، بصرہ اور ملک شام تک ہر جگہ جلتی پر تیل ڈالا، ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر کا شک یقین میں بدلتا گیا ادھر امیر معاویہ ﷜ حضرت علی ﷜ کے خلاف لشکر کا سامان کرنے لگے۔

اسکے برعکس حضرت علی ﷜ عجیب جھنجھال کا شکار تھے: انہیں زیر تلوار خلیفہ بنایا گیا، خلافت ابھی غیر مستحکم تھی، لوگ حقائق سے بے بہرہ تھے، لشکر موجود نہیں تھا، لوگ ساتھ دینے کو تیار نہ تھے، قاتلین عثمان کی تعیین وتحدید غیر ممکن تھی بلکہ حضرت عثمان ﷜ کی زوجہ بھی کسی قاتل کی نشاندہی نہ کر سکی تھیں، مکہ، عراق اور شام والے مددوئیے بغیر قاتلین عثمان کے حصول پر مصر تھے جبکہ حضرت عثمان ﷜ کے گھر والے علی ﷜ کے پاس ابھی تک فیصلہ بھی نہیں لے کر گئے تھے، فسادیوں کا ایک بڑا ٹولہ حضرت عثمان ﷜ سے ذاتی رنجش بھی رکھتا تھا جنہیں سبائی خوب استعمال کر رہے تھے جبکہ حضرت علی ﷜ حلفاً کہہ رہے تھے کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے اور نہ ان کے قتل پر خوش ہوں اور نہ ہی قاتلین کی حمایت میں ہوں مگر فوری پیغام رسانی (Communications) کے مفقود ہونے کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، طلحہ ﷜ وزبیر ﷜ اور امیر معاویہ ﷜ وغیرہ سے افہام وتفہیم ناممکن الوجود تھا علاوہ ازیں حضرت علی ﷜ نے جب ایک آدمی کے قتل عثمان میں واضح طور پر شامل ہونے کی وجہ سے قصاص لیا تو اس پر تمام فسادیوں اور سبائیوں نے ہلہ گلہ اور فساد برپا کر دیا جس پر حضرت علی ﷜ کو واضح طور پر احساس ہو گیا کہ جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کا لشکر اور معاویہ ﷜ وغیرہ ان کی حمایت واطاعت نہیں کرتے تب تک ان فسادیوں پر قابو پانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ خیر یہ لاوا پکتا رہا جس کا بالآخر جنگ جمل اور پھر صفین کی صورت میں پھٹنا مقدر تھا۔ ادھر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مع لشکر روانہ ہوئیں جب کہ مدینے سے حضرت علی ﷜ کو چاروناچار نکلنا پڑا (کچھ فسادی ایسے بھی تھے جو حضرت علی ﷜ کو اس بات پر اکسا رہے تھے کہ آپ پہلے خلیفہ منتخب ہو چکے ہیں لہذا آپ کے خلاف عدول وخروج کرنے

والوں کی سرکوبی ضروری ہے) جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اصل حقائق کو سمجھنے کے لئے دونوں طرف سے تبادلہ خیالات (Conversation) ہوئے اور حقیقت حال واضح ہو گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مجبور محض ہونے کے ساتھ اصل مجرموں کی نقاب کشائی اور کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم مصمم رکھتے ہیں جس کی ''پہلی قسط'' اس طرح ادا کی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام بلوائیوں کو اپنے لشکر سے علیحدہ ہو جانے کا عملی حکم صادر فرما دیا۔

یہ کوششیں بار آور ہوا چاہتی تھیں کہ عین صلح کی آخری رات عبداللہ بن سبا ''یہودی'' لعین کے آرڈر پر بلوائیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر شب خون مارا (بلوائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کے لشکر سے الگ تو ہو گئے تھے مگر واپسی اختیار کرنے کی بجائے قدرے ساتھ ساتھ ہی رہے) جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر والوں نے یہ سمجھا کہ علی رضی اللہ عنہ نے (معاذ اللہ) ہمیں صلح کا دھوکہ دے کر ہم پر حملہ کیا ہے اور ان کے گذشتہ خیالات جو صلح کی کوششوں سے صحیح جہت پر استوار ہو چکے تھے ایک بار پھر اس یقین کی طرف بدل گئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ''قضیہ عثمان'' میں گہرا ہاتھ ہے جبکہ دوسری طرف بلوائیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں یہ مشہور کر دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر نے دھوکے سے شب خون مارا ہے جس کا ہم دفاع کر رہے ہیں اور نتیجۃً سارے لشکر نے بہادری کے جوہر دکھانے شروع کر دیئے۔ یہ حقیقت بھی طشت از بام ہو جاتی ہے کہ سبائیوں نے ابن سبا لعین کے ایماء پر اس حملے کا اقدام اس غرض سے کیا تھا کہ مسلمان باہمی طور پر قتل و خون میں نہا جائیں اور یہی ان کا بنیادی مقصد تھا۔ نیز وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ لڑائی نہ ہوئی تو صلح کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، علی رضی اللہ عنہ اور پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے مشترکہ ہاتھ ہماری گردن دبائیں گے۔ ادھر کچھ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر میدان کی طرف نکلیں تا کہ حرمت رسول کا لحاظ کر کے لوگ جنگ سے ہاتھ کھینچ لیں مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اونٹ پر نکلنے کی ترکیب امت مسلمہ کو مہنگی پڑی اور سبائیوں کو اپنے موقف کے اثبات پر تقویت ملی کہ دیکھا! ہمارا کہنا درست ثابت ہوا، وہ دیکھو! عائشہ رضی اللہ عنہا تو

اپنے لشکر کی کمان کر رہی ہیں۔ (نعوذ باللہ) اس اونٹ کی وجہ سے اسے جنگ جمل (اونٹ) کہا گیا۔ بالآخر اس اونٹ کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور لشکر علی رضی اللہ عنہ نے غالب حیثیت میں جنگ کا خاتمہ کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اماں جان آپ کا مزاج بخیر ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر ایک غلطی معاف فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خدا تمہاری بھی ہر ہر غلطی معاف فرمائے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کی اور جب تمام معاملات میں ہر طرح صلح و صفائی ہو گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ معظمہ روانہ فرما دیا جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج مبارک ادا کر کے مدینے تشریف لے گئیں۔" (رضی الله عنهم و رضوا عنه)



(۱۱): جنگ صفین

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں بہت بڑی جنگ لڑیں گی جبکہ دونوں جماعتوں کا دعوٰی ایک ہوگا۔"

ایک روایت میں ہے کہ

"ان دونوں جماعتوں میں سے ایک (تیسری) پارٹی (دین سے) خروج کرے گی جسے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی۔"(۲)

(۲): ﴿ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَخْطُبُ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعِدَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَضَمَّهُ النَّبِيُّ وَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ : اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾(۳)

حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

"ایک دن اللہ کے رسول ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن بن علی ﷺ آئے اور منبر پر چڑھنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی طرف کھینچ کر سر پر پیار دیا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔"

---

(۱) [بخاری: کتاب استتابة المرتدین: باب قول النبی "لاتقوم الساعة حتی....." (٦٩٣٥) مسلم (٢٨٨٨) احمد (٤١٢/٢ ـ ٧٠٢) دلائل النبوة (٤١٨/٦)]

(۲) [مسلم: کتاب الزکوة: "باب ذکر الخوارج وصفاتهم" (١٠٦٥)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: باب قول النبی للحسن بن علی "ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین" (٧١٠٩) احمد (٥٢/٥ ـ ٦٣ ـ ٦٦) ابو داؤد (١٣/١) ترمذی (١٠٢) نسائی (١٤٠٩)]

فوائد

محترم قارئین! گزشتہ صفحات میں جنگ جمل کے مختصر اشارہ جات سے کسی حد تک اس جنگ کی حقیقت آپ پر آشکارا ہو چکی ہو گی کہ سبائیوں (عبداللہ بن سبا یہودی کے سازشی پیروکار) کی ریشہ دوانیوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجبوریوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا وغیرہ کی عدم فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں کو جنگ اور لاشوں کی صورت میں ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑا مگر جنگ صفین کا تذکرہ پچھلے صدمات پر نمک چھڑک کر پرانے زخموں کو ہرا کرنے کا باعث بنا۔ قانون قدرت اٹل تھا کہ مسلمان باہمی لڑائیوں کے عذاب سے دوچار ہوں گے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی یہ دعا قبول نہیں فرمائی کہ یہ ''مسلمان آپس میں نہ لڑیں'' (حوالہ گزر چکا ہے)۔ جنگ جمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بہت سے سمجھدار لوگ ایک اور نئی جنگ مول لینا نہیں چاہتے تھے مگر سبائیوں کی مضبوط ریشہ دوانیوں اور اشتر نخعی اور ابو اعور سلمی جیسے متعصب لوگوں کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والی صلح کی تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں اور صفین کے مقام پر دونوں لشکروں کی خونریز جنگ ہوئی جس میں دونوں اطراف سے بلا مبالغہ ہزاروں افراد جن میں بیشتر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، مارے گئے اور یوں منافقوں کی سازشیں اور تقدیر الٰہی کارگر ہو کر رہی۔

جنگ کے آغاز اور صلح کی کوششوں سے پہلے ایک اور قضیہ جسے المیہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا، یہ سامنے آیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں شام والے معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ تسلیم کر چکے تھے۔ یک شد نہ شد دو شد کے تحت مسئلہ قتل عثمان کے ساتھ استحقاق خلافت کا مسئلہ بھی پوری تیاری سے میدان میں قدم جما چکا تھا۔ اسی دوران میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک سازش کا شکار ہو کر شہید ہوئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ان کا جانشین (خلیفہ) مقرر کر لیا مگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی پر پورے اترتے ہوئے کمال دانشمندی سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلافت سے دستبردار ہو گئے اور یوں امت مسلمہ ایک بار پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے اصلی دشمنوں کی پہچان و تعاقب میں سرگرداں ہو گئی۔

(۱۲): خوارج کا ظہور

(۱) :﴿عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذِی الْخُوَیْصَرَةِ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ : اِعْدِلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ : وَیْلَكَ مَنْ یَعْدِلُ إِذَا لَمْ اَعْدِلْ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : دَعْنِیْ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ : دَعْهُ فَإِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهٖ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهٖ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ فِیْ قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ، ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ، ثُمَّ یُنْظَرُ فِیْ نضیهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آیَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدٰی یَدَیْهِ أَوْقَالَ ثَدْیَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ ، أَوْقَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تدردر ، یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِیًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهٗ جِیْءَ بِالرَّجُلِ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَتْ فِیْهِمْ ((وَمِنْهُمْ مَنْ یَلْمِزُكَ فِی الصَّدَقَاتِ)) ﴾ [التوبة :۵۸](۱)

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ (مال) تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟ اس پر عمرؓ نے کہا مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے، اگر تیر کے پر، پیکان باڑ اور لکڑی کو دیکھا جائے تو کہیں کوئی نشان (خون) نظر نہیں آتا، کیونکہ وہ

(۱) [بخاری : کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالهم : "باب من ترك قتال الخوارج للتالف......" (۶۹۳۳) مسلم (۱۰۶۳)]

(جانور کے) لید، گوبر اور خون سب سے آگے (بے داغ) نکل گیا۔ (اسی طرح وہ لوگ صاف اسلام سے نکل جائیں گے) ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا یوں فرمایا کہ گوشت کے تھل تھل کرتے لوتھرے کی طرح ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے انتشار کے وقت پیدا ہوں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا۔ ان لوگوں میں سے ایک بندہ قیدی بنا کر لایا گیا تو اس میں من وعن وہی چیزیں تھیں جو نبی کریم ﷺ نے (بطور نشانی) بیان فرمائی تھیں۔''

راوی نے کہا۔ یہ آیت مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی تھی :۔

''ان میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کی تقسیم صدقات میں عیب نکالتے ہیں۔''

(۲) : ﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ مسلمانوں میں نکلیں گے جو نو عمر بیوقوف ہوں گے (عقل میں فتور ہوگا) ظاہری طور پر ساری خلق کے کلاموں سے جو بہتر ہے (یعنی قرآن وحدیث) اسے پڑھیں گے مگر درحقیقت ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا

(۱) [بخاری : کتاب استتابة المرتدين : "باب قتل الخوارج والمرتدين بعد اقامة الحجة" (۶۹۳۰) مسلم (۱۰۶۵)]

ہے۔تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ بلا تامل قتل کرو کیونکہ ان کے قتل میں روز قیامت اجر ملے گا۔"

(۳) : "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجی لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں اترنے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کیا کرتے تھے۔" (۱)

(٤) : ایک روایت میں ہے کہ

"ایک گھنی ڈاڑھی والا آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار ابھرے تھے، پیشانی چوڑی تھی اور سر منڈا تھا۔ کہنے لگا: اللہ سے ڈرا ے محمد! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ (عرش والا) مجھے امین کہے اور تم انکار کرو؟ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو قرآن کی تلاوت کرے گی مگر قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ مشرکین کی بجائے مسلمانوں سے قتال کریں گے اور اسلام سے اس طرح (صفائی سے) نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں نے ان (لوگوں) کو پالیا تو "قوم عاد" (بعض روایات میں ثمود ہے) کی طرح انہیں قتل کروں گا۔"

ایک روایت میں ہے کہ

"حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار ڈالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں شاید یہ نمازی ہو۔ (۲)

(۵) : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی پھر ان میں سے ایک

---

(۱) [بخاری : کتاب استتابة المرتدین : "باب قتل الخوارج" مسلم : کتاب الزکوۃ : "باب الخوارج شر الخلق والخلیقة" (۱۰٦۷) میں مرفوع حدیث نبوی ھے کہ "خوارج بدترین مخلوق ھے۔"]

(۲) [مسلم : کتاب الزکوۃ : "باب ذکر الخوارج وصفاتھم" (۱۰٦٤-۱۰٦٥ ، ۱)(۳-۲٤٥۲- ۲٤٥۱)]

جماعت (تیسری پارٹی) خروج کرے گی جسے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔(۱)

فوائد

جنگ صفین میں حضرت علی ﷛ اور امیر معاویہ ﷛ کے لشکر باہم برسر پیکار تھے اور ہزاروں آدمیوں کے مارے جانے کے باوجود ابھی تک جنگ غیر فیصلہ کن مرحلے میں بدستور جاری تھی کہ اچانک حضرت علی ﷛ کو ایک جنگی ترکیب سوجھی اور انہوں نے دشمن کو مصروف جنگ رکھتے ہوئے اپنی فوج کا ایک معقول حصہ جدا کر کے اشتر نخعی کی کمان میں دشمن پر پشت سے حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کر دیا۔ اشتر نخعی نے برق و باد کی طرح حملہ کیا، صفوں کو ریلتا، دھکیلتا اور روندتا ہوا لشکر معاویہ ﷛ کے قلب تک جا پہنچا حتیٰ کہ لشکر معاویہ ﷛ کا علم بردار بھی مارا گیا۔ حضرت علی ﷛ اشتر کے کامیاب حملے کو دیکھ کر جس قدر مسرور و مطمئن تھے، امیر معاویہ ﷛ اسی قدر پریشان و حواس باختہ تھے کہ عمرو بن عاص ﷛ نے بھی امیر معاویہ ﷛ کو یہ ترکیب سلجھائی کہ لوگوں کو حکم دو کہ وہ فوراً نیزوں پر قرآن مجید بلند کریں اور باآواز بلند کہیں "ھذا کتاب اللہ بینی وبینکم" "یہ اللہ کی کتاب ہمارے اور تمہارے درمیاں (حاکم) ہے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ جب لشکر علی ﷛ نے نیزوں پر قرآن بلند ہوتے دیکھا تو لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت علی ﷛ نے لوگوں کو سمجھایا کہ اب کوتاہی نہ کرو، لڑائی جاری رکھو بہت جلد کامیابی تمہارے پاؤں چومنے والی ہے مگر بنو بکر، بنو ہمدان اور بنو تمیم وغیرہ کے لوگ جو بعد میں خوارج کہلائے، نے لڑنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ قرآن کے فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کر کے ہم مؤمن نہیں رہ سکتے اور حضرت علی ﷛ کو "تحکیم قرآن" کا معاہدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ مگر جب حضرت علی ﷛ نے مذکورہ معاہدہ تسلیم کر کے واپسی کا سفر اختیار کیا تو انہی لوگوں نے آپ کے پاس آ کر مطالبہ کیا کہ معاہدہ توڑ کر لشکر معاویہ پر حملہ کیا جائے۔ حضرت علی ﷛ اس بدعہدی کے لئے تیار نہ ہوئے تو یہ لوگ یہ کہتے ہوئے لشکر سے الگ ہوگئے کہ "حکم" (Judge) صرف خدا کی ذات ہو سکتی ہے حضرت علی ﷛ نے کسی انسان (ابو موسیٰ اشعری ﷛) کو حکم بنا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے (نعوذ باللہ) لہٰذا انہیں اپنے کفر کا اقرار کرنے کے

---

(۱) [مسلم (۱۰۶۵)]

بعد توبہ کرنی چاہیے ورنہ ہم لوگ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر سے الگ ہوکر ''حروراء'' میں مقیم ہو گئے اور عبداللہ ابن الکوا کو اپنا امام اور شیث بن ربعی کو اپنا سپہ سالار بنا لیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مناظرے کے ذریعے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قائل وتائب کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور کہا ''تم لوگوں نے میری بیعت کی تھی پھر بیعت سے خارج ہونے کا سبب کیا ہے؟'' خوارج کے امیر (ابن کوا) نے جواب دیا! ''آپ کے بے جا تحکم کی وجہ سے''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں لڑائی روکنے کے حق میں نہیں تھا مگر تمہاری وجہ سے لڑائی کو روکنا پڑا اور مجبوراً پنچائیت کے فیصلے پر رضامندی ظاہر کرنا پڑی تاہم دونوں طرف سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کریں گے لہذا اگر ان کا فیصلہ خلاف قرآن ہوا تو ہم اسے ہرگز تسلیم نہیں کریں گے، ہم نے درحقیقت آدمیوں کو حکم نہیں بنایا حکم تو قرآن مجید ہے، آدمی قرآن کے فیصلے کو سنا دیں گے۔'' مگر خوارج اپنے نظریات پر بضد رہے اور مختلف اعتراضات کرتے رہے نیز انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بھی کفر کا فتویٰ عائد کر دیا اور کہا کہ یہ دونوں واجب القتل ہیں اور جو ہمارے نظریات سے متفق نہیں وہ بھی واجب القتل ہے۔ خوارج نے اپنے عقائد کو تبلیغ سے پھیلانے کی بجائے جبر وتشدد کا طریقہ اختیار کر لیا اور عام مسلمانوں سے اپنے عقائد کا اعتراف واقرار کرواتے اگر کوئی مان جاتا تو اسے اپنے ساتھیوں میں شامل کر لیتے ورنہ قتل کر دیتے۔ اسی طرح جب خوارج نے عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل وعیال وغیرہ کو قتل کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جارحانہ اقدام کیا اور مقام نہروان پر ان کا خوب استیصال کیا اس لئے اسے ''جنگ نہروان'' کہا جاتا ہے۔ خوارج جس طرح مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اسی طرح انہوں نے اپنے غلط نظریات وعقائد کی وجہ سے اسلام میں رخنہ اندازی کی۔ کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر کہا، رجم کی سزا کو کالعدم قرار دیا، حائضہ پر نماز فرض کر دی، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تارک کو مرتد کہا...... وغیرہ۔(۱)

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : البدایة والنهایة (۲۹۰/۷) فتح الباری (۲۸۵/۱۲)]

(۱۳): جھوٹے نبیوں اور دجالوں کا ظہور

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ ، قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ ، کُلُّهُمْ یَزْعَمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَفِیْ رِوَایَةٍ ، کُلُّهُمْ یَکْذِبُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب دجال اور جھوٹے نہ ظاہر ہو جائیں جن میں سے ہر ایک ''رسول'' ہونے کا دعویٰ کرے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ

''ہر ایک اللہ عزوجل اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر بہتان باندھے گا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ ﴾(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے ان سے محتاط رہنا۔''

(۳) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَیَکُوْنَنَّ قَبْلَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَکْثَرَ ، وَفِیْ رِوَایَةٍ ، قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ﴾(۳)

---

(۱) [بخاری : کتاب المناقب : ''باب علامات النبوة فی الاسلام'' (۳۶۰۹) مسلم (۱۵۷) ابو داؤد (۴۳۳۴) احمد (۳۱۱/۲ ـ ۵۶۶ ـ ۵۹۴ ـ ۶۹۸ ـ ۷۰۲) ترمذی (۲۲۱۸) ابن حبان (۶۶۵۱/۱۵)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : ''باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل......'' (۲۹۲۳) احمد (۱۲۲/۵ ـ ۱۲۵ ـ ۱۳۰) دلائل النبوة (۴۸۰/۴)]

(۳) [احمد (۱۲۸/۲ ـ ۱۳۹) مجمع الزوائد (۶۴۲/۷) مسند ابی یعلی (۵۷۰۰۶) السلسلة الصحیحة (۲۵۱/۴)]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال یا قیامت سے پہلے تیس یا اس سے کچھ زیادہ دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے۔''

(٤) : حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں میری امت میں کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں (خود گھڑ کے) سنائیں گے جو تم نے سنی ہیں نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، اپنے آپ کو ان لوگوں سے بچا کر رکھنا۔(١)

(٥) : جابر بن سمرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین قائم رہے گا، حتی کہ قریش سے بارہ خلفاء ہوں گے۔ پھر قیامت سے پہلے جھوٹے ظاہر ہوں گے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کسریٰ کے سفید خزانے حاصل کرلے گی۔'' (٢)

(٦) : حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں جنہیں دیکھ کر مجھے بڑی پریشانی لاحق ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ ان میں پھونکیں۔ میں نے پھونکا تو وہ غائب ہوگئے میں نے اس (خواب) کی یہ تعبیر کی ہے کہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے ایک تو مسیلمہ کذاب ہے اور دوسرا (اسود) عنسی کذاب ہے۔'' (٣)

---

(١) [مسلم : المقدمه: "باب النهى عن الرواية عن الضعفاء" (٦) احمد (٤٢٣/٢ ـ ٤٦٠) ابن حبان (١٦٨/١٥) دلائل النبوة (٥٥٠/٦) مشكل الآثار (٣٩٧/٧)]

(٢) [مسلم : كتاب الامارة : "باب الناس تبع لقريش و الخلافة فى قريش" (١٨٢٢) احمد (٩/٥ ـ ١١٨) طبرانى كبير (٢١٨/٢) ابو داؤد (٣٢٧٩)]

(٣) [بخارى : كتاب المناقب : "باب علامات النبوة" (٤٣٧٤ ، ٣٦٢١) مسلم (٢٢٧٤) احمد (٤٤٦/٢ ـ ٤٥٣) ترمذى (٢٢٩٢) ابن ماجة (٣٩٦٩)]

(۷) : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ثقیف (قبیلہ) سے دو کذاب نکلیں گے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ خطرناک ہوگا اور وہ مہلک ثابت ہوگا۔(۱)

(۸) : حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''مسیلمہ کذاب مدینے میں بنت حارث کے گھر آیا تو نبی ﷺ ثابت بن قیس کے ساتھ اس کے پاس گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس پر ٹیک لگا کر آپ نے اس سے گفتگو کی۔ مسیلمہ نے کہا کہ اگر آپ اپنے بعد سیادت وقیادت میرے لئے چھوڑ دیں (تو میں صلح کر لیتا ہوں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں تجھے ہرگز نہ دوں، مجھے تو تیرا انجام خواب میں دکھا دیا گیا ہے۔ یہ ثابت بن قیس میری طرف سے تجھے (باقی سوالوں کے) جواب دیگا۔ یہ کہہ کر آپ پلٹ آئے۔(۲)

فوائد

(۱) قیامت سے پہلے دجالوں، کذابوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور نبی کریم ﷺ کے دور مبارک سے شروع ہو کر قیامت تک جاری رہے گا اور دجال اکبر اسی سلسلے کی آخری کڑی ہے۔

(۳) جھوٹے مدعی نبوت کم وبیش تیس 30 ہوں گے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ

''جن روایات میں تیس سے زیادہ تعداد بتائی گئی ہے ان میں سے کوئی بھی سند صحیح ثابت نہیں اگر فی الواقع انہیں صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ نبوت کا دعوی کرنے والے تقریبا تیس

---

(۱) [مسلم : كتاب فضائل الصحابة : "باب ذكر كذاب ثقيف ومبيرها" (٢٥٤٥) احمد (٦/٦ - ٣٩٥) حاكم (٥٧١/٤) دلائل النبوة (٣٨١/٦)]

(۲) [بخاری : كتاب المغازی : "باب قصة الاسود العنسی" (٤٣٧٨)]

ہوں گے جبکہ باقی محض کذاب ہوں گے۔"(۱)

(۴) نبی کریم ﷺ کے دور میں دو بندوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مسیلمہ اور اسود عنسی ۔ مؤخر الذکر تو نبی ﷺ کی زندگی میں ہی صحابہ ؓ کے ہاتھوں مارا گیا جبکہ مقدم الذکر (مسیلمہ کذاب) کو عہد صدیقی میں جنگ یمامہ میں کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ اسی طرح "سجاح بنت حرث" نامی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر مسیلمہ کذاب سے شادی رچالی اور بطور مہر اپنی قوم کے لئے فجر و عشاء کی نمازیں معاف کروائیں مگر جب مسیلمہ مارا گیا تو یہ عورت تائب ہو گئی۔ علاوہ ازیں طلیحہ بن خویلد اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس نے توبہ کی اور اسلام کی طرف لوٹ آیا پھر مرتے دم تک اسلام سے مخلص رہا۔

مختار بن ابی عبید ثقفی اہل بیت سے محبت کا لبادہ اوڑھ کر اور خون حسین ؓ کا مطالبہ لے کر ظاہر ہوا جب اسے خوب شہرت ہو گئی تو اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا بالآخر بری موت سے جہنم واصل ہوا۔ حارث کذاب نے عبد الملک بن مروان کے دور خلافت میں دعویٰ کیا اور مقتول ہوا۔ عہد عباسیہ میں بھی کئی کذاب ظاہر ہوئے اور انجام بد کو پہنچے۔(۲)

(۵) امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ

"قبیلہ ثقیف کے "کذاب" سے مراد مختار ثقفی ہے جبکہ "مہلک" سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔"(۳)

یہی بات حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا نے حجاج بن یوسف سے کہی تھی۔(٤)

---

(۱) [فتح الباری (۱۳/۹۳)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (٦/٦١٧ ـ ٧١٤) البداية والنهاية (٦/٣١١ ـ ٨/٢٧٧) منهاج السنة (٣/٢٢٦) بغية المرتاد (٤٨٦) لابن تیمیہؒ شرح مسلم للنووی (١٥/١٠٠)]

(۳) [النبوات (ص ٤٤١)]

(٤) [مسلم: كتاب فضائل الصحابة: "باب ذكر كذاب ثقيف ومبيرها" (٢٥٤٥)]

(۶) حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق کئی کذاب دجال تو تاریخ میں ظاہر ہو کر اپنے اپنے حصے کی ذلت ورسوائی حاصل کر چکے ہیں جبکہ کئی ابھی قیامت تک قعر مذلت میں گرنے کے لئے باقی ہیں۔

(۷) مرزا غلام احمد قادیانی بھی جھوٹے نبیوں کی فہرست میں داخل ہے جس نے گرگٹ کی طرح کئی روپ دھارے مگر توبہ نہ کرنے کی وجہ سے زندگی میں ہی بدنام زمانہ ثابت ہوا۔

(۸) پیر ریاض احمد المعروف گوہر شاہی بھی اس فہرست میں نام لکھوانے کے لئے پر تول رہا ہے جو تا حیات ہے اسے چاہیے کہ گذشتہ رسوا ہونے والوں سے سامان عبرت لے اور بلا تاخیر توبہ کر کے اسلام کے ساتھ مخلص ہو کر مرے، جس طرح طلیحہ بن خویلد کی مثال موجود ہے۔

(۹) کچھ لوگ نبوت کا دعوی تو نہیں کریں گے مگر اپنے کذب وفریب اور دجل ومکر سے اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کر کے حدیث نبوی کے مصداق اور عذاب جہنم کے حقدار بنتے رہیں گے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک غالی وباطنی شیعہ اور وحدت الوجود اور حلول کے قائل صوفیا بھی اسی زمرے میں شامل ہیں۔(۱)(اللهم لا تجعلنا منهم)

(۱۰) دجال اکبر تمام کذابوں، دجالوں اور جھوٹے نبیوں کا لیڈر ہوگا جس کا ظہور قیامت سے متصل پہلے ہوگا اور وہ فی الواقع دجل وفریب کے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دے گا۔



---

(۱) [فتح الباری (۹۳/۱۳)]

(۱۴): مال ودولت کی فراوانی

(۱): ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَکوٰةِ مَالِهٖ فَلَا یَجِدُ أَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ مال بکثرت ہو جائیگا۔ (مال ودولت کی) اتنی کثرت ہوگی کہ آدمی زکوۃ کا مال لے کر نکلے گا مگر کوئی زکوۃ لینے والا نظر نہیں آئیگا۔''

(۲): ﴿ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَفِیْضَ فِیْکُمُ الْمَالُ وَحَتّٰی یَهِمَّ الرَّجُلُ بِمَالِهٖ مَنْ یَقْبَلُهٗ مِنْهُ حِیْنَ یَتَصَدَّقُ بِهٖ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یُعْرَضُ عَلَیْهِ: لَا اِرْبَ لِیْ بِهٖ ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قبل مال ودولت کی فراوانی ہوگی حتی کہ آدمی صدقہ کرنے کے لئے مال لے کر نکلے گا مگر جس شخص پر مال پیش کرے گا وہ یہی کہے گا: مجھے اسکی ضرورت نہیں۔''

(۳): ﴿ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهٗ یُوْشِكُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَخْرُجَ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَفِیْ رِوَایَةٍ، فَیَقُوْلُ الَّذِیْ أُعْطِیْهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَقْبَلُهَا ﴾(۳)

---

(۱) [بخاری: کتاب الزکوة: "باب الصدقة قبل الرد" (۱۴۱۱) مسلم (۱۰۱۱) احمد (۵۴۹/۲) ابن ماجه (۴۰۶۹)]

(۲) [بخاری: ایضا (۱۴۱۲) مسلم (۱۵۷) ابن ماجه (۴۰۹۶) احمد (۷۰۱/۲)]

(۳) [بخاری: ایضا (۲۴ - ۱۴۱۱ - ۷۱۲۰) مسلم (۱۰۱۱) نسائی (۲۵۵۴) احمد (۴۱۳/۴)]

حضرت حارثہ ﷛ سے روایت ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کیا کرو عنقریب (ایسا وقت آئے گا کہ) آدمی صدقہ دینے نکلے گا مگر لینے والا کوئی نہ ہوگا۔''

ایک روایت میں ہے کہ

''جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائیگا وہ کہے گا۔ اگر تم گذشتہ روز آتے تو میں یہ مال لے لیتا مگر آج مجھے اس کی حاجت نہیں۔''

(٤) : ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ﴾(١)

حضرت ثوبان ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا تو میں نے زمین کے مشرق و مغرب (تک) کو دیکھا ہے۔ بلاشبہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھے مشاہدہ کرایا گیا ہے اور مجھے سرخ و سفید (سونا، چاندی) دو خزانے بھی عطا کئے گئے ہیں۔''

(٥) : عقبہ بن عامر ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے زمین کے خزانے، یا فرمایا، ان کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔''(٢)

(٦) : حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین سونے چاندی کے ستونوں کی طرح اپنے خزانے اگل دے گی، قاتل آئے گا اور (خزانے دیکھ کر) کہے گا: اسی (مال) کے لئے تو میں نے قتل (جیسا جرم) کیا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی (مال) کے لئے تو میں نے رشتہ داری توڑ لی تھی۔

(١) [مسلم : كتاب الفتن : "باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض" (٧٢٥٨ ـ ٢٨٨٩)]

(٢) [مسلم : ايضا]

چور آئیگا اور کہے گا: اسی کے لئے تو میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر یہ سب اس خزانے کو وہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔" (۱)

(۷) : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"وہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا اور فقر و فاقے کی شکایت کرنے لگا پھر ایک اور آیا اور ڈاکہ زنی کی شکایت کرنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عدی! تم نے حیرہ (مقام) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: دیکھا تو نہیں البتہ سنا ضرور ہے۔ فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت ہودج میں تنہا سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی اور اسے (راستے میں) صرف اللہ کا خوف ہوگا۔ میں نے سوچا کہ "طے" کے ڈاکو کہاں ہوں گے جنہوں نے ہر طرف تہلکہ مچا رکھا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو (تمہارے سامنے) کسریٰ کے خزانے فتح کر لئے جائیں گے۔ میں نے کہا: کسریٰ بن ہرمز (شاہ ایران)! فرمایا: (ہاں) "کسریٰ بن ہرمز۔" (پھر فرمایا) اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر سونا، چاندی لئے نکلے گا تا کہ کسی مستحق کو دے مگر اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا...... حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عورت حیرہ سے چل کر بیت اللہ کا طواف کرتی ہے اور اسے صرف اللہ کا خوف ہوتا ہے (کسی چور ڈاکو کا خطرہ نہیں) اور کسریٰ کے خزانے فتح کرنے والوں میں تو میں خود بھی شامل تھا نیز اگر (لوگو) تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم ابو القاسم کی تیسری پیشینگوئی بھی دیکھ لو گے۔ (۲)

(۸) : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے ایک حاکم (خلیفہ) ایسا بھی ہوگا جو چلو بھر بھر کے بلا حساب و کتاب (خوب) مال تقسیم کرے گا۔ اس کے پاس سائل آئیگا تو وہ اسے (مال لینے کی) کھلی اجازت دے گا اور وہ سائل اپنی چادر بچھا کر اسے بھر لے گا۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر

---

(۱) [مسلم : كتاب الزكوة : "باب الترغيب في الصدقة" (۱۰۱۳)]

(۲) [بخاری : كتاب المناقب : "باب كان النبى تنام عينه ولاينام قلبه" (۳۵۹۵) شرح السنة (۱۵/۳۱)]

بچھا کر پھراس کے کناروں سے پکڑ کر تشبیہہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وہ چادر بھرے گا اور اٹھا کر چلتا بنے گا۔(۱)

(۹) : حضرت جابر ﷜ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو بلا حساب مال تقسیم کرے گا۔"

جریری (راوی) فرماتے ہیں کہ

"میں نے ابونضرہ اور ابوعلاء (تابعی) سے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ عمر بن عبدالعزیز تو نہیں؟

ان دونوں نے فرمایا: نہیں۔" (۲)

(۱۰) : حضرت مسور بن مخرمہ ﷜ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! مجھے تمہارے بارے میں فقیری کا خدشہ نہیں بلکہ یہ خدشہ ہے کہ دنیا تم پراس طرح کھول دی جائیگی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کھولی گئی اور تم اس کے لئے رغبت کرو گے جس طرح پہلے لوگوں نے رغبت کی تھی پھر یہ دنیا تمہیں اسی طرح ہلاک کر دیگی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔"

ایک روایت میں ہے کہ

"تمہیں غافل کردے گی۔" (۳)

فوائد

(۱) مال و دولت کی فراوانی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : "باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل......" (۲۹۱٤) حاکم (٥٠١/٤) احمد (۱۲۳/۳)]

(۲) [مسلم : ایضا (۲۹۱۳) حاکم (٥٠١/٤) احمد (٤٠۲/۳)]

(۳) [بخاری : کتاب الجزیة : "باب الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب " (۳۱٥۸) مسلم (۲۹٦۱)]

(۲) اس نشانی کے ظہور کے دو حصے ہیں۔ایک تو دور صحابہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ دوسرا امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ کے دور سے متعلق ہے۔

(۳) صحابہ کرام کے دور میں روم وایران کے خزانے فتح ہوئے اور ہر طرف مال ودولت کی ریل پیل تھی۔

(۴) حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کے دور میں مال ودولت کی اس قدر فراوانی تھی کہ صدقہ زکوۃ لینے والے مستحقین بسیار کوشش سے بھی نہ ملتے تھے۔

(۵) نبی کریم ﷺ نے حضرت عدی ؓ سے جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ من وعن پوری ہوئی۔

(٦) موجودہ دور میں ہر طرف ''لینے والے'' نظر آتے ہیں، ''دینے والے'' غائب ہیں۔ الا ماشاء اللہ

(۷) قیامت سے پہلے ایک خلیفہ ظاہر ہوگا جو خیر و برکت اور مال و دولت کے ساتھ دور صحابہ کی یاد تازا کردے گا۔

(۸) حافظ ابن کثیرؒ، ابن حجرؒ اور دوسرے شارحین کے نزدیک اس خلیفے سے مراد امام مہدیؒ ہیں۔(۱) نیز جملہ احادیث بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔

(۹) نبی کریم ﷺ کو روئے زمین کا مشاہدہ کرایا گیا جو قدرت الٰہی سے کچھ بعید نہیں۔

(۱۰) نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے سرخ وسفید خزانے دیئے گئے ہیں۔اس سے مراد ''دولت'' ہے اس لئے کہ دور صحابہ ؓ میں روم وایران کے خزانے مفتوح ہوئے۔

(۱۱) قیامت کی نشانیوں سے پہلے پہلے صدقہ خیرات کر کے اجر وثواب حاصل کر لینا چاہیے نیز ہر بندے کی موت اس کے لئے ''قیامت'' ہے اور موت سے پہلے صدقہ وخیرات کی فکر کرنا چاہیے۔علاوہ ازیں موت کسی وقت بھی دبوچ سکتی ہے۔

(۱۲) مسلمانوں کے لئے مال ودولت آزمائش اور فتنہ بھی ہے۔

---

(۱) [دیکھئے النہایہ فی الفتن (۵۷/۱) فتح الباری (۸۸/۱۳) وغیرہ]

(۱۵): بیت المقدس کی فتح

﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُمْسِكْ سِتًّا تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ ...... فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ﴾(۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی چھ علامتیں یاد رکھو۔ بیت المقدس (قبلہ اول جو فلسطین میں ہے) فتح ہوگا۔''

باقی پانچ یہ ہیں :۔

(۱) میری موت۔

(۲) ہر گھر میں فتنے کا داخل ہونا۔

(۳) ''موت'' کی بیماری عام ہوگی۔

(۴) مال و دولت کی اسقدر فراوانی ہو جانا کہ بندہ سو دینار لے کر بھی راضی نہ ہوگا۔

(۵) رومی تمہارے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر تمہاری طرف چڑھائی کریں گے جن میں سے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔

فوائد

بیت المقدس، یہود و نصاریٰ کے زیر کنٹرول تھا جو ملک فلسطین میں واقع ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں نبی ﷺ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ''بیت اللہ'' کو مستقل قبلہ بنا دیا۔ آپ ﷺ کی پیش گوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۱۸ھ میں پوری ہوئی اور مسلمانوں نے بیت المقدس یہود و نصاریٰ سے آزاد کروالیا۔ ۱۰۹۹ء میں صلیبیوں نے بھرپور

---

(۱) [بخاری : کتاب الجزیة : "باب ما یحذر من الغدر" (۳۱۷۶) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجه (۴۰۹۱) حاکم (۴/۴۶۶) شرح السنة (۷/۴۳۰) احمد (۶/۳۴)]

یلغاروں کے ساتھ بیت المقدس مسلمانوں سے چھین لیا پھر تقریبا (90) سال بعد ۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے پیہم معرکہ آرائیوں کے بعد بیت المقدس صلیبیوں سے آزاد کروالیا مگر افسوس کہ اب بیت المقدس، یہودیوں کے قبضے (Domination) میں ہے اور قیامت کے قریب جب امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ کا ظہور ہوگا اس وقت وہ بزور شمشیر اسے دوبارہ آزاد کروائیں گے اور ایک جنگ عظیم برپا ہوگی جس کے نتیجے میں دین اسلام غالب ہوگا۔



(۱٦): طاعون کی وبا

(۱): ﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمْسِكْ سِتًّا تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ......مُوْتَانٌ يَكُوْنُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ﴾(۱)

حضرت عوف بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھو......تم میں موت پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون (بیماری) پھیلتا ہے (اور وہ اچانک مرنے لگتی ہیں)۔''

(۲): حضرت سلمہ بن نفیل ﷺ فرماتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا آپ کے پاس کبھی آسمان سے کھانا آیا ہے؟ فرمایا: ہاں، کہا: کیسے؟ فرمایا: چھوٹے برتن میں۔ کہا: کیا اس میں سے کچھ باقی بچا؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ کہاں ہے؟ فرمایا: اسے دوبارہ اٹھا لیا گیا اور میری طرف وحی نازل ہوئی کہ میں تمہارے درمیان ہمیشہ نہیں رہوں گا بلکہ فوت کر لیا جاؤں گا اور میرے بعد تم (صحابہ) بھی کچھ دیر زندہ رہو گے۔ تم (مسلمانوں کی) جماعتیں دیکھو گے جو آپس میں قتل و غارت کریں گی اور قیامت سے پہلے ''موت'' پھیلے گی جو بڑی شدت سے (ہر طرف) پھیل جائے گی اس کے بعد زلزلوں والے سال ہوں گے۔''(۲)

فوائد

(۱) قیامت سے پہلے موت کی وبا پھیلے گی۔

(۲) حافظ ابن حجرؒ، ابن کثیرؒ اور دوسرے شارحین کے نزدیک یہ وبا ۱۸ھ میں مقام عمواس (فلسطین کے شہر) میں ظاہر ہوئی تھی جو ملک شام تک پھیل گئی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت

---

(۱) [بخاری: کتاب الجزیہ: "باب یحذر من الغدر" (۳۱۷٦) احمد (٦/۳٤) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجہ (٤۰۹۱) حاکم (٤/٤٦٦) شرح السنة (۷/٤۳۰)]

(۲) [احمد (٤/۱٤۵) دارمی (۱/٤۳)]

سے صحابہ کرام بھی اس بیماری سے فوت ہوئے جن میں ابو عبیدہ بن جراح ﷜ امین الامت بھی شامل تھے۔(۱)

(۳) آسمان سے کھانے کا نزول نبی کریم ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔

(۴) نبی کریم ﷺ کو موت کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی اور آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں لہذا آپ کے بارے میں ''حیات'' کا عقیدہ رکھنے والے غلطی پر ہیں۔

(۵) دنیا میں زلزلوں کا ظہور بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔



(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے: البدایہ والنہایہ (۹۰/۷) فتح الباری (۲۷۸/۶)]

(۱۷): ارض حجاز سے آگ کا روشن ہونا

(۱) : ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ (شام کا شہر حوران) میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔''

(۲) : ﴿عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْتَ شِعْرِیْ مَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَاقِ تُضِیْءُ مِنْهَا أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بروکا بِبُصْرٰى كَضَوْءِ النَّهَارِ﴾(۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش مجھے علم ہو کہ یمن کے ''جبل الوراق'' (مقام) سے آگ کب نکلے گی جس سے بصرہ میں اونٹوں کی گردنیں اس طرح روشن ہو جائیں گی جس طرح دن کی روشنی میں ہوں۔''

فوائد

(۱) ارض حجاز سے آگ کا ظاہر ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ۶۵۴ھ میں یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے جیسا کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں: ہمارے زمانے ۶۵۴ھ میں مدینے کے مشرقی جانب حرہ کے پیچھے سے ایک بہت بڑی آگ روشن ہوئی تھی۔ ملک شام اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کو متواتر اس کا علم ہے۔(۳)

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : "باب خروج النار" (۷۱۱۸) مسلم (۲۹۰۲)]

(۲) [احمد (۱۸۹/) موارد الظمان (۱۸۹۱)]

(۳) [شرح نووی لمسلم (۲۸/۱۸)]

(۳) حافظ ابن کثیرؒ، ابن حجرؒ، مفسر قرطبیؒ وغیرہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ۶۵۴ھ میں یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔(۱)

(۴) بعض روایات میں ہے کہ

''ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک لے جائے گی تو یہ مذکورہ آگ کے علاوہ ہوگی جس کا ظہور قیامت سے متصل پہلے بھی ہوگا۔''



(۱) [البدایہ والنہایہ (۱۱۹/۱۳) النہایہ فی الفتن (۱٤/۱) التذکرہ (ص ٥٢٧) فتح الباری (۱۱۹/۱۳۔ ۱۹۳)]

(۱۸): ترکوں سے جنگ

(۱) : ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ أَوْ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ﴾(۱)

حضرت عمرو بن تغلب ﷛ فرماتے ہیں کہ

''میں نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا: قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے، یہ بھی قیامت کی علامات سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے کہ گویا وہ تہہ پر تہہ ڈھال جیسے (موٹے یا چپٹے) ہیں۔''

(۲) : ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْعُيُوْنِ ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذلف الْأُنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترک قوم سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے، چپٹی ناکوں والے، سرخ چہروں والے ہیں گویا ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں جیسے ہیں۔''

(۳) : حضرت ابو بکرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ نشیبی جگہ میں اتریں گے اور اس جگہ کا نام بصرہ

---

(۱) [احمد (۹٤/٥) بخاری : کتاب الجهاد : "باب قتال الترك" (۲۹۲۷) ابو داؤد (٤٣٠٣) ابن ماجه (٤٠٦/٢) سنن کبری (١٧٦/٩) مسلم (٢٩١٢)]

(۲) [احمد (٤٢١/٢ ـ ٧٠١) بخاری (٢٩٢٨) مسلم (٢٩١٢) ابو داؤد (٤٣٠٣) شرح السنة (٤٢٥/٧) ابن ابی شیبه (٣٦٠/٨) مصنف عبد الرزاق (٣٧٥/١١)]

رکھیں گے، یہ جگہ ایک دریا کے قریب ہوگی جسے دجلہ کہا جائیگا۔ اس پر ایک پل بھی ہوگا۔ یہ مسلمانوں کا ایک بڑا اور گنجان آباد شہر ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد آئیگی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور وہ دریا کے کنارے پڑاؤ کریں گے۔ شہر بصرہ کے لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میں وہ لوگ ہوں گے جو بیلوں کی دُمیں پکڑے جنگل کا رخ کریں گے مگر تباہ و برباد ہو جائیں گے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو قنطورا کی اولاد سے امان طلب کریں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اپنی اولاد کو اپنے پیچھے رکھ کر ان سے جنگ کریں گے اور مقام شہادت پر فائز ہوں گے۔"

ایک روایت میں ہے کہ

"ایک گروہ امان طلب کرے گا اور مرتد ہو جائے گا اور ایک گروہ جنگ کرے گا جن کے مقتول شہید ہیں اور ان کے باقی بچنے والے فتح سے ہمکنار ہوں گے۔" (۱)

(٤) : ایک صحابی (ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ انصاری) سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت تک حبشیوں اور ترکوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں۔" (۲)

(٥) : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کے شہر خوز اور کرمان والوں سے جنگ نہ کرلو گے۔ ان کے چہرے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بہ تہہ ڈھال ہوتی ہے نیز ان کے جوتے بالوں والے ہوں گے۔" (۳)

---

(۱) [احمد (٥/٥٤۔ ٦٠) ابو داؤد (٤٣٠٦) موارد الظمان (١٨٧٣)]

(۲) [ابو داؤد: كتاب الجهاد (٤٣٠٢) احمد (٥/٤٦١) مجمع الزوائد (٥/٥٥١) السلسلة الصحيحه (٢/٤٠٢)]

(۳) [بخاری: کتاب المناقب: "باب علامات النبوة" (٣٥٩٠)]

فوائد

(۱) ترکوں سے جنگ قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے ان کی چند ایک واضح صفات بھی ذکر فرمائی ہیں: ''چھوٹی آنکھیں، چپٹی ناک، سرخ اور چپٹے (یا موٹے) چہرے۔''

(۳) ترکوں کو بنو قنطورا بھی کہا گیا ہے۔ قنطورا ابراہیمؑ کی ایک لونڈی تھی جس سے یہ نسل پیدا ہوئی۔

(۴) ترکوں کے علاقے مشرقی خراسان سے چین کے مغرب اور ہند کے شمال کے درمیان واقع ہیں۔(۱)

(۵) تاریخی روایات کے مطابق حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ترک نامی ایک شخص پیدا ہوا جس کی اولاد بلاد مشرقیہ منگولیا، چین (صحرائے گوبی) وغیرہ میں پھیل گئی اور یہ سب ترک کہلائے پھر ترک بن یافث بن نوحؑ کی اولاد یعنی ترکوں میں سے ایک شخص ''النجہ خان'' تھا جس کے ہاں دو بیٹوں نے جنم لیا ایک کا نام مغول اور دوسرے کا نام تاتار رکھا گیا۔ انہی دونوں سے مغول اور تاتار قومیں پیدا ہوئیں اسی لئے تاریخ میں انہیں ''ترک، مغل، تاتار، ترکمان'' وغیرہ مختلف ناموں سے پہچانا گیا ہے۔

(۶) ترک بن یافث کی اولاد سے جنم لینے والے قبائل میں ایک قبیلہ ''سلجوقی'' نام سے معروف ہوا جس نے مذکورہ قبائل میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

(۷) مذکورہ قبائل بے آب و گیاہ صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں لطائف قدرت سے محروم وحشیانہ زندگی بسر کرتے، کتے، بلی ہر قسم کے جانوروں کا گوشت کھا جاتے، خانہ بدوشوں کی طرح اپنے جائے قیام بدلتے رہتے اور اکثر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ چھٹی صدی ھجری میں یہی لوگ تاتاریوں کے روپ میں قتل و غارت گری اور تباہی و بربادی کا پیغام لئے آناً فاناً تمام عالم

---

(۱) [النهاية (۱۰/۱۵۳) معجم البلدان (۲/۲۳)]

اسلام پر محیط ہو گئے اور یہ وحشی قوم ٹڈی دل کی طرح مشرق سے مغرب تک پھیل گئی، لاکھوں افراد ان کے ہاتھوں قتل ہوئے، ہزاروں شہر خاک کے ڈھیر بنے اور بڑی بڑی سلطنتیں اجڑ کر رہ گئیں۔

۵۴۹ھ (۱۱۵۴ء) میں چنگیز خان کی ولادت ہوئی جس کا اصلی نام تموچن تھا۔ اس کا باپ سردار تھا مگر تموچن ابھی بارہ سال کا تھا کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور دوسرے سرداروں نے اس بچے کی سیادت وقیادت سے انکار کر دیا مگر چنگیز خان نے حوصلہ اور صبر وجرات سے کام لے کر حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور تمام قبائلی سرداروں کو اطاعت پر مجبور کر لیا پھر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے بعد اردگرد کے علاقوں کو تاراج کر کے سارے چین پر قبضہ کر لیا اور تا تاریوں کی عظیم الشان سلطنت کی بنیاد رکھی۔

ترکستان کا علاقہ ایک نہایت ہی زبردست حکمران سلطان علاؤ الدین خوارزم شاہ کے قبضہ میں تھا۔ چنگیز خان نے ابھی تک اسلامی علاقوں کو اپنی ہوس ملک گیری کا نشانہ نہ بنایا تھا بلکہ ایک معاہدے کی رو سے اس نے خوارزم شاہ کے ساتھ تجارتی تعلقات استوار کر رکھے تھے لیکن ایک افسوس ناک حادثے نے صورت حال کو بدل کر رکھ دیا۔ ہوا یوں کہ تا تاریوں کا ایک قافلہ خوارزم شاہ کی حدود سے گزرا تو علاقہ ''اترار'' کے حاکم نے انہیں جاسوس سمجھتے ہوئے گرفتار کر لیا اور پھر خوارزم شاہ کی اجازت سے انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال واسباب لوٹ لیا۔ جب اس واقعہ کی خبر چنگیز خان کو ہوئی تو اس نے خوارزم شاہ کے پاس قاصد بھیج کر قصاص وتاوان کا مطالبہ کیا مگر شاہ نے حماقت کا ثبوت دیتے ہوئے قاصد کو بھی قتل کرا دیا اس پر چنگیز خان نے جوش انتقام سے لبریز ہو کر ترکستان کا رخ کیا اور ہرات، بلخ، بخارا، سمرقند وغیرہ تاریخی شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ہزاروں، لاکھوں مردوں کا قتل عام کر کے اپنے غضب کی پیاس بجھائی۔ ادھر خوارزم شاہ کی موت کے بعد اس کا بیٹا جلال الدین برسر اقتدار آیا مگر تا تاریوں کی یلغار کو روکنا اس کے بس سے باہر تھا لہذا جلال الدین اپنی سلطنت ویران چھوڑ کر ہندوستان نکل گیا۔ تا تاریوں نے موقع غنیمت جانا اور غزنہ، غور کو تباہ وبرباد اور وسط ایشیا، خراسان، فارس،

آذربائیجان وغیرہ کو روندتے ہوئے روس تک جا پہنچے۔اسی اثنا چنگیز خان کی موت واقع ہو گئی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا اکتائی خان پھر اس کا پوتا منگو خان تخت نشین ہوا ادھر بغداد میں خلیفہ مستعصم کی حکومت تھی۔منگو کا ایک بھائی برکہ خان شیخ شمس الدین باخوری کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو چکا تھا اس لئے تاتاریوں نے بغداد کا رخ نہ کیا کیونکہ برکہ خان نے مستعصم کی تحریری بیعت کر لی تھی۔اسی دوران عراق عجم میں اسماعیلیوں کے ہاتھوں لوگ سخت تنگ تھے چنانچہ منگو خان نے اپنے بھائی ہلاکو خان کو ایران کا حکمران بنا کر روانہ کیا تاکہ عراق میں امن قائم ہو۔ ہلاکو خان نے باطنیوں کی قوت توڑنے کے بعد قلعہ الموت پر قبضہ کر لیا اور منگو خان کی ہلاکت کے بعد اس کا جانشین مقرر ہوا۔

عباسی خلافت کی حیثیت اب چراغ سحری سے زیادہ نہ تھی کیونکہ مسلسل نااہل اور ناکارہ حکمرانوں کے تخت نشین ہونے کی بدولت عباسی خلافت اپنی عظمت اور قوت کھو چکی تھی۔جب ہلاکو خان بغداد کی تباہی کے منصوبے سوچ رہا تھا تو عین اس وقت مستعصم جیسا نااہل خلیفہ مسند خلافت پر متمکن تھا۔جسے امور خلافت سے کوئی دلچسپی نہ تھی لہذا اس نے تمام اختیارات اپنے وزیر ابن علقمی کے سپرد کر رکھے تھے جس نے ملی غداری کا ثبوت دیا اور ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ آور ہونے کی دعوت دے دی جبکہ عامۃ المسلمین میں اتحاد واتفاق مفقود تھا، وہ فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، آپس میں دست وگریبان تھے، مذہبی مناظروں اور جھگڑوں نے شیعہ، سنی اور حنبلی، حنفی فساد کی شکل اختیار کر لی تھی اور مسلمان جزوی وفروعی مسائل میں الجھ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے بیٹھے تھے، انہیں آنے والے عظیم خطرات کا کوئی احساس نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کے خلاف محاذ آرائی کے لئے تیار تھے۔

علاوہ ازیں مستنصر نے اپنے عہد حکومت میں تاتاری حملہ کے سدباب کے لئے زبردست فوج تیار کر رکھی تھی مگر ابن علقمی غدار نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اس قدر عظیم الشان فوج کے اخراجات ملکی آمدنی سے پورے نہیں ہو سکتے لہذا اس بے فائدہ فوج کو برخاست کر دیا جائے۔خلیفہ نااہل نے بے

چون وچرا اس کی رائے پر عمل کیا اور بغدادی فوج کا کثیر حصہ توڑ دیا گیا اور جو بچ گئے انہیں نقد تنخواہ دینے کی بجائے شہریوں سے محاصل (Revenue.Tex) وصول کر کے تنخواہ پوری کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طریق کار سے شہریوں اور فوج کے درمیان نفرت کی دیوار بھی کھڑی ہو چکی تھی۔

ہلاکو خان نے مذکورہ حالات کو بہترین موقع (Golden Chance) گردانتے ہوئے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بغداد پر فوج کشی (Invasion) کر دی۔ ابن علقمی نے سازش کے ذریعے فوج کا اکثر حصہ برخاست کر دیا تھا۔ باقی ماندہ فوج تاتاریوں کے ٹڈی دل فوج کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کر سکی اور سرنڈر (Surrender) ہونے میں خیر سمجھ کر ہتھیار پھینک ڈالے مگر تاتاریوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور مردوں کا بے دریغ قتل عام کیا، شہر لوٹ لیا گیا، عمارتیں، درسگاہیں اور لائبریریاں جلا کر راکھ کر دی گئیں اور انہیں دریائے دجلہ میں ڈبو دیا گیا۔ لاشوں کے پشتے اور سروں کے مینار بنائے گئے۔ لاکھوں مسلمان مارے گئے جن کے خون سے دریائے دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا۔ بغداد جو تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کا گہوارہ تھا اب انسانی لاشوں، اینٹوں کے ڈھیر اور جلی ہوئی راکھ کے سوا کچھ نہ تھا، ہر طرف تباہی و بربادی کے آثار بکھرے پڑے تھے۔ مسلمانوں کی عظمت کے تمام نقوش آناً فاناً ختم کر دیئے گئے اور بغداد اپنی اہمیت ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا۔ بغداد کی تباہی ایک ایسا عظیم سانحہ (Tragedy) تھی جس سے عالم اسلام میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔

خلیفہ مستعصم کے قتل اور سقوط بغداد کے ساتھ مسلمانوں کی مرکزی خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا اگرچہ دنیا کے اطراف و اکناف میں مسلمانوں کی کچھ خود مختار و نیم مختار ریاستیں قائم رہیں مگر مرکزی خلافت کے قیام ثانی تک تقریباً چار عشرے امت مسلمہ حیران و سرگرداں رہی اور بالآخر ۶۸۷ھ میں خلافت کا سہرا "عثمانیوں" کے ماتھے پہ سجنا مقدر ہوا۔

یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ خود چنگیز خان کی نسل سے لوگ مسلمان ہوئے اور انہی لوگوں نے جس

طرح اسلام اور مسلمانان عالم کا قلع قمع کیا اسی طرح اسلام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ بقول شاعر !۔

ہے عیاں فتنہ تا تار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

حافظ ابن کثیرؒ ۶۹۴ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ

''اس سال چنگیز خان کے پڑپوتے قازان ''جو تاتاریوں کا بادشاہ بنا'' نے امیر توزونؒ کے ہاتھوں اعلانیہ اسلام قبول کیا اور اکثر وبیشتر تاتاریوں نے بھی اسلام قبول کر لیا...... قازان نے اپنا (اسلامی) نام محمود رکھا، جمعہ کے خطبہ میں شرکت کی، بت خانے گرا دیئے گئے، ان پر جزیہ لاگو کیا گیا، دوسرے علاقوں کی لوٹی ہوئی چیزیں واپس کر دی گئیں اور عدل وانصاف کا قیام کیا گیا جب لوگوں نے تاتاریوں کے ہاتھ میں ''تسبیحیں'' دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کا شکریہ ادا کیا۔''(۱)



(۱) البدایہ والنہایہ ۱۳

(۱۹): امانت مفقود اور خیانت بھرپور ہو گی

(۱): ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَدِيْثًا، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ ...... قَالَ: إِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ؟ قَالَ: إِذَا تُوُسِّدَ الْاَمْرُ لِغَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''رسول کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے محو گفتگو تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا: امانت کا ضیاع کیسے ہوگا؟ فرمایا: جب ''کام'' نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کے منتظر رہو۔''

(۲): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا، أَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدُهُمْ يُؤَدِّيْ الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِيْ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

(۱) [بخاری: کتاب الرقاق: "باب رفع الامانة" (٦٤٩٦) احمد (٣٧٥/٢) سنن کبری (١١٨/١٠) جامع الصغير (١٣٦/١) الترغيب (١٢٣/١)]

وَاِنْ کَانَ نَصْرَانِیًّا رَدَّہٗ عَلَیَّ سَاعِیہ ، فَاَمَّا الْیَوْمُ فَمَا کُنْتُ اُبَا یِعُ اِلَّا فَلَانًا وَفُلَانًا ﴾(۱)

حضرت حذیفہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں جن میں سے ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے پھر قرآن مجید اور حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہو جاتی ہے اور آپ ﷺ نے (دوسری حدیث میں) امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کہ! آدمی ایک مرتبہ سوئے گا اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس بے ایمانی کا ہلکا سا داغ پڑ جائیگا۔ پھر ایک مرتبہ سوئے گا تو وہ داغ چھالے کی طرح ہو جائے گا جس طرح تم پاؤں پر انگارا پھینکو تو اس سے ایک پھولا ہوا چھالہ سا نکل آتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے۔ پھر یہ حال ہوگا کہ لوگ خرید وفروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند، بلند حوصلہ اور بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا۔ (حضرت حذیفہ ﷛ فرماتے ہیں کہ) میں نے ایک ایسا وقت بھی دیکھا ہے کہ میں خرید وفروخت بلا خوف وخطر کیا کرتا تھا اگر وہ (تاجر) مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا لیکن اب (بے ایمانی کے بڑھ جانے کی وجہ سے) میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید وفروخت ہی نہیں کرتا۔''

(۳): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے کہ سو (100) میں سے ایک بھی (تیز) سواری کے قابل نہیں ملتا۔'' (۲)

---

(۱) [بخاری : ایضا (۶۴۹۷ ـ ۷۰۸۶) مسلم (۱۴۳) ترمذی (۲۱۷۹) ابن ماجہ (۴۰۵۳) احمد (۴۷۶/۵) حمیدی (۴۴۶)]

(۲) [بخاری : کتاب الرقاق : "باب رفع الامانۃ" (۶۴۹۸)]

(٤) : حضرت مرداس اسلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا رڈی کھجور باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان (فضول لوگوں) کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔'' (۱)

(٥) : ایک روایت میں ہے کہ

''آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر فرمایا کہ ''اس طرح ان کے وعدے اور امانتیں خلط ملط ہو کر رہ جائیں گی۔'' (ابن عمر رضی اللہ عنہما) صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا: ''تم اللہ سے ڈرو، نیکی کا کام کرو، برائی سے دور رہو اور لوگوں کو چھوڑ کر بالخصوص اپنی فکر کرو۔'' (۲)

(٦): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ بے حیائی عام ہو جائے گی، قطع رحمی پھیل جائے گی، ہمسائے برے ہوں گے، خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار خیانت کرنے لگے گا۔'' (۳)

فوائد

(۱) امانت داری کا خاتمہ قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور عرصہ دراز سے ہو چکا ہے جو بتدریج بڑھتے ہوئے قیامت پر منتج ہوگا۔

(۲) امانت داری رفتہ رفتہ کم ہوتی ہے اور اس کی جگہ خیانت رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔

---

(۱) [بخاری (٦٤٣٤)]

(۲) [احمد (۲/۲۱٦) ابو داؤد: كتاب الملاحم: "باب الامر والنهى" (٤٣٣٥) ابن ماجة (٤٠٠٥) حاكم (٤/٤٨١) الترغيب (۱/۱۲٤) مشكل الآثار (۳/۲۱۹)]

(۳) [احمد (۲/۲۱۷ ـ ۲٦۳) حاكم (٤/٥٥٩) مجمع الزوائد (۷/٦۳۲) بزار (۳٤۰۹) عبد الرزاق (۱۱/٤۰٤) وسنده صحيح]

(۲) [مسلم: كتاب الاداب: باب النساء الكاسيات ......" (۲۱۲۸) احمد (۲/٤٦۹) موطا (۲/۹۱۳) سنن كبرى (۲/۲۲٤) شرح السنة (۲۹۷۷)]

(۳) حکومت، امارت وخلافت، انتظامیہ، عدلیہ، مقننہ بلکہ ہر ذمہ داری پر غیر ذمہ دار

ایک روایت میں ہے کہ

''ان سے دوستی پیدا نہ کرنا۔'' (۱)

(٤) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت (Guidance) سے منہ پھیریں گے اور میری سنت (Path) سے اعراض کریں گے اور ان (کی انتظامیہ) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے جسموں میں شیطانوں کے دل ہوں گے۔ (۲)

(٥) : ابن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میری امت میں شاہانہ کروفر ہوگا اور رومی وایرانی بادشاہوں کی نسلیں ان کی خدمت گذار ہوں گی تو اللہ تعالیٰ بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کردے گا۔'' (۳)

فوائد

(۱) جابر حکمران کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور عرصہ دراز سے عمل میں آچکا ہے اور قیامت کے قریب ہر طرف بکثرت ظالم انتظامیہ اور جابر حکمرانوں کا دور دورہ ہوگا۔

(۳) جابر حکمران اللہ کے غیظ وغضب کے شکار ہوں گے۔ دنیا میں نہیں تو آخرت میں ان سے سخت حساب لیا جائے گا۔

(۴) ایسے حکمرانوں کا آلہ کار بننے سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے۔

(۵) ظالموں کی مدد کرنے والا بھی ان کے ظلم میں برابر حصہ دار ہے۔

(٦) نبی ﷺ کی پیشگوئی برحق ثابت ہوئی۔ آج بلاد اسلامیہ میں بکثرت ایسے حکمران پائے جاتے

---

(۱) [احمد (۳۱٥/٥) صحیح الجامع (۳۱۷/۳) مجمع الزوائد (۲۳٤/٥) القول المسدود (ص٥۳) حاکم (٤۸۳/٤)]

(۲) [بخاری : کتاب المناقب : "باب علامات النبوة" (۳٦۰٦)مسلم (۱۸٤۷)]

(۳) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب متی یسلط شرار امتی علی خیارها" (۲۲٦۱)]

(۲۰) : جابر حکمران

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنْ طَالَ بِكَ مُدَّةٌ أَوْ شَكَتْ أَنْ تَرٰی قَوْمًا یَغْدُوْنَ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ لَعْنَتِهٖ فِیْ أَیْدِیْهِمْ مِثْلَ أَذْنَابِ الْبَقَرِ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ایک ایسی قوم دیکھو گے جو اللہ کے غضب میں صبح کرے گی اور اللہ کی لعنت میں شام گذارے گی۔ ان کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی طرح (لاٹھیاں) ہوں گی۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا : قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ جہنم والے ہیں جنہیں میں نے (ابھی) نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ قوم ہے جن کے پاس بیلوں کی دموں جیسی لاٹھیاں ہوں گی اور ان کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔''

(۳) : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخری دور میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جن کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں جیسی لاٹھیاں ہوں گی۔ یہ لوگ صبح و شام اللہ کی لعنت اور غضب کا شکار ہوں گے۔''

---

(۱) [مسلم : كتاب الجنة : "باب النار يدخلها الجبارون" (۲۸۵۷) احمد (۴۰۵/۲ ـ ۴۲۷) حاكم (۴۸۲/۴)]

(۲) [مسلم : كتاب الآداب : باب النساء الكاسيات ......" (۲۱۲۸) احمد (۴۶۹/۲) موطا (۹۱۳/۲) سنن كبرى (۲۲۴/۲) شرح السنة (۲۹۷۷)]

ایک روایت میں ہے کہ

''ان سے دوستی پیدا نہ کرنا۔''(۱)

(٤) : حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت (Guidance) سے منہ پھیریں گے اور میری سنت (Path) سے اعراض کریں گے اور ان (کی انتظامیہ) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے جسموں میں شیطانوں کے دل ہوں گے۔(۲)

(٥) : ابن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میری امت میں شاہانہ کروفر ہوگا اور رومی و ایرانی بادشاہوں کی نسلیں ان کی خدمت گذار ہوں گی تو اللہ تعالیٰ بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دے گا۔''(۳)

فوائد

(۱) جابر حکمران کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور عرصہ دراز سے عمل میں آ چکا ہے اور قیامت کے قریب ہر طرف بکثرت ظالم انتظامیہ اور جابر حکمرانوں کا دور دورہ ہوگا۔

(۳) جابر حکمران اللہ کے غیظ و غضب کے شکار ہوں گے۔ دنیا میں نہیں تو آخرت میں ان سے سخت حساب لیا جائے گا۔

(۴) ایسے حکمرانوں کا آلہ کار بننے سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے۔

(۵) ظالموں کی مدد کرنے والا بھی ان کے ظلم میں برابر حصہ دار ہے۔

(٦) نبی ﷺ کی پیشگوئی برحق ثابت ہوئی۔ آج بلاد اسلامیہ میں بکثرت ایسے حکمران پائے جاتے

---

(۱) [احمد (۳۱۵/۵) صحیح الجامع (۳۱۷/۳) مجمع الزوائد (۲۳٤/۵) القول المسدود (ص ۵۳) حاکم (٤۸۳/٤)]

(۲) [بخاری : کتاب المناقب : "باب علامات النبوة" (٦ : ۳٦٠) مسلم (۱۸٤۷)]

(۳) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب متی یسلط شرار امتی علی خیارھا" (۲۲٦۱)]

ہیں جو خود تو اسلام سے کنارہ کش ضرور ہیں مگر اسلام پر عمل کرنے والوں پر بھی یہ لوگ بلا وجہ ظلم وعدوان کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں پاکستان کے بلا جواز حکمران جنرل مشرف نے امریکہ بدمعاش کے حکم پر سر جھکاتے اور لبیک کہتے ہوئے تقریبا (40) دینی جماعتوں پر پابندی کے احکامات صادر فرما دیئے ہیں علاوہ ازیں ملک بھر کے دینی مدارس کے چندوں پر پابندیاں، مدارس کا زبردستی کنٹرول اور کئی دوسری اسلام کش پالیسیوں کے فیصلے قومی اخبارات کی زینت بن رہے ہیں حالانکہ ان ظالم نام نہاد مسلمانوں کو تو خود آگے بڑھ کر احیائے اسلام اور بقائے مسلمان کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے تھا مگر بقول شاعر :۔

''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے''

کے مصداق انہی حکمرانوں نے افغانستان کے مسلمانوں پر آتش و آہن کی بارش برسائی اور ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیل کر انہی خون آلودہ ہاتھوں کو پاکستان کے باعمل مسلمانوں کی طرف بڑھانا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی رسوائی کے سوا اور کچھ نہیں! (اللھم انصر المسلمین)



(۲۱) : فحاشی پھیل جائے گی

(۱) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ أَوْ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ ، قَالَ : وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَاحُشُ﴾(۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی پھیلنے اور پھیلانے کو ناپسند کرتا ہے یا بے حیائی پھیلانے والے سے بغض رکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ بے حیائی (خوب) پھیل جائے گی۔''

(۲) : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فحاشی'' بے حیائی اور قطع رحمی کا پھیل جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''(۲)

فوائد

(۱) فحاشی وعریانی اور بے حیائی کا پھیلنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور عرصہ دراز سے روبہ ترقی ہے۔

(۳) فحاشی وعریانی کا دائرہ کافی وسیع ہے جس میں عورتوں کی بے پردگی، مردوں سے اختلاط، مخلوط مجالس ومخلوط تعلیم (Co.Education) گالی گلوچ، برے کام، برے رسم ورواج، بری عادات (Bad.Habits) وغیرہ شامل ہیں۔

(۴) نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق فحاشی وعریانی کا پھیلنا لامحالہ قطعی ہے مگر ہمیں اس پیش گوئی کا مصداق بننے سے حتی المقدور گریز کرنا چاہیے۔

---

(۱) [احمد (۲/۲۱۷) حاکم (۴/۵۵۹) مجمع الزوائد (۷/۲۳۲) وسندہ صحیح]

(۲) [مجمع الزوائد (۷/۲۸۴)]

(۵) قرآن مجید کا فیصلہ

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴾ [النور: ١٩]

''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''



(۲۲): عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا بَعْدُ ، نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ عَلَى رُؤُوسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَرَيْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَرِجَالٌ مَعَهُمْ أَسْوَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ آگ میں جانے والے ہیں جو ابھی تک مجھے نہیں دکھائے گئے۔ (ایک تو) ایسی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی رہتی ہیں، یہ مائل ہونے والی اور (لوگوں کو) مائل کرنے والی ہیں، ان کے سروں پر (جوڑے) بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ جنت کو دیکھیں گی نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی اور (دوسرے) کچھ آدمی ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے (لاٹھیاں) ہیں جن کے ساتھ وہ لوگوں کی پٹائی کرتے ہیں۔"

فوائد

(۱) عورتوں میں عریاں لباس کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) عرصہ دراز سے اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔

(۳) عورت کا لفظی معنی "پردہ" ہے اور اسے حکم الٰہی کے مطابق ہر وقت غیر محرم سے پردہ کرنا چاہیے اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ اس کی اصل ذمہ داری گھر اور بچوں کی دیکھ بھال پر موقوف ہے۔

---

(۱) [مسلم (۱۵۳/٦) احمد (۴٦۹/۲ ـ ۵۸۱) سنن کبری (۲۳۴/۲) شرح السنة (۱۵۳/٦) موطا (۹۱۳/۲)]

(۴) موجودہ دور میں پردہ پوشی تو کجا عورتیں جسم فروشی سے بھی گریز نہیں کرتیں بلکہ خود حکومتیں ان کی سرپرستی کرتی ہیں اور انہیں جسم فروشی کے حفاظتی اڈے بھی مہیا کر رکھے ہیں اور یہ سب کچھ اسلامی ملکوں میں سرعام ہے۔

(۵) متقی عورتوں کو چاہیے کہ خوف الٰہی دل میں جاگزیں کریں اور اسلامی احکامات پر سختی سے عمل پیرا ہو جائیں مبادا کہ وہ مذکورہ فہرست میں شامل ہو کر شقاوت کی مستحق بن جائیں۔



(۲۳): علم کا خاتمہ اور جہالت میں اضافہ

(۱): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبَتَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ﴾(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہالت اور قتل وغارت گری کا بڑھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى لَمْ يُبْقِ عَالِمٌ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (زبردستی) لوگوں (کے سینوں) سے علم نہیں کھینچیں گے بلکہ علماء کے کھینچنے (موت) کے ساتھ علم بھی کھینچ لیں گے یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا پھر لوگ جاہلوں کو سردار (امیر) بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بلاعلم جواب دیں گے نتیجۃً خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

(۳): حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے علم کے اٹھ جانے کا تذکرہ فرمایا، تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! علم کیسے ختم ہو جائیگا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں (وہ اپنی اولاد کو پڑھاتے رہیں

---

(۱) [بخاری: کتاب العلم: "باب کیف یقبض العلم" (۱۰۰) مسلم (۲۶۷۲) احمد (۳۸۷/۱ ـ ۵۰۳ ـ ۵۵۰ ـ ۵۶۴) ترمذی (۲۲۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۹)(۴۱۰۰)]

(۲) [بخاری: ایضا (۱۰۰) مسلم (۴۶۷۳) احمد (۲۱۶/۲ ـ ۲۵۲) ابن ماجہ (۴۰) حمیدی (۵۸۱) عبد الرزاق (۲۵۶/۱۱)]

گے تو اس طرح) یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن لبید! تیری ماں تجھے گم پائے، میں تو تجھے مدینے کا سمجھدار آدمی سمجھتا تھا! کیا یہود و نصاری تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ مگر یہ لوگ ان سے کوئی نفع حاصل نہیں کرتے۔(۱)

(٤) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم مٹتا چلا جائے گا جس طرح کپڑے کے نشانات مٹتے چلے جاتے ہیں حتی کہ لوگ نماز، روزہ، زکوۃ اور قربانی کا تصور (Conception) بھی بھول جائیں گے۔ قرآن مجید اٹھا لیا جائے گا اور کچھ بوڑھے مرد و زن باقی رہ جائیں گے جو کہیں گے ''ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد سے صرف ایک کلمہ (لا الہ الا اللہ) سنا ہے لہذا ہم بھی وہی کلمہ دہراتے ہیں۔'' (۲)

(٥) : ایک روایت میں ہے کہ

''قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین پر اللہ! اللہ! پکارنے والا بھی کوئی نہ بچے گا۔'' (۳)

فوائد

(۱) رفع علم اور فشو جہل (Ignorance) قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ نشانی ایک طویل عرصے سے ظاہر ہو چکی ہے جیسا کہ شارح بخاری ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''علم کی تنقیص اور جہالت کی تکثیر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔(٤)

(۳) علم آہستہ آہستہ (Step By Step) اٹھتا جائے گا حتی کہ قیامت کے وقت لوگ نماز،

---

(۱) [احمد (٤/٢١٩ ـ ٢٩٨) ابن ماجه (٤٠٩٧) حاكم (١/١٧٩) مشكل الآثار (١/٢٧٨) وسنده صحيح]

(۲) [فتح البارى (١٣/١٦) وقال الحافظ: اخرجه ابن ماجه بسند قوى، ابن ماجه (٤٠٤٩) حاكم (٤/٤٧٣) وصححه ووافقه الذهبى، صحيح الجامع الصغير (٦/٣٣٩)]

(۳) [مسلم: كتا الايمان: "باب ذهاب الايمان آخر الزمان" (١٤٨) احمد (٣/١٣٤ ـ ٢٠٤)]

(٤) [فتح البارى (١٣/١٦)]

روزے کا تصور تو کجا لفظ اللہ! کہنا بھی بھول جائیں گے۔

(۴) علم سے مراد "علم دین" ہے۔ "علم طبیعات" (Natural science) یا اس کی انواع واقسام نہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں سے زبردستی علم نہیں نکالے گا بلکہ علماء کی موت کے ساتھ ان کا علم بھی قبض فرمالیں گے۔

(۶) آئمہ مجتہدین بتدریج کم ہوتے جائیں گے حتیٰ کہ قیامت کا نقارہ بج جائے گا۔

(۷) لوگ علماء کی بجائے جہلاء کو اپنا سردار، لیڈر، ناظم، امیر، منتظم، وزیر وصدر (President, Administrator,Superintendent,Manager) وغیرہ بنالیں گے۔

(۸) علم کے اٹھ جانے میں عمل بدرجہ اولیٰ شامل ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ کی کتابیں اور علم موجود ہے مگر عمل مفقود ہے۔



(۲۴): زنا کاری عام ہو گی

(۱) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ﴾(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی تھی اور میرے علاوہ کوئی اور وہ حدیث تمہیں نہیں سنائے گا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی سنا کہ! قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا عام ہوگا، شراب بکثرت پی جائے گی، آدمی تھوڑے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَفْنَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَيَفْتَرِشُهَا فِي الطَّرِيقِ فَيَكُونُ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ: لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ امت اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ (یہ حالت نہ ہو جائے کہ) آدمی عورت کے ساتھ برسر بازار زنا کرے گا اور اس وقت بہترین آدمی وہ ہوگا جو یہ بات کہے گا: کاش! تم اسے دیوار کے پیچھے لے جاتے۔"

---

(۱) [بخاری: کتاب النکاح: "باب یقل الرجال ویکثر النساء" (۵۲۳۱) مسلم (۲۶۷۱) احمد (۲۲۲/۳ ـ ۲۲۵) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱)]

(۲) [مجمع الزوائد (۳۳۱/۷) وصححه]

(۳) : حضرت ابو عامر ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا کاری کو حلال کر لیں گے۔'' (۱)

فوائد

(۱) زنا کاری کا عام ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) موجودہ دور میں زنا کاری جنگل میں آگ کی طرح تمام عالم اسلام میں پھیل کر مسلمانوں کے ایمان کو جلا کر راکھ بنا رہی ہے۔

(۳) زنا ایک کبیرہ گناہ بھی ہے جس کی شریعت میں یہ حد بتائی گئی ہے کہ اگر زانی شادی شدہ نہ ہو تو اسے سو(100) کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے اور اگر زانی شادی شدہ ہو تو اسے رجم (پتھر مار مار کر ہلاک) کر دیا جائے۔(۲)

(۴) انفرادی طور پر مسلمان مرد وزن کو زنا جیسے کبیرہ گناہ سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا چاہیے۔ اور اجتماعی طور پر حکومت اور ارباب اقتدار کی ذمہ داری ہے کہ وہ زنا کاری کے تمام راستے، اڈے اور وسائل کی بیخ کنی کریں، زنا کی حدود کا نفاذ کریں اور اسلامی تہذیب وتمدن کو فروغ دیں مگر افسوس، صد افسوس! کہ زنا کاری کے انفرادی واجتماعی روک تھام کے تمام ذرائع مفقود ہیں (الامن رحم ربی!) عوام الناس بھی اس گناہ کی دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں اور حکمران طبقہ بھی طوائفوں اور رقاصوں کے جھرنوں میں شب بسریاں کر رہا ہے۔(الا ماشاء اللہ)

(۵) یہ پیش گوئی کا وقوع قطعی ہے مگر ہمیں حتی الوسعت کوشش واحتیاط کے ساتھ زنا کاروں کی فہرست سے بہرحال خارج وبعید رہنا چاہیے۔(آمین)

---

(۱) [بخاری (۵۵۹۰)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے سورت النور اور احادیث مبارکہ]

زنا کاری کے سد باب کے لئے کچھ تجاویز

(۱) مکمل طور پر صحیح اسلامی تہذیب وتمدن کا احیاء ونفاذ کیا جائے۔

(۲) مغربی تہذیب وکلچر سے کلی طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔

(۳) حکمران طبقہ بزور قوت اسلامی اخلاقیات کا نفاذ کرے۔

(۴) عوام پوری یکجہتی سے حکومت کے اس کار خیر میں معاونت کرے۔

(۵) ''زانیوں'' کو سر عام شرعی سزائیں دی جائیں۔

(۶) زنا کے تمام ذرائع مسدود (Finish) کئے جائیں مثلاً

مخلوط مجالس پر پابندی، پردے پر سختی، بالغ افراد کی فوری وسستی شادی، فحاشی کے اڈوں کا خاتمہ، جرائم پیشہ مگر تائب افراد کی شادی اور روزگار کی سہولت، عورتوں کے لئے الگ (Separated) ہسپتال اور تعلیمی وتجارتی ادارے اور مکمل اسلامی طرز زندگی۔



(۲۵): شراب حلال سمجھی جائیگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ﴾(۱)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنالیں گے۔''

(۲): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ﴾(۲)

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی اور شراب پی جائے گی۔''

(۳): حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ شراب کو حلال بنالیں گے اور اس کا نام بدل لیں گے اور جب تک یہ علامت ظاہر نہ ہو جائے قیامت قائم نہ ہوگی۔''(۳)

فوائد

(۱) شراب کا جواز و اباحت (Legitimacy) قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ایک عرصے سے اس نشانی کا وقوع عمل میں آچکا ہے۔

---

(۱) [بخاری : كتاب الاشربة : "باب ماجاء في من يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه" (۵۵۹۰)]

(۲) [بخاری : كتاب النكاح : "باب يقل الرجال ويكثر النساء" (۵۲۳۱) مسلم (۲٦٧١) احمد (۲۲۲/۳ ـ ۲۲۵) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱) ابن ابی شیبه (٦٦٤/۸)]

(۳) [احمد (۳۱۸/۵) ابن ماجه (۳۳/۱٤) صحيح الجامع الصغير (۱۳/۵) فتح الباری (۵۱/۱۰) وحسّنه]

(۳) شراب کا جواز مہیا کرنے والے ''بدترین'' لوگ ہیں خواہ وہ ''علماء'' ہی کیوں نہ ہوں۔

(۴) شراب ہر وہ مشروب ہے جو نشہ آور ہو۔

(۵) ہر وہ چیز جو کثیر مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام (Forbidden) ہے۔

(۶) ''شراب نوشی'' کبیرہ گناہ ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

(۷) بہت سے لوگ شراب نوشی کے جواز کے لئے اس کا نام بدل لیں گے جس طرح موجودہ دور میں شراب کی ایک قسم کو الکحل (Alcohol) سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۸) شراب نوشی کرنے والے لامحالہ دوسرے کبائر کے بھی مرتکب ہوں گے۔

(۹) ملک پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہر بڑے ''ہوٹل'' میں شراب کا اہتمام موجود ہے بلکہ ''سرکار'' نے انہیں اجازت نامے (Lisense) عطا کر رکھے ہیں مزید برآں ایسی فیکٹریاں بھی مخفی نہیں جہاں دن رات شراب کشید ہوتی ہے۔

(۱۰) ہر مخلص مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور توبہ واستغفار کر کے اس گناہ کبیرہ سے محفوظ رہنے کی توفیق مانگے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ ملک سے اس لعنت کا خاتمہ کرے۔



(۲۶): گانا بجانا رواج پا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرُ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَا زِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾(۱)

حضرت ابو عامر ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے برے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال کر لیں گے اور (ان میں سے) کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کے لئے) چلے جائیں گے۔ ان کے چرواہے صبح و شام مویشی لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت کی غرض سے آئے گا تو وہ ٹالنے کے لئے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی انہیں (سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دیں گے، ان پر پہاڑ گرا دیں گے اور ان میں سے باقی بچنے والوں کو قیامت تک کے لئے بندر اور خنزیر کی صورتوں میں مسخ کر دیں گے۔"

(۲): حضرت سہل بن سعد ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ شراب و کباب اور لھو ولعب (میوزیکل شو) میں رات گذارے گا پھر صبح کو وہ بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے اور ان میں سے جو بچ رہیں گے ان پر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جو انہیں اس طرح تباہ برباد کر دے گی جس طرح پہلی (نافرمان) قوموں کو برباد کیا گیا۔ یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ انہوں نے شراب پینے، گانے بجانے اور گانے والیاں فاحشہ (کنجریاں) رکھنے کو حلال کر لیا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ

---

(۱) [بخاری: کتاب الاشربۃ: "باب ماجاء فیمن یستحل الخمر ویسمیہ بغیر اسمہ" (۵۵۹۰)]

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی محرمات، سود، شراب اور ریشم وغیرہ کے استعمال کا جواز مہیا کر لیا ہوگا۔'' (۱)

فوائد

(۱) مسلمانوں میں گاجے باجے کا رواج پا جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت کی مندرجہ ذیل نشانی وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے گاجے باجے سے سخت نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اسے حرام قرار دیا ہے۔

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ [لقمن : ٦]

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ''لغو'' باتوں کو مول لیتے ہیں تا کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔''

آیت مذکورہ میں ''لھوالحدیث'' سے مراد گانا بجانا، اس کے ساز و سامان، آلات موسیقی، طوائفیں، رقاصائیں، ٹی وی، وی سی آر، وغیرہ ہیں۔

(۵) کچھ لوگ جو گاجوں باجوں اور میوزیکل فنکشن میں رات گذاریں گے صبح کو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس پیش گوئی کی جزوی صورتیں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہی ہیں۔

اب کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ ہے جسے تمام ملکی اخبارات نے شائع کیا کہ مانسہرہ کے قریب پہاڑ کی سلائیڈنگ کے ساتھ ایک بستی مکمل طور پر دھنس گئی اور سینکڑوں لوگ پہاڑ تلے کچل جانے سے جاں بحق ہوئے اور یہ علاقہ صحت افزا و تفریح گاہ ہونے کے ساتھ فحاشی کے اڈوں کے ساتھ آراستہ تھا جس پر بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب کا کوڑا برسایا۔

---

(۱) [احمد (۳۲۵/۵ ۔ ۴۱۲) مجمع الزوائد (۱۹/۸) الترغیب (۱۰۱/۳) طبرانی (۱۱۸/۵) جامع صغیر (۲۱۶/۳) السلسلة الصحیحة (۲۳۶/۵)]

(۲۷ . ۲۸): رشتہ داری توڑی جائیگی

اور

ہمسائیگی بری ہوگی

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَظْھَرَ الْفَحْشُ وَالتَّفَحُّشِ وَقَطِیْعَۃُ الْاَرْحَامِ وَسُوْءُ الْجِوَارِ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ بے حیائی خوب پھیل جائے گی، قطع تعلقی عام ہوگی اور ہمسائیگی بری ہوگی۔''

(۲) : ﴿ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فَشُوَ التِّجَارَۃِ وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ ، وَکِتْمَانُ شَھَادَۃِ الْحَقِّ وَ ظُھُوْرُ الْقَلَمِ ﴾(۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (اور طارق رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تجارت، جھوٹ، کتمان حق اور کتابت عام ہوجائے گی نیز رشتہ داری توڑی جائے گی۔''

فوائد

(۱) رشتہ داری اور صلہ رحمی کا انقطاع اور بری ہمسائیگی قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ایک ممکن حد تک سامنے آچکا ہے۔

(۱) [احمد (۲۶۳/۲) حاکم (۵۵۹/۴) عبد الرزاق (۴۰۴/۱۱) مجمع الزوائد (۶۳۲/۷) بزار (۳۴۱۰)]

(۲) [احمد (۵۰۹/۱) (۳۳۳/۵) الادب المفرد (۱۰۵۳) حاکم (۴۹۳/۴) مجمع الزوائد (۶۳۵/۷) السلسلة الصحیحة (۲۴۶/۲)]

(۲) نبی کریم ﷺ نے رشتہ داری توڑنے والوں کے لئے یہ وعید سنائی ہے :۔

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ﴾(۱)

''رشتہ داری توڑنے والا کبھی جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔''

(۳) بہت سے لوگ مال ودولت کی چمک دمک سے اندھے ہوکر اپنے غریب رشتہ داروں کو بھول جاتے ہیں اور نئے رشتہ داروں کے ''متلاشی'' بن جاتے ہیں حالانکہ اسلام اس فرق وامتیاز کو مٹانے کے لئے آیا ہے اور اسلام کی نظر میں غریب رشتہ دار دوسروں کی نسبت زیادہ مستحق ہیں کہ ان سے میل جول رکھا جائے اور ان کی حتی الوسع اعانت کی جائے۔

(۴) موجودہ دور میں کئی ہمسائے بھی ایسے ملیں گے جو دوسروں کے دکھ سکھ کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اونچی آواز سے فحش گانے سننا اور روکنے کے باوجود منع نہ ہونا اس کی ادنی سے مثال ہے۔

(۵) ممکن ہے قیامت کے قریب مذکورہ نشانی موجودہ حالت سے کہیں آگے بڑھ جائے۔

(۶) ہمیں اپنے عمل ورویئے سے مذکورہ برے لوگوں کی فہرست میں شامل ہونے سے گریز کرنا چاہیے اور اچھی عادات وصفات کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔



(۱) [مسلم (۲۵۵٦)]

(۲۹): لوگ اجنبی بن جائیں گے

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ وَلٰكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيْطِهَا وَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْهَا إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةً وَهَرَجٌ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا، فَالْهَرَجُ مَا هُوَ؟ قَالَ: بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ وَيُلْقِيْ بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اور وہی اس کے وقت سے خوب واقف ہے لیکن میں تمہیں قیامت کی کچھ علامتیں بتاتا ہوں جو قبل از قیامت رونما ہوں گی۔ قیامت سے پہلے فتنہ اور ہرج ظاہر ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! فتنہ تو ہم جانتے ہیں یہ ھرج کیا ہے؟ فرمایا: حبشی زبان میں ھرج بمعنی قتل ہے۔ (اور فرمایا) لوگ آپس میں اجنبی ہو جائیں گے گویا کوئی دوسرے کو پہچانتا ہی نہیں ہے۔''

فوائد

(۱) لوگوں کا مسلمان ہونے کے باوجود اجنبی ہو جانا قیامت کی ایک علامت ہے۔

(۲) یہ نشانی ممکن حد تک واضح ہو چکی ہے مگر بتدریج اس میں اضافہ ناگزیر ہے۔

(۳) ایک ہی مسجد کے دو نمازی بھی ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کا نام بھی بسا اوقات معلوم نہیں کر پاتے۔

(۴) ایک گھر کے افراد اپنے پڑوسی گھر کے افراد سے اجنبی ہوتے ہیں بڑے بڑے شہر بالخصوص لاہور اور کراچی اس کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔

(۵) مذکورہ نشانی میں اضافے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا مگر ہمیں اپنے عمل سے اس کے برخلاف لوگوں کے دکھ سکھ میں شامل ہونے کا ثبوت فراہم کرنا چاہیے تا کہ کم از کم مذکورہ نشانی کے مصداق نہ بن سکیں۔

---

(۱) [احمد (۳۸۹/۵) مجمع الزوائد (۳۰۹/۷) وصححہ]

(۳۰): جھوٹ بکثرت بولا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْكِذْبُ وَیَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بکثرت ہوگا، بازار قریب ہوجائیں گے۔''

(۲): ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَیَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِیْ یُحَدِّثُوْنَكُمْ مَالَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَإِیَّاكُمْ وَإِیَّاهُمْ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے (جھوٹے) لوگ ظاہر ہوں گے جو (خود وضع کرکے) تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے بھی نہیں سنیں لہذا ان سے محفوظ رہنا مبادا کہ تمہیں گمراہی یا فتنے میں مبتلا کردیں۔''

(۳): حضرت عبداللہ بن مسعود﷛ سے مروی ہے کہ

''شیطان انسانی صورت میں کسی قوم کے پاس آکر جھوٹی حدیث سنائے گا اور لوگوں میں انتشار واقع ہوجائے گا، ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ میں نے ایک شخص سے یہ حدیث سنی ہے جس کا چہرہ تو میں پہچانتا ہوں مگر اس کا نام نہیں جانتا۔''(۳)

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: "باب ظهور الفتن" (۷۰۶۱) مسلم (۱۵۷) احمد (۶۸۷/۲) ابو داؤد (۴۲۵۵) ابن ماجه (۴۰۹۶)]

(۲) [مسلم: مقدمه: "باب النهی عن الروایة عن الضعفاء" (۷) احمد (۴۲۳/۲ - ۴۶۰) ابن حبان (۱۶۸/۱۵) دلائل النبوة (۵۵۰/۶) مشكل الآثار (۳۹۷/۷)]

(۳) [مسلم: ایضا (۱۷)]

(٤) : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
''سمندر میں شیطان قید ہیں جن میں سب سے طاقتور ''سلیمان'' ہے عنقریب وہ رونما ہوگا اور لوگوں پر قرآن پڑھے گا۔'' (یعنی دھوکا دینے کے لئے جھوٹا قرآن بنالائے گا)۔(۱)

فوائد

(۱) جھوٹ کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ نشانی عرصہ دراز سے ظاہر ہو چکی ہے اور بتدریج بڑھتی جارہی ہے۔

(۳) قیامت کے قریب کچھ لوگ اس قدر جری ہو جائیں گے کہ اللہ کے رسول ﷺ پر بہتان باندھیں گے اور جھوٹی (موضوع) احادیث لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔

(۴) کسی حدیث کو پیش کرنے سے پہلے اس کی ''صحت'' جانچ لی جائے اگر قابل بیان وقابل حجت ہو تو درست ورنہ اسے ترک کر دیا جائے۔

(۵) جھوٹی احادیث بیان کرنے والے کذاب لوگوں کے ساتھ شیطان بھی شرکت کریں گے اور جھوٹی احادیث بلکہ جھوٹا قرآن بھی لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔

(٦) بعض اوقات کوئی صحیح حدیث بھی کسی انسان کو اجنبی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اس کے مطالعے سے نہیں گزری ہوتی تو ایسی حدیث جو قابل صحت وقابل اعتماد ہو اسے عدم علم کی بنا پر رد کر دینا درست نہیں۔

(۷) عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ایک قابل مؤاخذہ گناہ اور نفاق کی علامت ہے جبکہ علم حدیث میں جھوٹ بولنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :۔

﴿مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾(۲)

''جس شخص نے قصد وارادے کے ساتھ مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔''

---

(۱) [مسلم : ایضا (۱۸)]

(۲) [مسلم : ایضا (٤)]

(۳۱): جھوٹی گواہی دی جائیگی

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ ......شَہَادَةُ الزُّوْرِ وَکِتْمَانُ شَہَادَةِ الْحَقِّ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دی جائے گی اور سچی گواہی چھپائی جائے گی۔''

فوائد

(۱) جھوٹی گواہی دینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) موجودہ دور میں یہ نشانی بدرجہ اتم پوری ہو چکی ہے۔

(۳) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے :۔

﴿أَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلَاثًا ؟ قَالُوْا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، قَالَ : أَلْإِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ﴾(۲)

''کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین مرتبہ فرمایا۔لوگوں نے کہا: ضرور! یارسول اللہ،فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی۔''(کبیرہ گناہ ہیں)۔

(۴) ہماری عدالتوں کا سارا نظام جھوٹی گواہیوں (False Evidencies) پر منحصر ہے۔ کرائے کے گواہ بکثرت اور بآسانی میسر ہیں جن کے ذریعے ہر طرح کے ناجائز مقدمات کو جائز فیصلوں میں تبدیل کرالیا جاتا ہے اور بلاشبہ یہ قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۵) ہمیں ہر ممکن کوشش سے مذکورہ پیش گوئی کے مصداق بننے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

---

(۱) [احمد (۵۰۹/۱) حاکم (۴۹۳/۴) مجمع الزوائد (۶۳۵/۷) الادب المفرد (۱۰۵۳) السلسلة الصحیحة (۲۴۶/۲)]

(۲) [بخاری : کتاب الشهادات : "باب ماقیل فی شهادة الزور" (۲۶۵۴) مسلم (۸۷)]

(۳۲): بد عملی پھیل جائیگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لینقضن عری الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تشبث النَّاس بِالَّتِیْ تَلِیْهَا و أُولُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ، وَ آخِرُهُنَّ الصَّلٰوةُ﴾(۱)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کڑیاں یکے بعد دیگرے ٹوٹتی جائیں گی جب ایک ٹوٹے گی تو لوگ دوسری پکڑلیں گے۔ سب سے پہلے ''حکم'' (امر خلافت) اور سب سے آخر میں ''اقامت صلوۃ'' (کی کڑی) ٹوٹے گی۔''

(۲): ابن فیروز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کڑیاں درجہ بدرجہ ٹوٹتی جائیں گی جس طرح رسّی (زنجیر) وقفہ در وقفہ ٹوٹتی ہے۔''(۲)

(۳): ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی) يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَنْقُصَ الْعَمَلُ﴾(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ زمانہ قریب آجائے گا اور عملوں میں کوتاہی پیدا ہو جائے گی۔''

(٤): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [احمد (٣١٦/٥) حاکم (١٠٤/٤) طبرانی کبیر (٩٨/٨)]

(۲) [احمد (٣١٧/٤)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: "باب ظهور الفتن" (٧٠٦١) مسلم (١٥٧) احمد (٦٨٧/٢) ابو داؤد (٤٢٥٥) ابن ماجه ٩٦١، ٦٠، ٢/٦

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ آدمی مسجد (کے پاس) سے گذرے گا مگر اس میں دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) ادا نہیں کرے گا۔'' (۱)

(۵) : حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان میں اپنے دین (کی حفاظت) پر صبر کرنے والا اس شخص کی مانند ہوگا جو آگ کے انگارے کو اپنی مٹھی میں تھامنے والا ہے۔'' (۲)

فوائد

(۱) اسلامی تعلیمات سے کنارہ کشی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ نشانی وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

(۳) اسلامی تعلیمات سے بے رخی آہستہ آہستہ (By and By) شروع ہوگی اور بالآخر ایسا زمانہ آجائے گا کہ روئے زمین پر ''اللہ، اللہ'' پکارنے والا بھی کوئی فرد باقی نہ رہے گا اور یہی وقت ہوگا جب حضرت اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم دے دیا جائے گا۔

(۴) اسلامی تعلیمات میں سب سے پہلے نظام امارت وخلافت کی کڑی ٹوٹے گی اور تاریخ گواہ ہے کہ فی الواقع خلافت اسلامیہ کا انقطاع خودمختار و نیم خودمختار ریاستوں کے قیام سے شروع ہوا اور بیسویں صدی کے آغاز میں ''مصطفیٰ کمال'' جیسے عجوبہ روزگار نے ''عثمانی خلافت'' کے اختتام کے اعلان کے ساتھ اس کی رہی سہی کسر بھی اپنے ''کمال لاجواب'' سے نکال باہر کی۔

(۵) بدعملی کے فروغ کے لئے سب سے آخر میں ''اقامت صلوۃ'' جیسے اہم فریضے پر تیشہ چلایا جائے گا اور فی الواقع دامے، درمے، سخنے اور قدمے یہ کاروائی بھی جاری ہے۔

(۶) بدعملی کی ایک خفیف سی مثال یہ پیش کی گئی ہے کہ لوگ مساجد کے قرب وجوار میں ہونے کے باوجود اس میں فرائض ونوافل کا اہتمام نہیں کریں گے بلکہ کئی ایسے زعما بھی دیکھنے کو ملیں گے جو مسجد کی

---

(۱) [ابن خزیمۃ (۲۸۳/۲) السلسلۃ الصحیحۃ (۲۵۳/۲) بزار (۱۴۷/٤) مجمع الزوائد (۳۲۹/۷)]

(۱) [ترمذی: کتاب الفتن: "باب الصابر علی دینه فی الفتن کالقابض علی الجمر" (۲۲٦۰)]

بنیاد اور رسم افتتاح میں پیش پیش ہوں گے مگر اللہ کے حضور ایک سجدہ پیش کرنا بھی نصیب نہ ہوگا۔

(۷) بدعملی کے مرتکب صرف جہلا اور عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اور خواص بھی ''بدعملیوں'' کے شکار ہیں۔

(۸) ہمیں ہر ممکن جدوجہد سے قیامت کی مذکورہ بُری علامت سے اجتناب کی فکر کرنی چاہیے۔



(۳۳) : لوگ بخیل ہو جائیں گے

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعَمَلُ وَیُلْقَی الشُّحُّ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (قیامت کی علامات میں سے ہے کہ) زمانہ قریب آجائے گا، عمل میں نقص واقع ہوگا اور بخیلی پیدا ہو جائے گی۔''

(۲) : ﴿ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا یَزْدَادُ النَّاسُ اِلَّا شُحًّا ﴾(۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: کہ لوگ سخت اور بخیل ہو جائیں گے۔''

(۳) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''بخیلی کا عام ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔'' (۳)

فوائد

(۱) بخیلی و کنجوسی کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی بڑی تیزی سے روبہ عمل ہے۔

(۳) بخیلی کے دائرہ کار میں ''وسائل کی بخیلی، مال و دولت کی بخیلی، فکر و نظر کی بخیلی اور قلب و عمل کی بخیلی'' شامل ہے۔

(۴) نوافل و مستحبات میں قلبی وسعت کا اظہار یقیناً اخلاقی جرات ہے مگر لوگ فرائض و واجبات

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : "باب ظهور الفتن" (۷۰۶۱) مسلم (۱۵۷)]

(۲) [مجمع الزوائد (۱٤/۸)]

(۳) [مجمع الزوائد (۳۲۷/۷) فتح الباری (۱۵/۱۳)]

میں بھی بخیلی کے شکار دکھائی دیتے ہیں۔

(۵) نبوی پیش گوئی کے مطابق مذکورہ علامت قیامت میں اضافہ کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا مگر ہمیں اپنے پاکیزہ اخلاقی عمل سے مذکورہ علامت کا مصداق بننے سے بہر حال گریز کرنا چاہیے۔



(۳۴): امت مسلمہ شرک میں مبتلا ہو جائے گی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ پر حرکت کریں گے۔ ذوالخلصہ دوس قبیلے کا بت تھا جس کی وہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے۔''

(۲): ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ﴾(۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت کے قبائل مشرکین کے ساتھ نہ مل جائیں اور جب تک کہ میری امت کے قبائل بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔''

(۳): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے حتی کہ لات اور عزی کی

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: "باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان" (۷۱۱۶) مسلم (۲۹۰۶) احمد (۲۷۱/۲ ـ ۳۵۸) مصنف عبد الرزاق (۲۰۷۹۵) ابن حبان (۲۸۳۸/۱۵) کتاب السنة لابن ابی عاصم (۳۸/۱)]

(۲) [احمد (۳۵۰/۵ ـ ۳۵۷) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم: "باب ذکر الفتن ودلائلها" (۴۲۵۲) ابن ماجه (۳۹۵۲) ترمذی (۲۲۱۹) حاکم (۴۹۶/۴) مسند طیالسی (۹۹۱)]

پرستش کی جائے گی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"میں نے کہا: یارسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ اس آیت کے نزول کے بعد دین مکمل ہو جائے گا" (اور شرک کی گنجائش نہیں رہے گی) :۔

"اس ذات باری تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تا کہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ (یہ بات) مشرکین کو ناگوار گزرے۔" [الصف : ۹]

حضور ﷺ نے فرمایا: "جب تک اللہ چاہے گا دین سر بلند رہے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ہر اس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا پھر وہ لوگ رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی اور وہ اپنے (کافر) آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔" (۱)

(٤) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا (لازمی) قبول ہوتی ہے اور ہر نبی نے اپنی دعا (دنیا) میں جلدی کر لی جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کے لئے روز قیامت کے لئے محفوظ کر رکھا ہے اور میری دعا انشاء اللہ میری امت کے ہر اس فرد کے حق میں قبول ہوگی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا۔" (۲)

(٥) : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"جب یہ آیت نازل ہوئی :۔

﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾

[الانعام : ۸۲]

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : "باب لا تقوم الساعة حتی تعبد دوس ذالخلصة" (۲۹۰۷)]

(۲) [مسلم : کتاب الایمان : باب قول النبی "انا اول الناس یشفع....." (۱۹۹) شرح السنة (۱۲۳۷) مسند ابی عوانة (۱/۹۰)]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے پاک رکھا تو انہیں لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

تو صحابہ کرام نے کہا کہ ہم میں سے کون ہے جس نے (کبھی) ظلم نہیں کیا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کی وضاحت میں یہ آیت نازل فرمادی :۔

﴿ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾

''بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔'' [لقمٰن : ۱۳](۱)

(٦) : ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''جب رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف نکلے تو ایک (بیری کے) درخت کے پاس سے گذر ہوا جسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا اور مشرکین اس پر اپنا اسلحہ (بطور برکت) لٹکاتے تھے۔ (چند صحابہ رضی اللہ عنہم جو نو مسلم تھے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس طرح ان (مشرکوں) کا ''ذات انواط'' ہے اس طرح آپ ہمارے لئے بھی (کسی درخت کو) ذات انواط مقرر کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ بات سن کر) فرمایا: ''اللہ اکبر! یہ تو ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا: (اے موسیٰ!) ہمارے لئے بھی ایک معبود مقرر کر دیں جس طرح ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ (سنو!) البتہ تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔'' (۲)

فوائد

(۱) امت مسلمہ کا شرک میں مبتلا ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت سے پہلے ذوالخلصہ ، لات اور منات وغیرہ (بتوں) کی پھر سے عبادت شروع کر دی جائے گی حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ان تمام بتوں کا قلع قمع فرمایا تھا۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الایمان : "باب ظلم دون ظلم" (۳۲)]

(۲) [احمد (۲۱۸/۵) ترمذی : کتاب الفتن : "باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم" (۲۱۸۰) ابن حبان (۲٤۸/۹) حمیدی (۸٤۸) ابو یعلیٰ (۳۰/۳) طیالسی (۱۹۱) عبد الرزاق (۳٦۹/۱۱)]

(۳) امت مسلمہ کی عورتیں شرک میں زیادہ مبتلا ہوں گی اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو کیونکہ تم (عورتیں) جہنم میں بکثرت دکھائی گئی ہو۔''(۱)

(۴) جنت میں داخلے کے لئے شرک کی نجاست سے پاک ہونا ضروری اور لازمی شرط ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ﴾ [المائدہ : ۷۲]

''بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔''

(۵) نبی کریم ﷺ ہر گنہگار امتی کی سفارش کریں گے مگر مشرک کی سفارش نہیں کریں گے۔

(۶) بعض مسلمان قبائل اور جماعتیں دین اسلام سے کنارہ کشی کرتے ہوئے مشرکین سے جا ملیں گے اور ان کے ساتھ بتوں کی پرستش کریں گے۔

(۷) کچھ لوگ ایک حدیث کی بنا پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امت مسلمہ شرک میں ہرگز مبتلا نہیں ہوسکتی اور وہ حدیث یہ ہے :۔

﴿ وَاللّٰه مَا أَخاف عَلَيْكُمْ أَنْ تُشرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخاف عَلَيْكُمْ أَنْ تنافسوا فِيهَا ﴾(۲)

''اللہ کی قسم! مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم شرک کرو گے بلکہ یہ خدشہ (ضرور) ہے کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے پر دنیا میں رغبت کرو گے۔''

حافظ ابن حجرؒ مذکورہ اعتراض کا یہ جواب دیتے ہیں :۔

﴿ وان اصحابه لا يشركون بعده فكان ذلك ﴾(۳)

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ شرک نہیں کریں گے۔'' اور فی الواقع اسی طرح ہوا کہ کسی صحابی نے بھی شرک نہیں کیا، لہذا حدیث میں صحابہ کرام سے خطاب ہے کہ کوئی صحابی شرک نہیں

---

(۱) [بخاری : کتاب الحیض : "باب ترك الحائض الصوم" (۳۰۴)]

(۲) [بخاری : کتاب الجنائز : "باب الصلوٰة على الشهيد" (۱۳٤٤)]

(۳) [فتح الباری (٦/٦١٤)]

کرے گا ورنہ دوسرے مسلمانوں کے لئے تو خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''میری امت کے قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور بتوں کی عبادت کریں گے۔''

نیز اس اعتراض کا ایک دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر امت مسلمہ شرک میں گرفتار نہیں ہوگی بلکہ ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو توحید پر قائم رہتے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی دعوت توحید پیش کرتے رہیں گے اور جب وہ موحدین بھی آخرت سدھار جائیں گے تو بلا تاخیر قیامت برپا ہو جائے گی۔(۱)

علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ نے بھی یہی جواب اختیار کیا ہے :۔

﴿معناه على مجموعكم لان ذلك قد وقع من البعض والعياذ بالله تعالى﴾(۲)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی طور پر امت مسلمہ شرک کی راہ اختیار نہیں کرے گی کیونکہ بعض لوگ تو شرک میں واقع ہو چکے ہیں، اللہ (شرک سے) اپنی پناہ میں رکھے۔(آمین)

(۸) ذوالخلصہ جنوبی طائف میں مقام زہران میں واقع تھا۔ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق فی الواقع مسلمان اس کی پرستش کے فتنے میں مبتلا ہو چکے تھے کہ دریں اثنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک، صالح اور مصلح بندے محمد بن عبدالوہاب کو کھڑا کیا جس نے عبدالعزیز بن محمد بن سعود کے تعاون سے دعوت توحید اور طاقت کے ساتھ اس ''درگاہ'' کو اکھاڑ پھینکا اور لوگوں کو شرک سے نجات دی۔ ابھی کچھ چنگاڑیاں باقی تھیں جو از سر نو شرک کی آگ روشن کرنا چاہتی تھیں کہ عبد العزیز بن عبدالرحمان آل سعود نے اس کا بھی قلع قمع فرما دیا۔(۳)

(۹) دوسرے ممالک کی طرح ملک پاکستان میں بھی شرک کی بیماری طاعون کی طرح ہر طرف پھیل چکی ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں دربار، مزار اور درگاہیں بن چکی ہیں جہاں رکوع و سجود کے ساتھ حج اور طواف تک غیر اللہ کے لئے بجا لائے جاتے ہیں، غیر اللہ کے لئے نذریں، نیازیں

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۲۱۱/۳ ۔ ۸۲/۱۳) ارشاد الساری (۴۴۰/۲)]

(۲) [عمدة القاری (۱۵۷/۸)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے اتحاف الجماعة (۵۲۲/۱)]

پیش کی جاتی ہیں، مرادیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں، آتے جاتے گذرتے ہوئے ''سلامیں'' پیش کی جاتی ہیں، اتنا اللہ کا خوف نہیں جتنا ''مُردوں'' کا خوف دل میں بٹھایا جاتا ہے اور ستم بر ستم یہ کہ حکومت ان کی سرپرستی کرتی ہے، سکیورٹی کا بندوبست کرکے ''عبادت'' کا موقع مہیا کرتی ہے اور بلا محنت ہر سال لاکھوں کروڑوں کی آمدن (Incom) وصول کرتی ہے اور اگر کوئی مخلص موّحد اس کاروبار شرک کے خلاف حق کی بات کرے تو اسے ''گستاخ'' قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ (نعوذ بالله من ذلك)

محترم امیر حمزہ صاحب اپنی ایک کتاب میں سلطان باہو کے مزار کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں :۔

''اجازت پا کر جو میں اندر گیا تو وہاں قبریں ہی قبریں تھیں جنہیں میں نے گنا تو وہ انیس تھیں، ان قبروں میں سے بعض پر لکڑی کے بت رکھے ہوئے تھے، یہ بت بھی خواتین کے تھے، ایک بت کی ہئیت یوں تھی کہ عورت نے بچہ اٹھایا ہوا ہے......ایک عورت تھی، اس نے لکڑی کا کھلونا پکڑا، اسے وہ اپنے جسم پر پھیرنے کے بعد اپنے بچوں کے جسم پر پھیرنے لگی''......۔

مزید رقمطراز ہیں :۔

''اسی طرح دربار کے پیچھے ایک بیری کا درخت ہے، اس درخت کے نیچے مرد اور عورتیں جھولیاں اور دامن پھیلا کر بیٹھے ہوتے ہیں، جس کی جھولی میں پتہ گر جائے وہ سمجھتا ہے مجھے بیٹی مل گئی، جس کے دامن میں پھل لگنے کے موسم میں بیر گر گیا وہ سمجھتا ہے لڑکا مل گیا۔'' (۱)

(۱۰) ہمیں ہر ممکن کوشش کے ساتھ شرک کی آلودگی سے مبرا رہنا چاہیے تاکہ ہم ان بدبخت لوگوں کی فہرست میں داخل ہونے سے محفوظ ہو جائیں جن پر مذکورہ پیش گوئی صادق آتی ہے اور جو روز قیامت نبی کریم ﷺ کی ''شفاعت'' سے بھی محروم ہو کر اوندھے منہ جہنم میں گرائے جائیں گے۔



(۱) [آسمانی جنت اور درباری جهنم (۱۱۷ ۔ ۱۲۰)]

(۳۵): مساجد میں زیب وزینت اور فخرومباہات کیا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ﴾(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ لوگ مسجدوں میں فخر ومباہات کریں گے۔''

(۲): ایک روایت میں ہے کہ

''قیامت کی علامات سے ہے کہ لوگ مسجدوں کو سجایا کریں گے۔''(۲)

(۳): ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّمَارُ عَلَيْكُمْ﴾(۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''جب تم لوگ مسجدوں کو سجانے لگو اور قرآن کو مزین کرنے لگو تو تمہاری بربادی ہے۔''

(٤): حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''تم ضرور مساجد کو اس طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہود ونصاری کرتے ہیں۔''

---

(۱) [احمد (۱۷۰/۳ ـ ۱۸۳ ـ ۲۹۰ ـ ۳۵۹) ابوداؤد (٤٤٩) ابن ماجه (۷۲٤) دارمی (۱٤۰۸) ابن خزيمة (۱۳۲۲) ابن حبان (۱٦۱٤) شرح السنه (۱۱۳/۲) صحيح الجامع (۱۷٤/٦)]

(۲) [ابن خزیمه (۱۳۲۲) شرح السنه (٤٦٦) نسائی (٦۹۰) صحيح الجامع الصغير (۲۱۳/٥)]

(۳) [صحيح الجامع (۲۲۰/۱) الزهد لابن مبارك (۷۹۷) السلسلة الصحيحة (۳۳۷/۳) وحكم بالمرفوع، شرح السنه (۳٥۰/۲)]

نیز حضرت عمرؓ نے جب مسجد کی تعمیر نو فرمائی تو (معمار سے) کہا: ''سرخ وزرد (چونا گچ) نہ کرنا مبادا کہ لوگ فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔'' (۱)

فوائد

(۱) مساجد کو سجانا (Decoration) قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مساجد میں اپنے دنیاوی کارناموں کو فخر سے بیان کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

(۳) یہ نشانی عرصہ دراز سے شروع ہو چکی ہے اور بتدریج شدت پکڑ رہی ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ''عبدالملک بن مروان (۸۶ھ) نے اپنے دور خلافت میں بیت المقدس کو سونے اور چاندی وغیرہ سے اس قدر مزین (Decorated) کر دیا کہ لوگ اسے حرمین پر ترجیح دینے لگے اور ہمارے زمانے تک اس کے اثرات مندمل نہیں ہوئے۔ (۲)

(۴) بقدر ضرورت مسجد کو وسیع کرنا، ضروری سہولیات مہیا کرنا، صفیں اور قالین وغیرہ پاک صاف رکھنا جائز ہی نہیں ضروری بھی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :۔

''محلوں میں مسجدیں بناؤ اور انہیں پاک صاف رکھو۔'' (۳)

(۵) مسجدوں میں بلا ضرورت قندیلیں لٹکانا، موم بتیاں جلانا، جھنڈیاں لگانا اور اس طرح کے بلا مقصد جملہ امور قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(۶) نافرمان لوگ یہ اقدام ضرور کریں گے جیسا کہ عام مشاہدے سے ثابت ہے مگر کوشش کی جائے کہ ان نافرمانوں کی فہرست میں کہیں ہم داخل نہ ہو جائیں۔

(۷) مساجد کی بلا ضرورت زیب و زیبائش یہود و نصاریٰ کی روش ہے جن کی مخالفت مسلمانوں پر لازم ہے۔

(۸) مسجد کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے شور و غل مچانا، کاروبار کرنا، دنیاوی باتیں کرنا یا گمشدہ چیزوں کا اعلان وغیرہ کرنا بھی درست نہیں۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الصلوۃ : باب بنیان المساجد]

(۲) [البدایه والنهایه (۳۸۳/۸)]

(۳) [ابوداؤد : کتاب الصلوٰۃ : "باب اتخاذ المساجد فی الدور" (۵۱) ترمذی (۵۹۴) احمد (۱۷/۵ - ۳۷)]

(۳۶۔۳۷): سود اور حرام مال بکثرت کھایا جائے گا

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ضرور ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اس بات کی بالکل فکر نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔''

(۲) : ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے سود پھیل جائے گا۔''

فوائد

(۱) سود اور حرام کا استعمال قیامت کی ایک نشانی (Sign) ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ علامت ایک عرصہ سے عمل پذیر ہے۔

(۳) سود اور حرام مال دین اسلام کی نظر میں ممنوع (Forbidden) ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبَا﴾ [آل عمران : ۱۳۰]

''اے اہل ایمان سود نہ کھاؤ۔''

---

(۱) [بخاری (۲۰۸۳) نسائی (۴۴۵۹) احمد (۲/۵۷۴ ـ ۵۹۷ ـ ۶۶۹) دارمی (۲۵۳۶) الحلیة (۷/۹۳)]

(۲) [الترغیب و الترهیب (۳/۹)]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ [البقرہ : ۱۸۸]

''ایک دوسرے کا مال ناحق (Unlawful) طریقے سے نہ کھاؤ۔''

(۴) موجودہ دور میں کثرت مال وزر کی بیماری کینسر کی طرح سارے مسلم معاشرے میں سرایت کر چکی ہے۔ اہل علم بھی حلال وحرام کی تمیز کے لئے بغیر حصول مال وزر کی دوڑ میں بھاگے چلے جا رہے ہیں اور اس قبیح مقصد کی تکمیل میں دین بیچنا بھی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ اسلامی ممالک کا سارا اقتصادی نظام I.M.F اور ورلڈ بنک جیسے سودی اداروں کا مرہون منت ہے حالانکہ اگر سب اسلامی ممالک باہمی تعاون سے سود سے پاک خالص اسلامی اقتصادی نظام اپنے ممالک میں رائج کرنا چاہیں تو کچھ دشواری نہیں اگر قلب وروح میں ایمان ہو! لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سود سے پاک اقتصادی نظام محض زبانی دعوں سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ بہر حال یہ قیامت کی ایک بری نشانی ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہی مقدر ہے۔

(۵) ہمیں اپنے عمل ورویئے سے سودخوری اور حرام خوری سے مکمل اجتناب کی مثال مہیا کرنی چاہیے۔



(۳۸): کاروبار میں عورتیں بھی شریک ہوں گی

(۱): ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُشَارِكَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے صرف خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا اور تجارت پھیل جائے گی حتی کہ عورت اپنے خاوند کے کاروبار میں مشارکت کرے گی۔''

(۲): ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ﴾(۲)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ مال و دولت کی فراوانی ہوگی اور تجارت (خوب) پھیل جائے گی۔''

فوائد

(۱) تجارت کا پھیل جانا قیامت کی ایک علامت ہے۔

(۲) کاروبار اس قدر وسیع ہو جائیں گے کہ عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ کاروبار میں شریک ہوں گی۔

(۳) شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے عورت تجارت کر سکتی ہے۔(۳)

---

(۱) [احمد (۱/۵۰۹ _ ۵/۳۳۳) حاکم (۴/۴۹۳) مجمع الزوائد (۷/۶۳۵) السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۶) البزار (۴۳۰۷) الادب المفرد (۱۰۵۳) عبد الرزاق (۵۱۳۷)]

(۲) [نسائی (۴۴۶۱) احمد (۵/۶۹) السلسلة الصحيحة (۲/۲۵۱)]

(۳) [دیکھئے بخاری : کتاب البیوع :"باب الشراء والبيع مع النساء" (۶ _ ۲۱۵۵)]

(۴) لوگوں کا غیر محرم خواتین کو کاروبار میں شریک کرنا، پرائیوٹ سیکرٹری مقرر کرنا، پردے کا اہتمام نہ کرنا، مخلوط محفلوں کا انتظام کرنا، عورت کو ''کشش'' اور تجارت میں ''وسعت'' کے لئے استعمال کرنا سب حرام امور ہیں۔

(۵) قیامت سے پہلے بے برکتی پھیل جائے گی حتی کہ سارے گھر والے بھی کمائی کریں تو پھر بھی ''پوری'' نہیں ہوگی۔

(۶) مذکورہ علامتیں آج کے معاشرے میں بدرجہ اتم دکھائی دیں گی جن سے اجتناب ضروری ہے۔

(۷) معیشت (Economics) پر ملکوں اور قوموں کی ترقی کا دارومدار ہوگا۔



(۳۹) : سیاہ خضاب استعمال کیا جائے گا

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب (بالوں کے لئے) استعمال کریں گے (اس کی سیاہی اس طرح ہوگی) جس طرح (کالے) کبوتر کا سینہ ہوتا ہے یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔''

فوائد

(۱) سیاہ خضاب استعمال کرنا ممنوع ہے۔

(۲) سیاہ خضاب کا جواز درحقیقت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۳) سیاہ خضاب استعمال کرنے والا جنت میں تو درکنار جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

(۴) قیامت کی یہ نشانی روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہے۔

(۵) سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے رنگنا جائز ہے لیکن صرف سیاہ خضاب کا استعمال منع ہے البتہ اگر سیاہی کو مہندی وغیرہ میں مکس کر کے استعمال کر لیا جائے تو یہ جائز ہے۔

---

(۱) [احمد (۳۳۹/۱) (۱۵٦/٤) ابو داؤد (٤٢١٢) نسائی (٥٠٩٠) فتح الباری لابن حجر (٤٩٩/٦) وقال : اسناده قوی ......فحكمه الرفع ، القول المسدد (ص ٣٨) وصححه الالبانی فی غاية المرام (٨٤)]

سیاہ خضاب کی ممانعت کی دلیل

حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ

فتح مکہ کے روز (ابوبکر ﷛ کے والد) ابوقحافہ ﷛ کو لایا گیا۔ ان کا سر اور ڈاڑھی ثغامہ (سفید پھولوں والے پودے) کی طرح سفید تھی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا:

''اس سفیدی کو تبدیل کرو مگر سیاہی سے اجتناب کرنا۔'' (۱)



(۱) [مسلم: کتاب اللباس والزینة: "باب استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة وتحریمه بالسواد" (۷۹) نسائی (۵۰۹۱) ابو داؤد (٤٢٠٤) حاکم (٢٤٤/٣) عبد الرزاق (١٥٤/١١) بیهقی (٣١٠/٧) ابن ابی شیبة (٤٣٢/٨)]

(۴۰): قریش کا خاتمہ ہو جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فِنَاءً قُرَيْشٌ وَيُوْشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالنَّعْلِ فَتَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرب کے قبائل میں سے سب سے پہلے ''قریش'' فنا ہوں گے اور ممکن ہے کہ عورت جوتا لے کر گذرے اور کہے: یہ فلاں قریشی کا جوتا ہے۔''

(۲): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! سب سے پہلے تیری قوم ہلاک ہوگی''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا بنو تمیم والے پہلے ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: ''نہیں! بلکہ یہ قبیلہ قریش پہلے موت کا شکار ہوگا اور سب لوگوں سے پہلے انہی کی ہلاکت ہوگی۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا پھر کون سے لوگ باقی رہ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

''یہی (قریش) جو لوگوں کا مرکز تھے جب یہ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر (بلا تاخیر) سارے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔''(۲)

فوائد

(۱) قریش کی ہلاکت قیامت کی ایک نشانی اور نبی کریم ﷺ کی ایک پیش گوئی ہے جو لامحالہ سچ ثابت ہوگی۔

(۲) یہ پیش گوئی اور نشانی ابھی پوری نہیں ہوئی البتہ قریش کی اکثریت آج معدوم ہو چکی ہے اور

---

(۱) [احمد (۲/۴۴۴) مسند بزار (۳/۲۹۸) ابو یعلی (۱۱/۶۸) التاریخ الکبیر (۴/۲۲۱) السلسلة الصحيحة (۲/۳۶۴)]

(۲) [احمد (۶/۷۸ ـ ۹۵ ـ ۱۰۵) السلسلة الصحيحة (۴/۵۹۶)]

بہت تھوڑے قریشی آج باقی ہیں۔

(۳) قریش دوسرے تمام قبائل سے افضل ہے۔

(۴) قریش کی فضیلت اپنی جگہ مگر انہیں نبیوں کے درجے پر فائز کرنا یا انبیاء سے بھی بڑھا دینا درست نہیں۔ ہمارے ہاں بالخصوص سندھ میں یہ رواج ہے کہ جاہل لوگ کسی قریشی (سید) کا سنتے ہی اس کی ''قدم بوسی'' شروع کر دیتے ہیں۔

(۵) مذکورہ ''مقام عالی'' کے حصول کے لئے کئی بہروپیے اپنے آپ کو خواہ مخواہ قریشی بنائے جا رہے ہیں۔



(۴۱) : کفار کی تقلید

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَأْخُذَ أُمَّتِیْ بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ ، فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! کَفَارِسٍ وَالرُّوْمِ فَقَالَ : وَمَنِ النَّاسِ إِلَّا أُولٰئِكَ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح گذشتہ امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! گذشتہ امتوں سے مراد کون ہیں، کیا فارسی اور نصرانی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں تو پھر اور کون؟''

(۲) : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی گذشتہ امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ کسی سانڈے (مثل گوہ) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے'' (اور سوراخ میں داخل ہو جاؤ گے) ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا (گذشتہ اقوام سے) آپ کی مراد یہود و نصاری ہیں؟ فرمایا: ''پھر اور کون؟'' (۲)

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

''صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا وہ اہل کتاب ہیں؟ فرمایا: (یہ نہیں تو) پھر اور کون (ہو سکتے ہیں)؟۔'' (۳)

---

(۱) [بخاری (۷۳۱۹) احمد (۴۲۸/۲ ۔ ۴۴۳) احمد (۴۸۴/۲)]

(۲) [بخاری : کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة : باب قول النبی "لتتبعن سنن من کان قبلکم" (۷۳۲۰) مسلم (۲۶۶۹) احمد (۴۳۲/۲ ۔ ۶۹۸ ۔ ۵۹۴) ابن ماجه (۳۷۷/۲) حاکم (۹۳/۱)]

(۳) [احمد (۴۳۲/۲)]

(٤) : ایک روایت میں ہے کہ

''اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی سانڈے کی بل میں داخل ہوا تو تم بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے اس میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (١)

(٥) : ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''جب رسول کریم ﷺ مکہ سے حنین کی طرف عازم سفر ہوئے تو ایک (بیری کے) درخت سے گذر ہوا جسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا اور مشرکین (برکت کیلئے) اس پر اسلحہ لٹکایا کرتے تھے (چند صحابہ جو نو مسلم تھے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس طرح ان (مشرکوں) کا ذات انواط ہے اسی طرح آپ ﷺ ہمارے لئے بھی کوئی (درخت) ذات انواط مقرر فرمادیں۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ بات سن کر) فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا: (اے موسیٰ!) ہمارے لئے بھی کوئی معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کافروں کے لئے معبود ہیں۔ البتہ تم ضرور گزشتہ قوموں کے طریقوں کو اختیار کرلو گے۔'' (٢)

فوائد

(١) کفار کی تقلید و مشابہت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(٢) مذکورہ نشانی عرصہ دراز سے ظاہر ہو کر اپنے آخری مراحل کو چھو رہی ہے۔

(٣) مسلمان بالعموم کفار اور بالخصوص یہود و نصاریٰ کی پیروی میں اس قدر مشابہت (Likeness) اختیار کریں گے کہ مسلم و غیر مسلم میں تفریق و تشخص اور امتیاز و افتراق مٹ جائے گا۔ آج اس علامت کا ظہور کسی سے مخفی نہیں رہا۔

(٤) امت مسلمہ کفار کی مشابہت میں اس قدر احمق اور جاہل ہو جائے گی کہ اگر مذکورہ امتوں میں سے کسی نے جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے گوہ یا سانڈے کے سوراخ (بل) میں گھسنے کی کوشش کی

---

(١) [مسند احمد (١١٨/٣)]

(٢) [احمد (٢١٨٥ - ٢٧٦) ترمذی (٢١٨٠) طیالسی (١٩١) عبد الرزاق (٣٦٩/١١) حمیدی (٨٤٨) ابن حبان (٢٤٨/٩) ابو یعلی (٣٠/٣) اصول الاعتقاد (٢٠٥)]

ہوگی یا بعض روایات کے مطابق اگر کسی نے اپنی ماں سے بدکاری کی ہوگی تو اس امت میں بھی ایسے افراد ہوں گے جو ایسا عمل بدانجام دیں گے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

(۵) آج پوری امت مسلمہ اپنے سیاسی، اقتصادی، سماجی، معاشی اور تعلیمی معاملات میں غیر مسلموں کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہے اس کی ایک لمبی تاریخ ہے جس کا لخص یہ ہے:۔

(۱) جب ''عجم'' مفتوح ہوا تو اہل عجم کی شاہانہ طرز زندگی کا سرطان بڑی تیزی سے اہل اسلام میں سرایت کر گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان پرتعیش زندگی گزارنے کے دلدادہ ہو گئے۔ رقص وموسیقی اور گاجے باجے سے مزین محافل ومجالس کا اہتمام اس کی ایک ادنی سی مثال ہے۔

(۲) جب تاتاریوں کے حکمران طبقے نے اسلام قبول کیا تو اس نے اپنی خواہش ومرضی کے مطابق اسلام کو مسخ کیا اور حکمران ہونے کے ناطے انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا اور نہ ہی انہیں کسی روک ٹوک کا سامنا تھا۔

(۳) پھر جب اہل یورپ نے مسلمانوں کے علوم وفنون سے استفادہ کر کے بہت سی ایجادات پیش کیں تو مسلمان اہل یورپ سے مرعوب ہو کر ان کی طرف مائل ہوتے گئے اور ان سے اپنی علمی وراثت حاصل کرنے کی بجائے ان کی حیوانوں کی سی زندگی کو تہذیب وثقافت (Culture) کا نام دے کر اسے اپناتے اور عملاتے گئے۔

(۴) ادھر برصغیر میں ہندوؤں کے ساتھ ایک خاصا وقت مشترک گذارنے کے ساتھ بہت سی ہندوانہ رسوم بھی مسلمانوں میں در آئیں جن میں توہم پرستی، قبر پرستی اور مظاہر پرستی جیسے مشرکانہ عقائد خاصے نمایاں ہیں۔

(۵) آج بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے تمام نظام ہائے زندگی مثلاً (Politics,Culture, Education,Sociology,Economics......) کفار بالخصوص اہل مغرب سے مستعار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خلاصی کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)



(۴۲): زلزلے بکثرت آیا کریں گے

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ علم قبض کرلیا جائے گا، زمانہ قریب آجائے گا اور زلزلے کثرت سے ہوں گے۔''

(۲): ﴿ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوْتَانٌ شَدِيْدٌ وبصده سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ ﴾(۲)

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے موت کی سخت وبا پھیلے گی پھر زلزلوں والے سال آئیں گے۔''

(۳): حضرت عبداللہ بن حوالہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے عبداللہ! جب تو خلافت کو ارض مقدس پر اترتے دیکھ لے تو (یاد رکھ) پھر زلزلے، مصائب وآلام اور بڑے بڑے امور رونما ہوں گے اور اس دن قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی کہ اتنا میرا ہاتھ بھی تمہارے سر کے قریب نہیں۔'' (۳)

(٤): حضرت عبادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کی امت کتنا عرصہ نرمی

---

(۱) [بخاری : کتاب الاستسقاء: "باب ماقیل فی الزلازل والآیات" (۱۰۳٦) مسلم (۲٦۷۲) احمد (۷۰۲/۲) (٦۳۳/۳)]

(۲) [احمد (۱۰٤/۱۱) مجمع الزوائد (۳۰٦/۷)]

(۳) [احمد (۲۸۸/۵ ـ ۲٦۲) حاکم (٤۷۱/٤) صحیح الجامع الصغیر (۲٦۳/٦) ابو داؤد (۲۵۳۵) التاریخ الکبیر (٤۳٦/۸)]

(آسائش) میں گذارے گی؟ اس نے تین مرتبہ سوال کیا، مگر آپ ﷺ نے (بغرض مصروفیت) اسے کوئی جواب نہ دیا تو واپس چل دیا۔ آپ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور کہا: ''تم نے ایسا سوال کیا ہے جو میری امت میں سے کسی نے بھی نہیں کیا، ان کی نرمی اور آسائش کی مدت 100 سال ہو گی۔'' سائل نے کہا: یارسول اللہ! (خاتمہ آسائش کی) کوئی نشانی اور علامت بھی (رونما) ہو گی؟ فرمایا: ''ہاں! زمین کا دھنسایا جانا، زلزلے طاری ہونا اور شیطانوں کا لوگوں کے (تعاون کے لئے) بھیجا جانا۔(۱)

فوائد

(۱) زلزلوں کا ظہور قیامت کی ایک علامت ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی ایک عرصہ سے ظاہر ہوتی چلی آ رہی ہے۔

(۳) کچھ عرصہ قبل زلزلوں کا ایک ایسا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا تھا جو ہند اور سندھ سے لے کر امریکہ تک پھیل گیا تھا۔ اس میں ہزاروں افراد لقمہ اجل ہوئے، سینکڑوں علاقے اور بستیاں نیست و نابود ہوئیں اور لاکھوں، کروڑوں کا نقصان ہوا۔

(۴) اسی طرح کچھ عرصہ پہلے ''ترکی'' کو بھی یکے بعد دیگرے کئی زلزلوں کا سامنا کرنا پڑا جس میں فلک بوس عمارتیں زمین دوز ہو گئیں اور ہزاروں افراد ان کے ملبے تلے کچلے گئے۔

(۵) زلزلوں کے کچھ آثار تو ماضی قریب میں ہم دیکھ چکے ہیں مگر یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ جیسے جیسے قیامت قریب آتی جائے ویسے ویسے یہ سلسلہ بڑھتا جائے اور آخر کار قیامت کا آخری زلزلہ برپا ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾ [الحج : ١]

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔''

(۶) ''زلزلہ'' زمین کے جھٹکے اور مخصوص حرکت کا نام ہے جبکہ کوئی چیز اذن الٰہی کے سوا حرکت نہیں کر سکتی خواہ درخت کا پتہ ہو یا زمین کا زلزلہ ہو اور یہ مفروضہ غلط اور محتاج دلیل ہے کہ زمین کسی بیل وغیرہ کے سینگ پر قائم ہے۔

---

(۱) [احمد (۳۰۷/۵) حاکم (۳٦۵/٤) مجمع الزوائد (۱۹/۸)]

(۴۳، ۴۴): صورتیں مسخ ہوں گی اور لوگ زمین میں دھنسائے جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شکلوں کا بگڑنا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش (ضرور) ہوگی۔''

(۲): ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ﴾(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں شکلوں کا بگڑنا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش ہوگی۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! جب خباثت پھیل جائے گی۔''

(۳): صحار عبدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ کچھ قبائل کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ کہا جائے گا: فلاں (دھنسنے والے) لوگوں میں سے کوئی باقی بچا ہے!''(۳)

---

(۱) [احمد (۲/۲۱۸) ابن ماجه: كتاب الفتن: "باب الخسوف" (۴۰۶۰) حاكم (۴/۴۹۲)]

(۲) [ترمذی: كتاب الفتن: "باب ماجاء فی الخسف" (۲۱۸۵) صحيح الجامع الصغير (۶/۳۵۸)]

(۳) [احمد (۳/۶۳۳ - ۵/۴۳) فتح الباری (۸/۴۱۲) وصححه، البزار (۳۴۰۳) ابو يعلى (۶۸۳۴) طبرانی كبير (۸/۷۳) ابن ابی شيبه (۸/۶۰۷) مجمع الزوائد (۸/۱۸) در منثور (۶/۶۱)]

(٤) : حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگ بیت اللہ پر چڑھائی کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتی کہ اسی غرض سے ایک لشکر آئے گا اور جب وہ بیدا مقام پر پہنچے گا تو بلا امتیاز ان کے اگلے، پچھلے اور درمیانے سب دھنسا دیئے جائیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ان میں جوکوئی اس (لشکر یا چڑھائی) کو ناپسند کرنے والا ہوگا؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھائیں گے۔'' (١)

(٥) : ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ خواب سے بیدار ہوئے تو یہ حدیث بیان کی جس میں دو لشکروں کا دھنسنا مذکور ہے۔(٢)

(٦) : ابن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: میری امت میں مسخ (شکلیں بگڑنا) ہوگا اور یہ تقدیر کے منکر اور زندیق لوگوں میں ہوگا۔'' (٣)

(٧) : حضرت بقیرہ ؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو کہ قریب کہیں کوئی لشکر زمین میں دھنسا دیا گیا ہے تو (یادرکھو) قیامت اُمڈ آئی ہے۔'' (٤)

(٨) : حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب و کباب اور کھیل تماشے میں

---

(١) [احمد (٦/٣٧٩ - ٣٨٠) ترمذی (٢١٨٤) ابن ماجه (٤١١٣) ابن ابی شیبه (٦٠٩/٨)]

(٢) [مسلم : کتاب الفتن : "باب الخسف بالجیش" (٢٨٨٢) ابو داؤد (٤٢٨٩) احمد (٣٥٧/٦) حاکم (٤٧٥/٤) ابو یعلی (٤٣٩/١٢) السلسلة الصحیحة (٥٧٧/٤)]

(٣) [احمد ١٤٥/٢ - ١٨٣) ابوداؤد (٤٦١٣) ترمذی (٢١٥٢) ابن ماجه (٤١٠٩) طبرانی کبیر (٥٨١٠) بزار (٢١٨٢) مجمع الزوائد (٤١٣/٧) السلسلة الصحیحة (٣٩٢/٤)]

(٤) [احمد ٣٧٨/٦) صحیح الجامع (٢٢٨/١) السلسلة الصحیحة (٣٤٠/٣)]

رات گذاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے کیونکہ انہوں نے محرمات کا پردہ چاک کیا، گانے والی عورتوں، شراب، سود اور ریشمی لباس کو حلال کر لیا تھا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”آپ ﷺ نے قسم اٹھا کر یہ پیش گوئی فرمائی۔“ (۱)

(۹) : عمران بن حصین ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: میری امت میں خسف و مسخ ضرور ہوگا۔ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا: ”جب گانے باجے اور فاحشہ عورتیں عام ہو جائیں گی اور شراب کا دور دورہ ہوگا۔“ (۲)

(۱۰) : ابو مالک اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے اور ان کے لئے گاجے باجے کا انتظام کیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے اور کچھ کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔“ (۳)

فوائد

(۱) شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش ہونا، اور لوگوں کا زمین میں (Landslide) دھنس جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس سزا کے مستحق بدکردار، شرابی، کبابی اور اللہ کے احکامات کے باغی سے باغی لوگ ہوں

---

(۱) [احمد (۳۲۵/۵ ـ ۴۱۲) الترغیب (۱۰۱/۳) مجمع الزوائد (۱۹/۸) السلسلة الصحيحة (۲۳۶/۵)]

(۲) [ترمذی : کتاب الفتن: "باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف" (۲۲۱۲) صحيح الجامع الصغير (۱۰۳/۴)]

(۳) [ابن ماجه : کتاب الفتن : "باب العقوبات" (۴۰۲۰) صحيح الجامع (۱۰۵/۵) ابو داؤد (۳۶۸۵)]

گے جو حرام چیزوں کو حلال بنالیں گے۔

(۳) جب بدکردار لوگوں کو سزا دی جاتی ہے تو نیک لوگ بھی اس سزا میں گرفتار کر لئے جاتے ہیں گو روز قیامت ہر ایک سے اس کی نیت اور اعمال کے مطابق پوچھ گچھ ہوگی۔

(۴) زمین میں دھنسائے جانے کی کئی مثالیں پیش ہو چکی ہیں۔(۱)

(۵) وادی کاغان میں پہاڑوں کی سلائیڈنگ سے مرنے والے سینکڑوں افراد اور تباہ ہونے والا علاقہ اس کی زندہ تصویر ہے جو حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو دکھا دی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے دنیاوی و آخروی عذاب سے محفوظ فرما۔ (آمین)

(۶) لوگوں کی شکلوں کا مسخ (بندر اور خنزیر وغیرہ) کر دیا جانا حقیقی ہے مجازی یا معنوی نہیں یعنی فی الحقیقت باغی لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا اور یہ سزا قدرت الٰہی سے بعید نہیں۔ ان الله علی کل شیٔ قدیر!

حافظ ابن کثیرؒ کے نزدیک نسخ حقیقی اور معنوی دونوں پر مشترک ہے البتہ مطلق معنوی نسخ کی انہوں نے تردید کی ہے۔(۲)

(۷) حال یا ماضی قریب سے مسخ کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی البتہ ماضی بعید سے قرآن مجید کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے حدود اللہ میں حد درجہ تجاوز اور بغاوت سے کام لیا اور احکامات خداوندی کو پس پشت ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں ''بندر'' بنا دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴾

[البقرة : ٦٥]

''اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۸۴/۱۳) التذکرہ (ص ٦٥٤) الاشاعۃ (٤٩ - ٥٢)]

(۲) [دیکھئے تفسیر ابن کثیر (۱۵۰/۱ - ۱۵۳)]

نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔''

بندروں کی نسل مذکورہ مسخ ہونے والے لوگوں سے پہلے کی چلی آ رہی ہے جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے :۔

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے یا عذاب دینے کا ارادہ کر لیں تو پھر ان کی نسل نہیں بڑھتی اور یقیناً یہ بندر اور خنزیران (مسخ ہونے والے بنی اسرائیلی گروہ) سے پہلے کے چلے آ رہے ہیں۔'' (۱)

(۸) قیامت سے پہلے گا جوں، باجوں، طبلوں اور رقص و سرور کے دلدادوں پر یہ عذاب الٰہی لازما نازل ہوگا کہ ان کی شکلیں بندر و خنزیر وغیرہ میں بدل جائیں گی، آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی اور انہیں زمین میں دھنسایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے بدبختوں کی فہرست میں شمولیت سے بچائے۔ (آمین)



(۱) [مسلم: كتاب القدر: "باب بيان ان الاجال والارزاق وغيرها لاتزيد ولاتنقص عما سبق به القدر" (٢٦٦٣) احمد (٣٩٥/١ - ٤٢١) ابو يعلي (٥٣١٣)]

(۴۵): دل کا دورہ (Heart Attack) بکثرت ہوگا

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ ...... أَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ﴾(۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اچانک پن کی موت بکثرت ہوگی۔"

فوائد

(۱) کسی تندرست شخص کا بلا مرض اچانک فوت ہوجانا ہارٹ اٹیک کی موت سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۲) بکثرت ہارٹ اٹیک سے موت واقع ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۳) مذکورہ نشانی موجودہ دور میں پورے عروج پر ہے ہر روز بلا مبالغہ بہت سے لوگ ہارٹ اٹیک کا شکار ہوکر مر رہے ہیں۔

(۴) ممکن ہے کہ جوں جوں قیامت قریب ہوتوں توں اس علامتِ قیامت کے وقوع میں اضافہ ہوتا جائے۔

(۵) امام بخاریؒ سے یہ اشعار منقول ہیں:

اغتنم في الفراغ فضل ركوع / فعسى أن يكون موتك بغتة

فارغ وقت کو غنیمت سمجھ کر کچھ رکوع کر لے — قریب ہے کہ تیری موت اچانک واقع ہو

كم صحيح رأيت من غير سقم / ذهبت نفسه الصحيحة فاتة

تم کتنے ہی صحت مند (لوگوں کو) دیکھتے ہو — جن کی صحت مند جانیں اچانک فوت ہوجاتی ہیں

حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں کہ

"یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام بخاریؒ بھی اسی طرح (اچانک پن میں) فوت ہوئے تھے۔" (۲)

---

(۱) [مجمع الزوائد (۷/۳۲۵) صحيح الجامع (۵/۲۱۴) شیخ البانی نے اس کی سند کو حسن کہا ہے]

(۲) [مقدمه فتح الباری (ص ۳۸۱)]

(۴۶) : سلام صرف ''معروف''لوگوں کو کیا جائیگا

(۱) : ﴿ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِیْمُ الْخَاصَّةِ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کے قریب سلام صرف خاص لوگوں کوکہا جائے گا۔''

(۲) : عامر بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مسجد میں گئے تو جماعت کھڑی تھی۔ پھر لوگوں نے رکوع کیا اور ہم بھی رکوع کرتے ہوئے ساتھ شامل ہو گئے۔ دریں اثنا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا، ابو عبدالرحمٰن (ابن مسعود کی کنیت) آپ کو سلام (السلام علیکم)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حالت رکوع میں ہی فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔'' نماز کے اختتام پر کچھ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے فلاں شخص کے سلام پر یہ کیوں کہا: اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا تھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم سے سنا ہے کہ :۔

﴿ اِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِذَا کَانَتِ التَّحِیَّةُ عَلَی الْمَعْرِفَةِ ﴾(۲)

''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ سلام صرف معرفت کی بنا پر کہا جائے گا۔''

(۳) : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آدمی صرف اسی آدمی سے

---

(۱) [احمد (۱/۰۹ ۵ ـ ۵۲۵) حاکم (۴/۴۹۳) عبد الرزاق (۵۱۳۷) مجمع الزوائد (۷/۶۳۵) البزار (۳۴۰۷) الأدب المفرد (۱۰۵۳) السلسة الصحیحة (۲/۲۴۶)]

(۲) [احمد (۱/۴۸۳ ـ ۵۰۷) حاکم (۴/۵۶۹) طبرانی کبیر (۹۴۹۰) مجمع الزوائد (۸/۶۷) مشکل الآثار (۱۵۹۱) السلسلة الصحیحة (۶۸۴)]

سلام کرے گا جس سے وہ جان پہچان رکھتا ہوگا۔" (ایضا)

فوائد

(۱) "السلام علیکم" کا محدود ہونا اور صرف معرفت رکھنے والوں کا باہمی سلام کرنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دور سے یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے اور بتدریج بڑھتی جارہی ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ کا عام حکم ہے کہ :۔

﴿ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ ﴾(۱)

"لوگو! سلام کو عام کردو۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ :۔

"مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں :(۱) "جب تو ملاقات کرے تو سلام کہہ"(۲)

(۴) موجودہ دور میں قیامت کی مذکورہ نشانی عروج پر ہے۔لوگ صرف اسے ہی سلام کرتے ہیں جس کے ساتھ نشست و برخاست ہو بلکہ وہاں بھی ایک (پہلی) سلام سارے دن کے لئے کافی سمجھ لی جاتی ہے۔

(۵) کچھ لوگ ہر آنے جانے والے سے سلام کرنا چاہتے ہیں مگر انہیں یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق کیسے کیا جائے کیونکہ غیر مسلم سے سلام کی پہل کرنا درست نہیں۔

حدیث نبوی ہے :۔

﴿ لَا تَبْدَؤُا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ ﴾(۳)

"یہود و نصاریٰ سے سلام میں پہل مت کرو۔"

---

(۱) [ترمذی : کتاب صفة القیامة : "باب حدیث افشو السلام" (۲٤۸۵) ابن ماجه (۱۳۳٤)]

(۲) [مسلم : کتاب السلام : "باب من حق المسلم للمسلم رد السلام" (۲۱٦۲)]

(۳) [مسلم : کتاب السلام : "باب النهی عن ابتداء اهل الکتاب بالسلام" (۲۱٦۷)]

اور اکثر مسلمانوں نے بھی اپنی شکل وصورت، وضع قطع اور لباس اس طرح کا بنا رکھا ہے کہ ان میں اور غیر مسلموں میں فرق مشکل ہی نہیں ناممکن بھی بن جاتا ہے۔

(٦) مذکورہ نشانی کا ظہور برے لوگوں پر ہوگا لہذا ہمیں ''سلام'' عام کرتے ہوئے ان برے لوگوں کی فہرست میں شمولیت سے بچ جانا چاہیے کیونکہ حدیث نبوی ہے :۔

﴿ أَفْشُوا السَّلَامَ ﴾(١)

''آپس میں سلام عام کردو۔''



(١) [ترمذی : ایضا (٢٤٨٥)]

(۴۷): قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنا لیا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيْهِ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، فَقَالَ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَابْتَغُوا بِهِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهُ اِقَامَةَ الْقَدْحِ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ﴾(۱)

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ

’’نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگ تلاوت قرآن میں مصروف تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! قرآن پڑھو اور اللہ تعالیٰ (سے اس کے اجر) کو تلاش کرو قبل اس کے کہ ایسے لوگ آ جائیں جو قرآن کو اس طرح سیدھا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ہنڈیا (بناتے وقت) سیدھی کی جاتی ہے اور وہ قرآن کے ساتھ (حصول اجر میں) جلدی کریں گے (آخرت کے لئے) انتظار نہیں کریں گے۔‘‘

(۲): حضرت عمران بن حصین ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا پھر (تلاوت کے بعد) اس نے مانگنا شروع کر دیا تو حضرت عمران ﷺ نے ’’انا للہ وانا الیہ راجعون‘‘ پڑھنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی کریم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:۔

﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْئُ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ بِهِ﴾(۲)

---

(۱) [احمد (۳/۴۵۴ ـ ۵۰۴) ابو داؤد: کتاب الصلوٰۃ: "باب مایجزئ الامی والاعجمی......" (۸۳۰) صحیح الجامع (۱/۲۵۸)]

(۲) [احمد (۴/۵۷۸ ـ ۵۷۹ ـ ۵۸۳) ترمذی: کتاب فضائل القرآن: "باب من قرأ القرآن فلیسأل اللہ بہ" (۲۹۱۷) شعب الایمان (۲۳۸۷) سنن سعید بن منصور (۴۵)]

"جس شخص نے قرآن پڑھا وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ اور سوال کرے اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔"

فوائد

(۱) قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنا لینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) صحابہ کرام ﷺ کے دور میں ہی ایسی مثالیں منظر عام پر آ رہی تھیں کہ لوگ قرآن پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگتے تھے جیسا کہ حدیث نمبر۲ سے واضح ہے۔

(۳) اگر آپ کو کسی ریلوے اسٹیشن، بس اڈے یا کسی اور عوامی جگہ سے گذرنے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ نے یہ شرمناک منظر بھی دیکھا ہوگا کہ کئی لوگ قرآن کی مخصوص سورتوں کی باآواز بلند تلاوت کر کے بھیک مانگ رہے ہیں۔

(۴) قرآن مجید کے حفظ کرنے، تجوید قرأت پڑھنے اور ترجمہ وتفسیر پڑھنے میں اصل مقصود رضائے الٰہی ہو، دنیاوی غرض وغایت، عارضی مفادات اور نمود ونمائش قطعاً نہ ہو ورنہ ثواب تو دور گناہ ضرور حاصل ہوگا!

(۵) اگر کوئی شخص قرآنی تعلیم وتربیت، خطبہ جمعہ اور امامت وغیرہ کے فرائض کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے تو اسے اجرت ومعاوضہ دینا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا جہاں عوام کا اخلاقی فرض ہے وہاں اس عالم دین کا استحقاق بھی ہے اس کی کئی ایک مثالیں احادیث میں موجود ہیں مثلاً:۔

ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ

"ایک جماعت کا ایک بستی سے گذر ہوا تو بستی والوں نے مانگنے پر بھی ان کی مہمان نوازی نہ کی پھر اچانک ان کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا اور ان کے کچھ افراد صحابہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ صحابہ ﷺ میں سے بعض نے اجرت لے کر دم کی حامی بھری تو انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ (معاوضہ دینے) کا وعدہ کر لیا۔ صحابی نے سورۃ فاتحہ سے اس پر دم کیا اور متاثرہ جگہ پر اپنا لعاب لگایا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا اور صحابی بکریاں لے کر واپس چلا گیا

مگر دوسرے لوگوں نے کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے! گویا انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا پھر انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ کر بھی یہی کہا کہ اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا :۔

﴿إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ﴾(۱)

''جس چیز پر تم سب سے زیادہ اجرت لینے کے مستحق ہو وہ اللہ کی کتاب ہے۔''



(۱) [بخاری : کتاب الطب : "باب الشروط فی الرقیة بفاتحة الکتاب" (۵۷۳۷)]

(۴۸ . ۴۹): دعا اور طہارت میں ''زیادتی'' کی جائیگی

(۱) : ﴿عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مغفل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَيَكُوْنُ بَعْدِىْ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَعْتَدُوْنَ فِى الدُّعَاءِ وَالطُّهُوْرِ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مغفل ﷜ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دعا اور طہارت میں ''زیادتی'' کریں گے۔''

(۲) : حضرت سعد﷜ نے سنا کہ ان کا بیٹا اس طرح دعا کر رہا ہے :۔

''الٰہی! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں، اس کی رونقوں اور تروتازگیوں کا سوال کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ...... اور میں تجھ سے آگ کی پناہ مانگتا ہوں، اس کی زنجیروں سے اور طوقوں سے پناہ مانگتا ہوں......'' تو حضرت سعد﷜ نے فرمایا :۔

''تم نے اللہ تعالیٰ سے خیر کثیر کا سوال کیا ہے اور کثیر ضرر سے پناہ مانگی ہے جبکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی :۔

''اپنے رب سے عاجزی اور پوشیدگی سے دعا مانگو اور یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

[الاعراف : ۵۵]

تمہیں یہی کافی تھا کہ تم یوں کہتے:

''الٰہی! میں تجھ سے جنت اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے اور میں تجھ سے جہنم اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم کے قریب کرے۔''(۲)

---

(۱) [احمد (۴/۳ ـ ۱۲۲) (۷۳/۵) ابو داؤد : کتاب الطهارة : "باب الإسراف فی الوضوء"(۹۶) ابن حبان (۶۷۶۳) ابن ماجه (۳۸۶۴) صحیح الجامع (۶۸۴/۱)]

(۲) [احمد (۱۳/۱ ۲) ابو داؤد : کتاب الصلوٰة : "باب الدعا"(۱۴۸۰) جامع الصغیر (۶۳/۲)]

فوائد

(۱) دعا اور وضو میں زیادتی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ ان کا بیٹا دعا میں زیادتی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے ناپسند کیا اور یہ حکم الٰہی پڑھ کر سنایا :۔

﴿ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴾ [الاعراف : ۵۵]

''یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کا پسند نہیں کرتے۔''

(۳) دعا میں زیادتی کی کئی صورتیں ہیں مثلاً یوں دعا کرنا: یا اللہ! مجھے بہت بڑی جنت عطا فرما جس میں بڑے بڑے اور شاندار محلات ہوں اور محلات میں فلاں فلاں قسم کے قیمتی پتھر جڑے ہوں، اس کے دروازے فلاں قسم کے ہوں، دروازوں میں نقش ونگار...... حالانکہ اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے :۔

''یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما۔''

اور جب جنت مل جائے گی تو یہ ساری چیزیں خود بخود اس میں موجود ہوں گی بلکہ انسان وہاں جو خواہش کرے گا فوراً وہ چیز حاضر ہو جائیگی۔ اسی طرح ہمیشہ کی زندگی کا مطالبہ کرنا بھی دعا کے آداب کے منافی ہے بلکہ ہر ایسی چیز کا مطالبہ جو ممنوع ہو، دعا میں زیادتی کے مترادف ہے۔

(۴) وضو کے اعضا کم از کم ایک مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے مگر تین مرتبہ سے تجاوز کرنا ''طہارت میں زیادتی'' کے زمرے میں شامل ہے جیسا کہ ایک اعرابی نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کا طریقہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ اعضا دھو کر وضو کا طریقہ سکھلایا اور فرمایا :۔

﴿ هٰكَذَا الْوَضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا (أَوْ نَقَصَ) فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ ﴾(۱)

''یہ کامل وضو ہے اور جس شخص نے اس (تین) سے زیادہ مرتبہ کیا اس نے برا کیا اور (خود اپنی جان پر) ظلم کیا۔''

(۵) دعا اور طہارت میں مبالغہ وزیادتی سے اجتناب کرتے ہوئے صرف عمل مسنون پر اکتفا کرنا چاہیے۔

---

(۱) [ابو داؤد : کتاب الطهارة : "باب الوضوء ثلاثا ثلاثا" (۱۳۵)]

(۵۰) : نااہل "عہدے" سنبھال لیں گے

(۱) : ﴿عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِیْ مَجْلِسِهٖ حَدِيْثًا ، جَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ ...... قَالَ : إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ إِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ : إِذَا تُوُسِّدَ الْأَمْرُ لِغَيْرِ أَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"نبی کریم ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ ......آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب "معاملات" نااہل لوگوں کے سپرد کئے جائیں تو قیامت کے منتظر رہو۔"

(۲) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنِ لُكَعٍ﴾(۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ لوگوں میں سب سے خوش بخت (لائق سعادت وسیادت) اسے سمجھا جائے گا جو سب سے بد بخت (ذلیل اور کمینہ) اور بد بخت کا بیٹا ہوگا۔"

(۳) : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [بخاری : کتاب الرقاق : "باب رفع الامانة" (٦٤٩٦) احمد (٣٧٥/٢) الترغیب والترھیب (١٢٣/١) السنن الکبری (١١٨/١٠) الجامع الصغیر (١٣٦/١)]

(۲) [احمد (٤٨٢/٥ ـ ٤٣٠/٢ ـ ٤٧٢ ـ ٦٠٧/٣) ترمذی (٢٢٠٩) النھایه (٢٣١/١) الجامع الصغیر (٢٠٠/٢) مجمع الزوائد (٢٢٠/٧) صحیح الجامع (١٤٢/٦) کنز العمال (٢٢٠/١٤) درمنثور (٥١/٦)]

’’نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’خروج دجال سے کچھ سال پہلے دھوکہ باز عام ہوں گے، سچے کی تکذیب اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، امانت دار خائن بن جائے گا اور خیانت دار کے پاس امانت رکھی جائے گی اور ان (حکومتی معاملات) میں ’’رویبضہ‘‘ دخل اندازی کرے گا۔‘‘ پوچھا گیا کہ ’’رویبضہ‘‘ کون ہے؟ فرمایا: ’’ایسا فاسق جو امور عامہ میں باتیں (احکام جاری) کرے گا۔‘‘ (یعنی نااہل کو اہل بنا دیا جائے گا)۔(۱)

(٤) : حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

’’قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ’’ذلیل، کمینے لوگ، نیک شریف لوگوں پر غالب (حاکم) ہو جائیں گے۔‘‘ کیوں ابن مسعود! کیا تم نے بھی یہ بات میرے محبوب (نبی کریم ﷺ) سے سنی ہے؟ ابن مسعود ﷺ نے فرمایا ہاں، ’’کعبہ کے رب کی قسم۔‘‘ (۲)

(٥) : ایک روایت میں ہے کہ

’’ذلیل، کمینے اور خبیث لوگ دنیا پر غالب (مسلط) ہو جائیں گے۔‘‘ (۳)

(٦) : حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ

’’نبی کریم ﷺ نے مجھے دو حدیثیں سنائی ہیں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ’’پھر ایسا وقت آئے گا کہ کوئی امانت دار نہیں رہے گا۔ کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند، بلند حوصلہ اور بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔‘‘ (٤)

---

(۱) [احمد (۳۸۳/۲ ـ ٤٤٦ ـ ۲۷۷/۳) ابن ماجه (٤٠٨٥) حاكم (٥١٢/٤) النهايه (١٠٣/١) الفتح (٩١/١٣) مجمع الزوائد (٥٥٦/٧) مشكل الآثار (٣٠٥/١) السلسلة الصحيحة (٥٠٩/٤)]

(۲) [مجمع الزوائد (٣٢٧/٧) الفتح البارى (١٥/١٣)]

(۳) [احمد (٥٣٥/٥) مجمع الزوائد (٦٣٠/٧) مصنف عبد الرزاق (٣١٦/١١) السلسلة الصحيحة (٩/٤)]

(٤) [بخارى : كتاب الرقاق : "باب رفع الامانة" (٦٤٩٧)]

(۷) : حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ
"اللہ کے رسول ﷺ نے علامات قیامت کے بارے میں ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:
"جب بدن اور پاؤں سے ننگے، گونگے، بہرے (اجڈ قسم کے) لوگ زمین کے بادشاہ بن جائیں گے۔" (تو پھر قیامت قریب ہے)۔(۱)

(۸) : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب میری امت کے لوگ تکبر کریں گے اور فارس وروم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط فرمادے گا۔" (۲)

(۹) : حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ
"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑائی کرو گے علاوہ ازیں تم میں سے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔" (۳)

(۱۰) : حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ
"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو اللہ کے غیظ وغضب اور لعنت میں شب وروز بسر کریں گے اور ان کے ہاتھوں میں بیلوں کی دموں کی طرح (ڈنڈے) ہوں گے۔" (٤)

فوائد

(ا) نااہلوں کا ذمہ داریوں پر فائز ہونا یا فائز کیا جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الایمان : "باب سؤال جبریل النبی عن الایمان والاسلام والاحسان" (۵۰) مسلم (۷)]
(۲) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب متی یسلط شرار امتی علی خیارها" (۲۲٦۱)]
(۳) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب ماجاء فی الامر بالمعروف" (۲۱۷۰)]
(٤) [مسلم : کتاب الجنة : "باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء" (۲۸۵۷) احمد (٤۲۷/۲) حاکم (٤۸۲/٤)]

(۲) موجودہ دور میں اس علامت قیامت کا ظہور سپیدہ سحر کی طرح رونما ہو رہا ہے۔
(۳) جب یہ نشانی رونما ہوگی تو شریف لوگوں کے لئے زمین کی سطح کی بجائے زمین کا پیٹ (یعنی مرجانا) بہتر ہوگا۔
(۴) مذکورہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب لوگوں میں تکبر و غرور، تعیش، مال و دولت کی فراوانی، خادموں کی کثرت اور دین سے بے رخی پیدا ہو جائے گی۔
(۵) قیامت کے قریب بدترین اور خبیث لوگ عوام کے دلدادہ (Favourite) بن کر سیاست و قیادت سنبھال لیں گے۔
(۶) بلاشبہ موجودہ دور میں بے دین، سیکولر، اسلامی تعلیمات اور دینی طرز و فکر سے کوسوں دور افراد کو عوام اپنے حکمران بنانے کے لئے برضا و رغبت منتخب کرتے ہیں اس لئے کہ ایسے حکمران انہیں فحاشی و عریانی، مادر پدر آزادی اور اس جیسے دوسرے لوازمات مہیا کرتے ہیں جبکہ اہل اور ذمہ دار افراد کو اسی لئے عہدوں اور حکومتوں سے دور رکھا جاتا ہے کہ یہ لوگ غیر اسلامی طرز زندگی کے جانی دشمن ثابت ہوتے ہیں اور اسلامی طرز زندگی کو فروغ دینے میں کردار ادا کرتے ہیں۔
(۷) اگر آج مسلمانوں کے حکمرانوں اور لیڈروں کو اسلام کی میزان پر پرکھا اور تولا جائے تو ماسوائے چند معدودہ افراد کے باقی تمام "بدترین" (Declare) ہوں گے۔
(۸) یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر کسی محلے (Town) میں صرف ایک آدھ بدمعاش اور خبیث النفس انسان در آئے تو سارے علاقے کے شرفا اس کے شر سے پناہ ڈھونڈیں گے مگر وہ سب پر غالب رہے گا۔
(۹) آج ہر طرف چھوٹے اور بڑے ہر قسم کے اداروں میں ایسے ہی افراد کا تسلط (Hold) نظر آئے گا جنہیں احادیث میں ذلیل، خبیث اور کمینے جیسے القاب سے نوازا گیا ہے۔
(۱۰) ہمیں اپنے عمل و رویئے سے مذکورہ بدترین افراد کی فہرست میں شامل ہونے اور مذکورہ احادیث کا مصداق بننے سے بچاؤ کی ہر ممکنہ راہ فرار تلاش کرنی چاہیے۔

(۵۱): غریب ''امیر'' ہو جائیگے

(۱): ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمِ فِی الْبُنْيَانِ فِیْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

((إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ......))[لقمان: ۳۴](۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ایک دن نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی) درحقیقت قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

''بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔''

(۲): صحیح مسلم کی روایت میں الفاظ اس طرح مذکور ہیں:۔

﴿ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْأَرْضِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ﴾(۲)

''اور جب تم دیکھو گے کہ جسم اور پاؤں سے ننگے، گونگے، بہرے (غریب اور اجڈ لوگ) زمین

---

(۱) [بخاری: کتاب الایمان: "باب سؤال جبریل النبی عن الاسلام والایمان والاحسان" (۵۰) مسلم (۱۰) احمد (۶۲ - ۳۳/۱) ابو داؤد (۴۶۹۶) ترمذی (۲۶۱۰) ابن حبان (۱۷۳) ابن ماجه (۵۱) نسائی (۵۰۰۱) طیالسی (۲۱) شعب الایمان (۳۹۷۳)]

(۲) [مسلم: کتاب الایمان: "باب الاسلام ماهو وبیان خصاله" (۱۰)]

کے بادشاہ بن چکے ہیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے۔"

(۳) : حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان فرماتے ہیں کہ

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ چھوٹے اور کمینے گھروں والے صالح لوگوں پر غالب آجائیں گے۔" (۱)

(٤) : حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ "ذلیل ابن ذلیل" دنیا پر غالب آجائے گا۔" (۲)

(٥) : عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم دیکھو کہ لونڈی مالک کو جنم دے رہی ہے، چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جارہے ہیں اور ننگے، بھوکے اور فقیر لوگوں کے سردار بن چکے ہیں تو یہ قیامت کے آثار ونشانات ہیں۔" (کہ قیامت برپا ہونے والی ہے) (۳)

فوائد

(۱) غریب، فقیر اور اجڈ قسم کے لوگوں کا مالدار اور صاحب حیثیت ہو جانا قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) کسی وقت میں عرب کا علاقہ صحراؤں اور ریگستانوں پر مشتمل تھا اور یہاں کے اکثر مکینوں کا گذر بسر مویشی پالنے پر منحصر تھا مگر جب سے اللہ تعالیٰ نے عرب کے صحراؤں میں تیل کے چشمے جاری فرمائیں ہیں تب سے عرب کے صحرا مرغزاروں میں اور ریگستان چمنستانوں میں بدل گئے

(۱) [مجمع الزوائد (۳۲۷/۷) الفتح (۱۵/۱۳)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۵) مجمع الزوائد (٦۳۰/۷) عبد الرزاق (۳۱٦/۱۱) السلسلة الصحيحة (۹/٤)]

(۳) [احمد (۳۹٦/۱) مجمع الزوائد (۱۹۱/۱) الفتح الباری (۱٤۲/۱) الدر المنشور (۱۷۰/۱) بخاری: كتاب التفسير : باب قوله "ان الله عنده علم الساعة" (٤۷۷۷)]

ہیں اور ہر طرف خوشحالی اور مال و دولت کی فراوانی عیاں ہے۔

(۳) کئی لوگ جو ظاہر بھکاری ہوتے ہیں مگر حقیقت منکشف ہونے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ بھکاری تو ''لاکھوں'' میں کھیلنے والا ہے۔ چند روز یہ واقعہ اخبارات کی زینت بنا کہ سرحد کے کسی علاقے میں کوئی بھکاری ''ذاتی کار'' پر بھیک مانگنے کے لئے آتا ہے اور بھیک مانگنا ایسا نفع بخش کاروبار ہے جس میں گھاٹے کا سوال ہی نہیں اسی لئے بہت سے ''ہٹے کٹے'' افراد بھی بڑی تیزی سے اس پیشے سے منسلک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ''لعنت'' سے محفوظ رکھے۔ (آمین)



(۵۲): فلک بوس عمارتیں بنانے میں مقابلے بازی ہوگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ ...... حَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی ..... حتی کہ لوگ فلک بوس عمارتیں تیار کروانے میں مسابقت کریں گے۔''

(۲): ﴿عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمِ فِی الْبُنْیَانِ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ ہی روایت کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سیاہ فام چرواہے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں تو یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے۔'' (اسکے بعد قیامت قریب ہوگی)۔

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

''جب تم دیکھو گے کہ جسم وبدن اور پاؤں سے ننگے، فقیر غریب اور بکریوں کے چرواہے، بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں سبقت کریں گے۔'' (تو قیامت قریب ہے)۔(۳)

(٤): ایک روایت میں ہے کہ

''عمارتوں والے بڑی بڑی عمارتیں بنوانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔''(٤)

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن (۷۱۲۱) مسلم (۱۰) احمد (۲/۷۰۱) شعب الایمان (۱۰۷۰۱) الادب المفرد (٤٤٩)]

(۲) [بخاری: کتاب الایمان (۵۰) مسلم (۱۰) احمد (۱/۳۳) ابو داؤد (٤٦٩٦) ترمذی (۲٦۱۰) نسائی (۵۰۰۱) ابن ماجه (۵۱)]

(۳) [مسلم: کتاب الایمان (۱۰) احمد (۱/۳۹٦)]

(٤) [احمد (٤/۲۲٤)]

فوائد

(۱) فلک بوس عمارتوں کی تعمیر قربِ قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مذکورہ نشانی ایک عرصہ سے ظاہر ہو چکی ہے۔

(۳) ضرورت اور ناگزیر حالات کے مطابق وسیع و عریض اور بقدرِ ضرورت بلند و بالا عمارت بنانے پر کوئی حرج نہیں کیونکہ ضروریات، ممنوعات کا جواز فراہم کر دیتی ہیں۔

(۴) نت نئی ایجادات اور مضبوط مسالحہ جات کی بنا پر نہایت بلند و بالا اور سینکڑوں منزلوں پر محیط فلک بوس عمارتوں کی موجودگی علامت قیامت ہونے کے باوجود ایک عجوبہ سے کم نہیں۔

(۵) بہت سے افراد اور کمپنیاں فخر و مباہات، یادگار اور بین الاقوامی ریکارڈ کے لئے آہنی بنیادوں پر فلک بوس عمارتیں (Buildings) تیار کرواتے ہیں۔ لاہور کا ''مینار پاکستان'' اور پیرس کا ''ایفل ٹاور'' وغیرہ اسی کی منہ بولتی مثالیں ہیں جبکہ ایسے ہی ایک سو دس (110) منزلوں پر محیط امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر (W.T.C) کے جڑواں ٹاورز جو در حقیقت خدائے واحد کی کبریائی اور حاکمیت کو کھلا چیلنج تھے، ایک خطرناک تباہی سے دوچار ہو کر دوسروں کے لئے نشانِ عبرت بن چکے ہیں۔



(۵۳): قرطاس وقلم (نشرو اشاعت) کا ظہور

(۱): ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب صرف مخصوص لوگوں کو سلام کہا جائے گا، تجارت اس قدر پھیل جائے گی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹائے گی، رشتہ داری توڑی جائے گی، جھوٹی گواہی دی جائے گی، حق چھپایا جائے گا اور قلم کا ظہور (پھیلاؤ) ہو جائے گا۔''

(۲): ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ ...... وَيَلْتَمِس فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبِ فَلَا يُوْجَدُ﴾(۲)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مال و دولت کی ریل پیل ہوگی...... تاجر آدمی (خرید و فروخت کی لکھت پڑت کے لئے) بہت بڑے قبیلے سے ایک کاتب (Accountant) بھی تلاش نہ کر پائے گا۔''

فوائد

(۱) کتابوں کی کثرت اشاعت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مذکورہ نشانی آج پورے عروج پر ہے۔

---

(۱) [احمد (۱/۵۰۹ ـ ۵/۳۳۳) حاکم (۴/۴۹۳) مجمع الزوائد (۷/۶۳۵) عبد الرزاق (۵۱۳۷) بزار (۳۴۰۷) الادب المفرد (۱۰۵۳) السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۶)]

(۲) [نسائی: کتاب البیوع: "باب التجارة" (۴۴۶۱) منحة المعبود (۲/۱۱۲)]

(۳) کسی وقت میں قلم وسیاہی کے ذریعہ ہاتھوں کے ساتھ بڑے بڑے کاغذات پر تصنیف و تالیف کا کام لیا جاتا تھا جو یقیناً جوئے شیر لانے کے مترادف تھا مزید برآں مختصر سے کام کے لئے مہینوں بلکہ سالوں کا عرصہ درکار ہوتا تھا مگر آج صورتحال یکسر مختلف ہے کمپیوٹر اور پریس مشینوں کے ذریعے سالوں کا کام مہینوں بلکہ ہفتوں اور دنوں میں پایا تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔اسی لئے ہر طرف لٹریچر، رسالے، کتابیں، اشتہارات، ڈائریاں وغیرہ بکثرت دکھائی دیں گی۔علاوہ ازیں تقریباً ہر گھر میں مخصوص طرز فکر کی حامل کتب پر مشتمل ایک لائبریری لازماً وجود رکھتی ہے مگر اس سب کے باوجود "علم" تیزی سے اٹھ رہا ہے اور جہالت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس لئے کہ علم محض کتابوں کے بوجھ سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ انہیں پڑھنے اور کھنگالنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۴) دوسری حدیث عنوان سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہے جس کی تطبیق کئی طرح سے دی جاسکتی ہے۔مثلاً :۔

(۱) دونوں الگ الگ وقت پر رونما ہونے والی ایک دوسرے کے برعکس نشانیاں ہیں۔

(۲) یا نشر واشاعت تو بھرپور ہوگی مگر کاتب نہیں ملیں گے اور کمپیوٹر کے دور میں کاتبوں کی اہمیت بہرحال متاثر ہو چکی ہے۔

(۳) لوگوں میں تعلیم وتعلم کا رجحان مفقود ہو جائے گا جیسا کہ موجودہ حالات میں بچوں کو شروع سے کام کاج میں مصروف کر دیا جاتا ہے اور وہ اپنا نام لکھنے سے بھی محروم ہوتے ہیں۔



(۵۴) عقل پرست استاد بن جائیں گے

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِی أُمَیَّہ الْجمحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ثَلَاثًا: إِحْدَاهُنَّ ، أَنْ یُلْتَمَسَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ ...... ﴾(۱)

حضرت ابوامیہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی تین نشانیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''صغیر'' (عقل پرست) سے علم طلب کیا جائے گا۔ عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ صغیر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: صغیر وہ ہے جو مجرد اپنی رائے سے بات کرے۔ وہ نہیں جس سے بڑی عمر کا (آدمی) روایت کرے۔''

(۲) : حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ

''لوگ ہمیشہ خیر میں رہیں گے جب تک وہ اصحاب محمد ﷺ (صحابہ ﷺ) اور سلف سے علم حاصل کرتے رہیں گے اور جب وہ ''صغیر'' (لوگوں) سے علم حاصل کریں گے اور ان کی خواہشات منتشر ہو جائیں گی تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔''(۲)

فوائد

(۱) عقل وخواہش کے پجاریوں کو ''امام الدھر، فقیہہ العصر'' اور ''شیخ الکل'' بنا لیا جانا قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ایک عرصہ سے اس نشانی کے خدوخال خاصی حد تک نمایاں ہوتے چلے آرہے ہیں۔

(۳) ''صغیر'' سے مراد کم عمر نہیں بلکہ کم علم ہے جو نقص علم کو چھپانے کے لئے محض عقل وخواہش کا سہارا لیتا ہے حالانکہ ''شیطان'' نے بھی یہ سہارا لینے کی کوشش کی مگر یہ سہارا اس کے لئے وبال جان

---

(۱) [کتاب الزھد: لعبد اللہ بن المبارک (٦١) صحیح الجامع الصغیر (٢٤٣/٢) الفتح الباری (١٤٣/١)]

(۲) [کتاب الزھد (٨١٥)]

ثابت ہوا اور وہ قیامت تک ''مردود لعین'' قرار پایا۔

(۴) تمام مسائل واختلافات کا حل ''کتاب وسنت'' میں موجود ہے۔

(۵) کتاب وسنت کے مقابلے میں ذاتی یا شخصی عقل وقیاس کو کسی ملکی یا سبانی تعصب کی بنا پر راجح قرار دینا شیطانی سنت ہے جس سے اجتناب کرنا ہی اصل ''مسلمانی'' ہے۔



(۵۵): زمانہ قریب (مختصر) ہو جائے گا

(۱): ﴿ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ ﴾(۱)

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زلزلے بکثرت ہوں گے اور زمانہ قریب آجائے گا۔''

(۲): ﴿ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنُ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ وَیَکُوْنُ الشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ وَتَکُوْنُ الْجُمُعَةُ کَالْیَوْمِ وَیَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَةِ وَتَکُوْنُ السَّاعَةُ کَاِحْتِرَاقِ السَّعْفَةِ الْخُوْصَةِ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے (یہ نشانی ظاہر ہوگی کہ) زمانہ قریب آجائے گا اور سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح، ایک دن ایک گھنٹے کی طرح اور ایک گھنٹہ آگ کے شعلے کی طرح (تیزی سے گذرنے والا) ہو جائے گا۔''

فوائد

''زمانہ قریب آجائے گا'' اس علامت قیامت کے کئی ایک معانی اہل علم سے منقول ہیں جو بنیادی (Basically) طور پر دو قسموں پر مشتمل ہیں :۔

(۱) حقیقی : یعنی فی الحقیقت زمانہ (وقت) تیزی سے قیامت کی طرف بڑھنا شروع کر دے گا،

---

(۱) [بخاری : کتاب الاستسقاء : "باب ماقیل فی الزلازل والآیات" (۱۰۳۶) مسلم (۲۶۷۱) احمد (۲/۳۰۷ ـ ۶۹۴) ابو داؤد (۴۲۵۵) ابن ماجه (۴۰۹۶)]

(۲) [احمد (۲/۷۱۱) ابن حبان (۱۵/۲۵۶) ترمذی (۲۳۲۲) النهایه (۱/۲۳۴)]

سال ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے اور دن ایک گھنٹہ کے برابر ہو کر گذرے گا۔

(۲) مجازی : مجازی معنی میں کئی اقوال منقول ہیں :۔

(۱) زمانہ (وقت) برکت سے خالی ہو جائے گا، سارا سارا دن صرف ایک آدھ کام میں گذر جائے گا جبکہ بہت سے کام ادھورے کے ادھورے رہ جائیں گے۔

(۲) لوگ عیش و عشرت میں اس قدر منہمک ہوں گے کہ وقت گذرنے کا اندازہ بھی نہ ہوگا اور ایسی حالت اس وقت ہوگی جب حضرت عیسیٰ کا نزول اور امام مہدیؒ کا خروج ہو جانے کے بعد ہر طرف امن وامان اور مال ودولت کی بہاریں ہوں گی۔ علاوہ ازیں یہ تجربے سے ثابت ہے کہ مشقت و تکلیف میں مختصر وقت بھی خاصا طویل اور گراں ہو کر گذرتا ہے۔

(۳) دن اور رات عین برابر ہو جائیں گے۔

(۴) عمریں چھوٹی ہو جائیں گی جیسا کہ پہلے وقتوں میں عمریں خاصی لمبی ہوا کرتی تھیں۔

(۵) شر اور فساد قریب سے قریب تر ہوتا جائے گا۔

(۶) بری و بحری راستے قریب تر ہو جائیں گے جنہیں کم سے کم وقت میں بآسانی عبور کیا جا سکے گا جیسا کہ موجودہ دور میں ہوائی جہاز اور جدید بحری جہازوں کی بدولت یہ سہولت میسر ہے کہ مہینوں کا سفر دنوں بلکہ گھنٹوں میں طے کر لیا جاتا ہے۔

مذکورہ دونوں قسموں میں سے اگر دوسری (مجازی) قسم مراد لی جائے تو اس میں موجود تمام پہلو اور نکات وافکار ایک عرصہ سے منظر عام پر آچکے ہیں لیکن اگر اس سے پہلی (حقیقی) قسم مراد لی جائے یعنی ''فی الحقیقت وقت بڑی سرعت سے گذرنے لگے گا'' تو یہ علامت قیامت تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

راجح پہلو

مذکورہ حدیث کو حقیقی معانی پر محمول کرنا ہی راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ (حدیث نمبر ۱) اور اس جیسی دیگر احادیث میں ایک عمومی (Generally) بات بتائی گئی ہے کہ :۔

﴿يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ﴾

"زمانہ قریب آجائے گا۔"

مگر کچھ صحیح احادیث میں اس عموم کی تشریح(Explanation) بھی موجود ہے جیسا کہ (حدیث نمبر۲) سے ظاہر ہے کہ سال ماہ برابر، ماہ ہفتہ برابر، ہفتہ گھنٹے برابر اور گھنٹے شعلے برابر ہو کر (بڑی تیزی سے قیامت کی طرف) بڑھے گا۔

علاوہ ازیں صحیح احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ خروج دجال کے وقت پہلا دن سال برابر، دوسرا ماہ برابر اور تیسرا ہفتہ برابر (بڑا) ہو کر گذرے گا۔

اگر فی الواقع دن بڑا ہو سکتا ہے تو چھوٹا ہونا کیونکر بعید از قیاس قرار دیا جا سکتا ہے۔



(۵۶): بازار قریب قریب ہوں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَظْهَرَ الْفِتَنُ ، وَيَكْثُرَ الْكِذْبُ ، وَيَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بکثرت بولا جائے گا اور بازار قریب قریب ہو جائیں گے۔''

فوائد

(۱) بازاروں کا قریب قریب ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) بازاروں کے قریب ہونے کے مختلف مفہوم اخذ کیے جاسکتے ہیں مثلاً :۔

(۱) فی الواقع بازار ہر گھر کے قریب ہوگا جیسا کہ موجودہ دور میں تقریباً ہر گلی محلے میں بازار موجود ہوتا ہے جہاں سے ہر طرح کا سودا سلف بآسانی خریدا جاسکتا ہے۔

(۲) ایک بازار دوسرے بازار کے قریب ہوگا اس کی مثال بھی منظر عام پر موجود ہے۔ایک بازار سے نکل کر دوسرے میں داخل ہوں تو وہاں پہلے سے زیادہ سامان ضروریات بکھرا دکھائی دیتا ہے۔

(۳) بازار انسانی استطاعت (Access) کے لحاظ سے قریب ہوں گے یعنی جس طرح موجودہ ترقی یافتہ دور میں گھر بیٹھے کمپیوٹر (انٹرنیٹ) کے ذریعے ساری دنیا کے بازاروں اور منڈیوں کے سودوں کا ریٹ بآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے۔علاوہ ازیں انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے، خطے میں خرید و فروخت (Business) کیا جاسکتا ہے جو کچھ عرصہ پہلے ناممکن الوقوع معلوم ہوتا تھا۔



(۱) [احمد (۶۸۷/۲) مجمع الزوائد (۳۲۷/۷)]

(۵۷): لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ ایک دن لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں وقوع قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں:۔

''جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔''(تو قیامت قریب ہوگی)۔

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ ......إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا﴾(۲)۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''ایک دن اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آکر کہنے لگا......(تو آپ ﷺ نے فرمایا) جب لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

فوائد

(۱) لونڈی کا اپنے مالک کو جنم دینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) بعض روایات میں مالک اور بعض میں مالکہ کو جنم دینے کا ذکر ہے البتہ لیکن مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

---

(۱) [بخاری: کتاب الایمان: "باب سؤال جبریل النبی عن الایمان والاسلام والاحسان"(۵۰) مسلم(۹۳) احمد(۲/۴۲۰ ـ ۵۶) ابو داؤد(۴۶۹۶) ترمذی(۲۶۱۰) نسائی(۵۰۰۱) ابن ماجه(۵۱) ابن حبان(۱۷۳) طیالسی(۲۱) شعب الایمان(۳۹۷۳)]

(۲) [احمد(۴/۱۷۸) مسلم: کتاب الایمان: باب الایمان ماهو وبیان خصاله(۹۷ ـ ۹)]

(۳) ''لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی'' اس کے کئی مفہوم شارحین سے منقول ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) اسلام پھیل جائے گا اور مشرکین پر غلبہ پا لیا جائے گا اور ان کی عورتوں کو لونڈی غلام بنا لیا جائے گا جن سے پیدا ہونے والے بچے لونڈی کے مالک ہوں گے کیونکہ وہ بچے لونڈی کے مالک کے نطفے سے ہیں۔(۱)

(۲) حافظ ابن کثیرؒ اور حافظ ابن حجرؒ اسے بعید از قیاس قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''اس قول میں نظر ہے کیونکہ جب یہ پیش گوئی کی گئی تو اس وقت مذکورہ صورت موجود تھی جبکہ آپ ﷺ کی مراد کوئی ایسی صورت ہے جو اس وقت موجود نہیں تھی بلکہ قیامت کے قریب رونما ہوگی۔(۲)

(۳) جنگیں بکثرت ہوں گی اور لونڈی غلام بھی بکثرت ہوں گے۔ لونڈیوں کی بکثرت خرید و فروخت ہوگی جبکہ بچے مالکوں کے ہوں گے پھر وہی اولاد اپنی ہی ماؤں کو لونڈیوں کی حیثیت سے خرید لائیں گے لیکن اولاد اور ماں کو حقیقت حال کا علم نہیں ہوگا۔ (ایضا)

(۴) ''لونڈی مالک جنے گی'' کا مفہوم یہ ہے کہ اولاد ماں کا حکم نہیں مانے گی بلکہ نافرمان اولاد ماں کے ساتھ لونڈیوں کا سا سلوک کرے گی۔ (ایضا) حالانکہ ماؤں کی نافرمانی بھی نبی کریم ﷺ کے دور میں موجود تھی جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۵) راجح مفہوم:

اس جملے کو حقیقت پر محمول کیا جائے کہ فی الواقع لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی اور آج کے سائنسی دور میں یہ سب کچھ ثابت ہو چکا ہے۔ لوگ کرائے پر عورت حاصل کر کے اپنے نطفے اس کے رحم میں رکھوا دیتے ہیں پھر وہ اس عورت کے رحم میں پرورش پا کر جنم لیتا ہے حالانکہ عورت کی حیثیت ملازمہ (نوکرانی) کی سی ہوتی ہے جبکہ جنم پانے والا اس کے مالک کا بچہ ہونے کی وجہ سے عورت کا بھی مالک ہوتا ہے۔

---

(۱) [معالم السنن (۶۷/۷) فتح الباری (۱۲۲/۱) شرح نووی (۱۵۸/۱)]

(۲) [دیکھئے النھایہ فی الفتن (۱۷۷/۱ ـ ۱۷۸) فتح الباری (۱۲۲/۱)]

(۵۸) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہو گی

﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ثَوْبَانُ ! كَيْفَ أَنْتَ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَتَدَاعِيْكُمْ عَلَى قَصْعَةِ الطَّعَامِ يُصِيْبُوْنَ مِنْهُ قَالَ ثَوْبَانُ : بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا؟ قَالَ : لَا ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ يُلْقَى فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنُ قَالُوْا : وَمَا الْوَهْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ حُبُّكُمُ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتُكُمُ الْقِتَالَ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ثوبان سے کہا، اے ثوبان! اس وقت تمہارا (مسلمانوں کا) کیا حال ہوگا جب (کافر) امتیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح تم کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو؟ ثوبان نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم قلت میں ہوں گے؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم کثرت میں ہو گے لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں وھن ڈال دیں گے۔ صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے محبت اور جہاد سے نفرت۔''

ایک روایت میں ہے کہ

''دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

فوائد

(۱) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور وقوع پذیر ہے۔

(۱) [احمد (۴۷۳/۲) ابو داؤد : کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹۷) مجمع الزوائد (۵۶۳/۷) ابن ابی شیبه (۶۱۳/۸) السلسلة الصحيحة (۶۴۷/۲)]

(۳) مسلمانوں کی شکست وریخت کا بنیادی سبب ''دنیا سے محبت اور جہاد سے نفرت'' بتایا گیا ہے۔

(۴) آج مسلمان ذلیل ورسوا ہورہے ہیں کرہ ارضی پر ہر طرف مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں کشمیر ہو یا فلسطین، بوسنیا ہو یا چیچنیا ہر جگہ مسلمان کشت وخون کا شکار ہیں۔ موجودہ دنوں میں افغانستان کے خلاف بھی ساری امم کافرہ مل کر چڑھ دوڑی ہیں اور نہتے عوام کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔

(۵) ذلت وپستی اور ظلم وستم سے محفوظ ہونے کے لئے وسیع پیانے پر جہادی قوت، ٹیکنالوجی، جدید وسائل اور مجاہدانہ سیرت وکردار کے حامل افراد کی ضرورت ہے جو پوری حکمت عملی اور وقت کے تقاضوں کے ساتھ امت مسلمہ کی صحیح راہنمائی کا بیڑہ اٹھائیں۔



(۵۹) : نیک لوگ معدوم (Unseen) ہو جائیں گے

(۱) : ﴿عَنْ مَرْدَاسِ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً﴾(۱)

حضرت مرداس اسلمی ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت (فوت) ہوتے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فضول لوگوں) کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔''

(۲) : ﴿عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال : يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يغربلون فِيْهِ غُرْبَلَةً يَبْقٰى مِنْهُمْ حُثَالَةٌ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ﴾(۲)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ ﷛) سے روایت کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ ان کی خوب چھانٹی ، صفائی (Purification) کی جائے گی تو فضول لوگ باقی رہ جائیں گے (جبکہ نیک لوگ معدوم ہو جائیں گے) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر فرمایا: اس طرح ان کے وعدے اور امانتیں خلط ملط ہو کر رہ جائیں گے اور وہ اختلافات کا شکار ہو جائیں گے۔''

(۳) : اسی طرح کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ

---

(۱) [بخاری : كتاب الرقاق : "باب ذهاب الصالحين" (٦٤٣٤)]

(۲) [احمد (٢/٢٨٩۔ ٢٩١) ابو داؤد : كتاب الفتن والملاحم (٤٣٤٢) ابن ماجه (٤٠٠٥) حاكم (٤/٤٨١) الترغيب (١/١٢٤) مشكل الآثار (٣/٢١٩)]

اضافہ ہے:۔

"یارسول اللہ! پھر (ایسے وقت) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو، نیکی کا کام کرو، برائی سے دور رہو اور لوگوں کو چھوڑ کر بالخصوص اپنی فکر کرو۔ (ایضا)

(٤) : حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

"ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ نے لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں) پڑھ کر فرمایا: "عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب آن پہنچا ہے"...... آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہمارے درمیان صالح لوگ بھی موجود ہوں گے؟ فرمایا: "ہاں! جب خباثت بہت بڑھ جائے گی۔" (١)

(٥) : حضرت عمر بن خطاب ؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ دنیا پر ذلیل ابن ذلیل (لوگوں) کا غلبہ ہو جائے گا۔" (٢)

(٦) : ﴿ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ ﴾(٣)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی مگر صرف بدترین لوگوں پر۔" (قائم ہوگی کہ جب نیک لوگ معدوم ہوں گے)۔

(٧) : عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ لوگ سب سے بدتر ہیں جن کی زندگی میں قیامت برپا

---

(١) [بخاری : كتاب الفتن : باب قول النبی "ويل للعرب من شرقد اقترب" (٧٠٥٩)]

(٢) [احمد (٥٣٥/٥) مجمع الزوائد (٦٣٠/٧) عبد الرزاق (٣١٦/١١) السلسلة الصحيحة (٩/٤)]

(٣) [مسلم : كتاب الفتن : "باب قرب الساعة" (٢٩٤٩) احمد (٤٩٢/١) شرح السنه (٤٦١/٧) ابن حبان (٦٨٣٦)]

ہوگی۔"(۱)

فوائد

(۱) نیک لوگوں کا معدوم(Unseen) ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
(۲) موجودہ حالات میں قیامت کی مذکورہ نشانی خوب واضح ہو چکی ہے۔
(۳) اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے نیک صالح لوگ ہی پسند ہیں اور جب رفتہ رفتہ صلحاء و شرفا کا اختتام ہو جائے گا تو قیامت قائم ہو جائے گی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔
"اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر تے ہوں۔" [الانفال : ۳۳]
(۴) کاروبار دنیا نیک لوگوں کی بدولت قائم ہے۔
(۵) فضول لوگوں کی نشانی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ دیانت وامانت، عہد ووفا، سچائی اور راست گوئی جیسے اوصاف کریمہ واخلاق حسنہ سے محروم ہوں گے۔
(۶) موجودہ دور میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینا تو کجا، اسلام پر عمل کرنا بھی خاصا مشکل ہو چکا ہے۔
(۷) جب لوگوں میں فتنہ فساد، اختلافات اور عملی بے راہ روی کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو ایسے حالات میں اپنے دین وایمان کی فکر کرنا دوسروں کی اصلاح کی بنسبت زیادہ ضروری ہے۔
(۸) اگر حالات اجازت دیں تو بقدر استطاعت "تبلیغ دین" کی خدمت سرانجام دینا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔
(۹) نیک لوگ یک دم معاشرے (دنیا) سے غائب نہیں ہوں گے بلکہ یہ افسوسناک حالت رفتہ رفتہ نمودار ہوگی اور تجربہ شاہد ہے کہ دینی خاندان بڑی سرعت سے اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں۔
(۱۰) قیامت کی مذکورہ نشانی برحق ہے مگر ہمیں اپنے رویئے سے نیک صالح افراد کا نمونہ پیش کرنا چاہیے اور "نیکی" کا نام ونشان زندہ رکھنے کے لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی نسل نو کو دینی تعلیم وتربیت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے تمام مواقع فراہم کریں۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : "باب ظهور الفتن" (۷۰٦۷) احمد (۱/۲۰٦) مجمع الزوائد (۱/۲۳۹) النهاية (۱/۲۳۹)]

(۶۰) : دین اجنبی ہو جائے گا

(۱) : ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام اجنبی (حالت میں) شروع ہوا تھا اور عنقریب اسی طرح اجنبی ہو کر رہ جائے گا جس طرح شروع ہوا تھا پس اجنبی لوگوں (مسلمانوں) کے لئے خوشخبری ہے۔''

(۲) : ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ ، قِیْلَ : وَمَنِ الْغُرَبَاءُ ؟ قَالَ : النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کا آغاز اجنبی (حالت میں) ہوا تھا اور اسی طرح اس کا اختتام بھی اجنبی (حالت میں) ہوگا لہٰذا اجنبی لوگوں (مسلمانوں) کے لئے خوشخبری ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اجنبی کون ہے؟ فرمایا: جو قبائل (اور وطنوں) سے (بغرض ہجرت) نکل گئے ہوں۔''

(۳) : حضرت عبدالرحمٰن اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام اجنبی شروع ہوا اور اجنبی حالت پر لوٹ جائے گا لہٰذا ''اجنبی'' لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔'' پوچھا گیا: اجنبی کون ہیں؟ فرمایا: ''جو لوگوں کے فساد کے

---

(۱) [احمد (۲/۲ ۵ ۱) مسلم (۱٤٥/٦) ابو عوانه (۱٥/۲ ۰ ۱)]

(۲) [احمد (۱/ ٤۹۸) ترمذی (۲٦۲۹) ابن ماجه (٤۰۳٦) دارمی (۲/۲ ۰ ٤) مشکل الآثار (٦۸٦) شرح السنه (۱/ ۱۲٥) ابن ابی شیبه (۸/ ۱۳٤) النهایه (۱/ ۳۳) السلسلة الصحیحة (۳/ ۱۲۷)]

وقت اصلاح کا کام کرتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایمان سیلاب کی طرح مدینے کا رخ کرلے گا۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسلام ان دو مسجدوں (کعبہ و مسجد نبوی) کے درمیان اس طرح سکڑ آئیگا جس طرح سانپ اپنی بل میں جا سکڑتا ہے۔"(۱)

(٤) : حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ اجنبی (غرباء) لوگوں کے لئے بشارت فرمائی تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: "کثیر التعداد بدکاروں میں رہنے والے قلیل التعداد صالح لوگ، جہاں نافرمان زیادہ ہوں اور اطاعت گذار تھوڑے ہوں۔" (تو وہ اطاعت گذار (غریب) اجنبی ہیں)۔(۲)

فوائد

(۱) دین اسلام اور اہل اسلام کا اجنبی (Stranger) ہوجانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اجنبی (غریب) کی مختلف احادیث میں مختلف تعریفات (Definitions) کی گئی ہیں۔ مثلا:

(۱) النزاع من القبائل

"اللہ کے لئے ہجرت کرنے والے"

(۲) الذین یصلحون اذافسد الناس

"فتنہ فساد کے وقت لوگوں کی صحیح دین پر اصلاح کرنیوالے۔"

(۳) أناس صالحون

"کثیر التعداد (Majority) فسادی اور شریر لوگوں میں قلیل التعداد (Minority) شریف،

---

(۱) [احمد (۱۰٤/٤) (۲۲۸/۱) مجمع الزوائد (۳۰٥/۷) الایمان لابن مندة (۲۰٥/۲) ابو یعلیٰ (۷٥٦) البزار (۱۱۱۹) أسد الغابة (٤٥۷/۳) غریب الحدیث للخطابی (۱۷٦/۱)]

(۲) [احمد (۲۳٥/۲ - ۲۹۲) طبرانی کبیر (۱۲۲/۱۰) کتاب الزھد (۷۷٥) الجامع الصغیر (۱۳٤/۲) مجمع الزوائد (۳۰٥/۷) ابن ابی شیبه (۱۳٤/۸) السلسلة الصحیحة (۱٥۳/٤)]

صالح اور پاکیزہ کردار لوگ۔"

مگر مذکورہ تمام تعریفات کا ملخص مشترک ہے یعنی غرباء (اجنبی) وہ لوگ ہیں جو امت میں فتنہ وفساد اور عملی بے راہ روی کے وقت لوگوں کی صحیح نبوی راہنمائی کا بیڑا اٹھائیں گے گو اس نیک مقصد کے لئے انہیں اپنے علاقے، کنبے قبیلے اور گھر بار قربان کر کے ہجرت جیسی سعادت سے بہرہ مند کیوں نہ ہونا پڑے اور ایسے لوگ دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں نہایت قلیل تعداد میں ہوں گے اس لئے انہیں اجنبی (غرباء) کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

(۳) اسلام بوقت آغاز اجنبی تھا یعنی اسلام قبول کرنے والے اقلیت میں تھے مگر آہستہ آہستہ یہی اسلام نصف سے زیادہ دنیا پر چھا گیا اور آج عیسائیوں کے بعد مسلمان اکثریت میں ہیں مگر قبل از قیامت اسلام دوبارہ اجنبی ہو جائے گا حتی کہ وہ چند ایک لوگ ہی مسلمان رہ جائیں گے جو حضرت عیسیٰ کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کریں گے پھر یاجوج ماجوج سے بچنے کے لئے ایک پہاڑ (کوہ طور) پر پناہ لیں گے۔



(۶۱): لوگ بدل جائیں گے

(۱) : ﴿ عَنْ مِرْدَاسِ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْھِمُ اللّٰہُ بَالَۃً ﴾(۱)

حضرت مرداس ﷛ بیان کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے گذرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔''

(۲) : ﴿ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَتَتْبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْھُمْ ﴾(۲)

حضرت ابوسعید ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم پہلے لوگوں کے طور طریقے اس طرح اختیار کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ (سانڈہ) کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔''

(۳) : حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام (خلیفہ، امیر) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑو گے اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث بن جائیں گے۔''(۳)

---

(۱) [بخاری : کتاب المغازی : "باب غزوۃ الحدیبیۃ" (۴۱۵۶)]

(۲) [بخاری : کتاب احادیث الانبیاء : "باب ماذکر عن بنی اسرائیل" (۳۴۵۶) مسلم (۲۶۶۹)]

(۳) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب ماجاء فی الامر بالمعروف" (۲۱۷۰)]

(٤) : زبیر بن عدی ﷺ فرماتے ہیں کہ

''ہم حضرت انس ﷺ کے پاس حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''صبر کرو! تم جس دور سے گذر رہے ہو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی زیادہ برا ہوگا کیونکہ یہ بات میں نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔''(١)

فوائد

(ا) لوگوں کی عادات وصفات، حیثیت وکیفیات اور احوال وکردار کا بدل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(٢) موجودہ دور میں اس نشانی کا ظہور وقوع پذیر ہے۔

(٣) لوگوں کے بدلنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی صفات حسنہ صفات سئیہ سے بدل جائیں گی اور ان کے اخلاق وکردار بدنما اور داغدار ہوں گے، یہود ونصاری کے تابع فرمان اور اسلام سے باغی ہوتے جائیں گے۔

(٤) ذمہ داری کا اہل برے لوگوں کو سمجھا جائے گا یا لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے بدترین لوگوں کو ان پر مسلط کردیا جائے گا۔ ہر حاکم کے بعد آنے والا پہلے سے بھی بدتر ثابت ہوگا۔ الا ماشاء اللہ اور موجودہ حالات وواقعات اس پر گواہ ہیں۔

(٥) ہر آنے والا دور پہلے سے بھی بدتر ثابت ہوگا اس میں زمانے کا قصور نہیں بلکہ یہ لوگوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہوگا۔



(١) [بخاری : کتاب الفتن : "باب لا یأتی زمان الا الذی بعدہ شرمنه" (٧٠٦٨)]

(۶۲): بارش بکثرت ہوگی مگر خیمے محفوظ رہیں گے

﴿عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا لَا تَكُنُّ مِنْهُ بُيُوْتُ الْمَدَرِ وَلَا تَكُنُّ مِنْهُ إِلَّا بُيُوْتُ الشَّعْرِ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگوں پر ایک ایسی بارش آئے گی جس سے ہر مٹی گارے کا (پختہ) گھر تو (بھیگنے سے) محفوظ نہیں رہے گا مگر بالوں والے گھر (یعنی خیمے) اس (بارش) سے محفوظ رہیں گے۔'' (یعنی ان پر بارش نہیں ہوگی)۔

فوائد

(۱) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ پوری کرہ ارضی پر ایک ہی وقت میں موسلا دھار بارش ہوگی مگر اس بارش سے دنیا کے غریب، فقیر، یا مسافر اور مجاہد لوگوں کے کھلے آسمان تلے گاڑے ہوئے بالوں (اون) کے خیمے محفوظ رہیں گے جبکہ بڑی بڑی مضبوط اور محفوظ عمارتیں اس بارش سے محفوظ نہ رہ سکیں گی۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

(۳) مذکورہ پیش گوئی بلاشبہ انسانی علم وعقل اور تجربے سے ماوراء معلوم ہوتی ہے کہ کسی جگہ ایک ہی بارش ہو مگر خیمے محفوظ رہیں اور مکانات بھیگ جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں بطور مسلمان امنا وصدقنا کے سوا چارہ نہیں۔

(۴) کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے کہ شہر کے ایک حصے میں خوب بارش ہو رہی ہے مگر دوسرا حصہ محفوظ ہے۔ اگر ایسا ممکن ہے اور فی الواقع اس کا جواب مثبت ہے تو پھر مذکورہ پیش گوئی کے وقوع میں تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

---

(۱) [أحمد (۲/۲۶۲) (۲/۳٤٦) مجمع الزوائد (۷/٦۳۹) ابن حبان (٦۷۷۰)]

(۶۳): بارش بکثرت ہو گی مگر پیداوار (Production) نہیں ہو گی

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا﴾(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے (پوری روئے زمین پر) ایک عام بارش ہوگی مگر (بارش کے باوجود) زمین کچھ نہیں اگائے گی۔''

(۲): ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قحط سالی یہ نہیں کہ بارش رک جائے بلکہ قحط سالی تو یہ ہے کہ بار بار بارش ہو مگر زمین نباتات اگانے سے انکار کر دے۔''

فوائد

(۱) قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ موسلا دھار بارش کے باوجود زمین سے پیداوار نہیں ہوگی۔

(۲) بارش اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کے ذریعے پانی کی ضرورت بدرجہ اتم پوری ہوتی ہے اور زمین نباتات اگاتی ہے۔ دراصل زمین سے نباتات اگانا بارش کا خاصہ ہے مگر جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے بارش کے اس خاصے کو سلب کر لیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آگ کے جلانے کا خاصہ اس وقت سلب کر لیا جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔

---

(۱) [احمد (۱۷۷/۳) مجمع الزوائد (۶۳۸/۷) التاریخ الکبیر (۳۶۲/۷) حاکم (۴۹۵/۴)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: "باب فی سکنی المدینة وعمارتها قبل الساعة" (۲۹۰۴) احمد (۴۵۱/۲) ابن حبان (۹۹۵)]

(۳) قیامت کی مذکورہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

(۴) جس طرح بارش کے انقطاع سے قحط پیدا ہوتا ہے اسی طرح قیامت کے قریب قحط پیدا ہوگا مگر بارشیں ''قحط'' سے نجات نہ دیں گی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوگا۔

(۵) ایک روایت میں ہے :۔

﴿ لا تقوم الساعة حتى لا تمطر ﴾(۱)

''قیامت کے قریب بارش ہوگی نہ نباتات ہوں گی۔'' مگر اس میں ''لا'' کا اضافہ غیر محفوظ ہے۔



(۱) [ابو یعلیٰ (۳۵۲۷)]

(۶۴): قسطنطنیہ (استنبول) کی فتح

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَشْرِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطُنْطُنِيَةُ فَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ﴾(۱)

حضرت بشر خثعمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''انہوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا: تم ضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے اور (بوقت فتح تمہارا) وہ امیر بہترین امیر ہوگا اور وہ لشکر بھی بہترین ہوگا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا : قُسْطُنْطُنِيَةُ أَوْ رُوْمِيَةُ ؟ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا يَعْنِي قُسْطُنْطُنِيَةَ ﴾(۲)

ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا گیا کہ قسطنطنیہ اور روما میں سے کونسا ملک پہلے فتح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرقل کا علاقہ یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔''

(۳) : حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ) کی بربادی (کا پیش خیمہ) ہے، مدینے کی بربادی جنگوں کا آغاز ہے، جنگوں کا آغاز قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج (کا نقارہ) ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس (معاذ) کے کندھے یا ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''یہ باتیں اسی طرح برحق ہیں جس طرح تم یہاں (کھڑے ہو یا) بیٹھے ہو۔'' (۳)

(٤) : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [احمد (٤/٣٣٥) حاکم (٤/٤٦٨) الطبرانی الکبیر (٢/٣٩) التاریخ الکبیر (٢/٨١)]

(۲) [احمد (٢/١٧٦) دارمی (١/١٣٧) حاکم: کتاب الفتن والملاحم (٤/٤٦٨) الدر المنثور (٦/٦٠) السلسلة الصحیحة (١/٣٣)]

(۳) [احمد (٥/٢٣٢) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (٤٢٩٤) حاکم (٤/٤٦٧)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ رومی اعماق یا دابق (ملک شام کے) مقام پر پڑاؤ کریں گے۔ ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (مقابلے کے لئے) نکلے گا جو اس وقت روئے زمین کا سب سے بہترین لشکر ہوگا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہم میں سے بے دین ہو گئے ہیں ہم صرف انہی سے لڑنے آئے ہیں۔ مسلمان کہیں گے، قسم خدا کی ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے کہ تمہارے لئے اپنے (ان نو) مسلم بھائیوں کو چھوڑ دیں تو پھر لڑائی چھڑ جائے گی۔ مسلمانوں کا ایک تہائی حصہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے گا اور ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ایک تہائی حصہ لڑائی میں شہید ہو جائے گا جو اللہ کے ہاں افضل ترین شہید سمجھے جائیں گے اور ایک تہائی (آخری) حصہ فتح حاصل کرے گا جو کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوگا اور پھر یہی قسطنطنیہ کو فتح کرلے گا۔'' (۱)

(۵) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کا ایک حصہ سمندر اور دوسرا حصہ خشکی کی طرف ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، یارسول اللہ۔ فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ستر (70) ہزار بنی اسحاق اس کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ جب وہ شہر کے پاس پہنچیں گے تو پڑاؤ کرلیں گے اور وہ تیر و تلوار (اسلحہ) سے لڑائی نہیں کریں گے بلکہ وہ ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب گر جائے گی پھر وہ ''لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر'' کہیں گے تو اس کی دوسری جانب گر جائے گی۔ پھر وہ ''لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر'' کہیں گے تو وہ شہر ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو کر مال غنیمت حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیخنے والا (شیطان) چیخ کر کہے گا: بلاشبہ دجال نکل چکا ہے تو وہ لوگ سب مال و دولت چھوڑ کر واپس چلے آئیں گے۔'' (۲)

---

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: "باب فی فتح قسطنطنیه و خروج الدجال و نزول عیسی ابن مریم" (۲۸۹۷)]

(۲) [مسلم (۲۹۲۰) کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل ......]

فوائد

(۱) قسطنطنیہ کا موجودہ نام استنبول ہے جسے شاہ روم قسطنطین نے اپنا دارالخلافہ بنایا اور اسی کے نام سے اس کا نام قسطنطنیہ مشہور ہوا۔ قسطنطنیہ اور عموریہ کے درمیان ساٹھ میل کی مسافت ہے۔(۱)

(۲) حضور نبی کریم ﷺ نے قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کرنے والے پہلے لشکر کو جنت کی خوشخبری سنائی ہے جیسا کہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:۔

﴿أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ﴾(۲)

''میری امت کا وہ پہلا لشکر (جہنم کی آگ سے) بخش دیا گیا ہے جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملہ آور ہوگا۔''

اس پہلے لشکر کا امیر یزید بن معاویہ بن سفیان تھا۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے قسطنطنیہ (استنبول) فتح کرنے والے لشکر اور امیر لشکر کو بہترین کے خطاب سے نوازا ہے۔

(۴) قسطنطنیہ ۸۵۷ھ بموافق ۱۴۵۳ء میں محمد بن مراد جو سلطان محمد الفاتح کے نام سے مشہور ہے، کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اس فتح میں سلطان کے ساتھ دو لاکھ کا فوجی لشکر اور اپنے دور کے تمام جدید ہتھیار میسر تھے لیکن حدیث کے مطابق اسے تسبیح وتکبیر سے فتح کیا جائے گا اور ہتھیار استعمال نہیں ہوں گے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ دوبارہ کافروں کے قبضے میں چلا جائے گا اور پھر مسلمان بلا ہتھیار اسے فتح کریں گے۔

(۵) تسبیح وتکبیر سے فتح ہونے والا شہر یہی قسطنطنیہ (استنبول) ہے کیونکہ حدیث کی تمام علامات اسی پر چسپاں ہوتی ہیں مگر تا حال یہ پیش گوئی ظاہر نہیں ہوئی تاہم ترکی کی سیکولر ریاست کے اسلام کے خلاف جارحانہ اقدامات اور اسلام کش پالیسی اسی پیش گوئی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہے ہیں۔

---

(۱) [دیکھئے معجم البلدان (۳٤۷/٤)]

(۲) [بخاری: کتاب الجهاد: باب ماقیل فی قتال الروم (۲۹۲٤)]

(٦٥): روما (اٹلی) فتح ہو گا!

﴿ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَسُئِلَ أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا : أَلْقُسْطُنْطُنِيَةَ أَوْ رُوْمِيَّةَ ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بِصَنْدُوْقٍ لَّهٗ حَلَقٌ قَالَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا قَالَ فَقَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ إِذَا سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْمَدِيْنَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلًا قُسْطُنْطُنِيَه أَوْ رُوْمِيَّة ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِيْنَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلًا يَعْنِيْ قُسْطُنْطُنِيَه ﴾(١)

ابو قبیل فرماتے ہیں کہ

''ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہو گا قسطنطنیہ یا رومیہ (اٹلی)؟ عبداللہ ﷛ نے ایک صندوق منگوا کر اس سے ایک کتاب نکالی اور کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس بیٹھے لکھ رہے تھے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ پہلے فتح ہو گا یا رومیہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہرقل کا شہر قسطنطنیہ پہلے فتح ہو گا۔''

فوائد

(۱) روم کو روما سے موسوم کیا جاتا ہے، جو موجودہ دور میں اٹلی کا دار الحکومت ہے۔(۲)

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی لیکن ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ کے رسول ﷺ کی دوسری پیش گوئیوں کے مطابق روم و ایران، مصر و شام وغیرہ فتح ہوئے اسی طرح روما بھی فتح ہو گا۔(انشاء الله)

(۳) روما، قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح کے بعد فتح ہو گا۔

(۴) حق و باطل کی کشمکش جو روز اول سے شروع ہوئی تا قیامت جاری رہے گی، کسی جگہ مسلمان

---

(١) [احمد (٢/١٧٦) دارمی : "باب من رخص فی کتابة العلم" (٤٨٦) حاکم (٤/٤٦٨) الدر المنثور (٦/٦٠٦) السلسلة الصحيحة (١/٣٣) (٤)]

(٢) [دیکھئے معجم البلدان (٣/١١٣)]

قبضہ پائیں گے تو کسی جگہ شکست وریخت سے دوچار ہوں گے مگر دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی امت مسلمہ اور دین اسلام کا استیصال نہیں کر سکتیں!

(۵) حضرت عبداللہ نے اپنی لکھی ہوئی حدیث پڑھ کر جواب دیا جس سے منکرین حدیث کے اس غلط نظریئے کی تردید ہوتی ہے کہ دورِ نبوی میں حدیث لکھی نہیں جاتی تھی! بلکہ بہت سے صحابہ حدیث کو ضبط تحریر میں لانے کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔



(۶۶): کفار مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گے

(۱) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوشِكُ أَنْ تُدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تُدَاعَى الْآكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : أَنْتُم يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ تَكُوْنُوْنَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ يُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيُجْعَلُ فِيْ قُلُوبِكُم الْوَهْنُ قَالَ : قُلْنَا : وَمَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ : حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ﴾(۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عنقریب (کافر) قومیں تمہارے خلاف اس طرح جمع ہو جائیں گی جس طرح بھوکے کھانے کے برتن پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا اس وقت ہم تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارے رعب و دبدبے کو نکال کر تمہارے دلوں میں (کمزوری) وھن ڈال دے گا۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

(۲): ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِثَوْبَانَ : كَيْفَ أَنْتَ يَا ثَوْبَانُ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَتَدَاعِيْكُمْ عَلَى قَصْعَةِ الطَّعَامِ يُصِيْبُوْنَ مِنْهُ قَالَ ثَوْبَانُ : بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَمِن قِلَّةٍ بِنَا ؟ قَالَ : لَا ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنْ يُلْقَى فِيْ قُلُوبِكُم الْوَهْنُ قَالُوا : وَمَا الْوَهْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ حُبُّكُم الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتُكُم الْقِتَالَ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [احمد (۵/۲۵۰) ابو داؤد : کتاب الفتن و الملاحم (۴۲۹۷) المعجم الکبیر (۲/۱۰۱) ابن ابی شیبہ (۸/۶۱۳) حلیۃ الاولیاء (۱/۱۸۲) السلسلۃ الصحیحۃ (۲/۶۴۷)]

(۲) [احمد (۲/۴۷۳) مجمع الزوائد (۷/۵۶۳)]

”آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ اللہ کے رسول ﷺ ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمارہے تھے، اے ثوبان! اس وقت تمہارا (مسلمانوں) کیا حال ہوگا جب (کافر) اقوام تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح تم کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو اور وہ (کفار) تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان، کیا اس وقت ہم قلیل تعداد میں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس دن کثیر تعداد میں ہو گے لیکن تمارے دلوں میں وھن پیدا ہو جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ وھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا دنیا سے محبت کرنا اور جہاد و قتال سے نفرت کرنا (وھن) ہے۔“

فوائد

(۱) کافروں کا مسلمانوں کے خلاف مجتمع ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) موجودہ حالات میں یہ نشانی بدرجہ اتم سامنے آچکی ہے کہ جب سے ”روس“ کے اشتراکی اور فوجی تسلط (Domination) کا خاتمہ ہوا ہے تب سے امریکہ اور اس کے تمام گماشتے مسلمانان عالم اور بلاد اسلامیہ کی زمینی اور فکری و نظری سرحدوں پر اپنی پوری قوت و استعداد کے ساتھ حملہ آور ہو چکے ہیں۔

(۳) تمام خلیجی عرب (اسلامی) ریاستوں کی سرحدوں پر یہود و نصاریٰ کی کڑی نگرانی ہے بلکہ درحقیقت خلیج عدن، خلیج فارس اور خلیج عمان میں امریکی بحری بیڑے ہر طرح کے جدید ہتھیاروں کے ساتھ چاک و چوبند کسی بھی خوفناک حملے کے لئے منتظر کھڑے ہیں۔ اس طرح پورے جزیرۃ العرب پر یہود و نصاریٰ کا مکمل کنٹرول ہے۔

(۴) افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کے خلاف امریکہ اور تمام اقوام کفار نے بلا جواز سینکڑوں من بارود برسا کر ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کو نہایت وحشت و بربریت کے ساتھ تہہ تیغ کیا ہے اور ابھی بچی کھچی کسر نکالنے کے لئے تمام غنڈے دندناتے پھر رہے ہیں۔

(۵) امریکہ بدمعاش بھارت کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے تاکہ موقع پا کر پاکستان کا بھی افغانستان کا سا حشر کریں۔ یا اللہ پاکستان کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ (آمین)

(٦٧): ہر گھر میں فتنہ داخل ہوجائے گا

﴿ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ: أُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ...... ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ﴾(١)

حضرت عوف بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ

''میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ قیام قیامت کی چھ نشانیاں شمار کرلو...... پھر ایک ایسا عام اور تباہ کن فتنہ ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر بھی اس کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔''

فوائد

(۱) عرب میں فتنہ کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) فتنہ جسمانی یا روحانی ہر دو طرح کا ہوسکتا ہے۔

(۳) جسمانی فتنے میں قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ، دھنگا فساد، کساد بازاری، زناکاری، فحاشی وعریانی، سود خوری، حرام خوری جیسے عناصر شامل ہیں جو عرصہ دراز سے بتدریج شروع ہو کر بالآخر عرب کے ہر گھر کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں حتی کہ حدود حرم اور حرم مدینہ بھی اس لپیٹ سے محفوظ نہیں۔

(۴) روحانی فتنے میں بے دینی، بدعملی، شریعت سے دوری، کفار سے دوستی، جہاد وقتال سے بے رغبتی جیسے عوامل شامل ہیں۔

(۵) فی الواقع موجودہ حالات میں عرب ہر طرح کے فتنے کی لپیٹ میں ہے مزید برآں عیسائی

---

(۱) [بخاری (٣١٧٦) احمد (٦/٢٤) ابو داؤد (٥٠٠٠) ابن ماجه (٤٠٩١) حاکم (٤/٤٦٦) شرح السنه (٧/٤٢)]

طاقتیں اور قوتیں اور یہودی ذہانتیں اور لیاقتیں ہر طرف سے اہل عرب (Arabian) کا گھیراؤ کر رہی ہیں بلکہ عملی طور پر یہود و نصاری عرب میں پنجے گاڑنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور 25 سے زیادہ فوجی اڈے قائم کر چکے ہیں جو آنے والے خطرناک حالات کا سگنل (Signal) دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین پر مجتمع ہو کر ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)



(۶۸ . ۶۹) عیسائیوں سے ملکر مسلمان تیسرے دشمن سے لڑیں گے پھر عیسائیوں اور مسلمانوں میں جنگ عظیم ہوگی

(۱) : ﴿ عَنْ ذِي مَخْمَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَصَالِحُوْنَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ فَتُسْلِمُوْنَ وَتَغْنِمُونَ (وَتُنْصَرُوْنَ) ثُمَّ تَنْزِلُوْنَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَيَرْفَعُ الصَّلِيْبَ (فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيْبًا) فَيَقُولُ : أَلَا غَلَبَ الصَّلِيْبُ ، فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَقْتُلُه فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرِ الرُّوم وَتَكُوْنُ الْمَلَاحِمَ فَيَجْمَعُوْنَ إِلَيْكُمْ وَيَاتُونَكُم فِي ثَمَانِيْنَ غَايَةً مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشَرَةُ آلَافٍ ﴾(۱)

حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رومیوں کے ساتھ امن والی صلح کرو گے پھر تم اور وہ (رومی) اپنے علاوہ کسی اور (تیسرے) دشمن سے لڑو گے اور (تم کامیاب رہو گے) سلامت رہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے پھر تم ایک ٹیلوں والی سرزمین پر پڑاؤ کرو گے۔ (ایک روایت میں ہے کہ تم رومیوں سے مال غنیمت وصول کر کے الگ ایک ٹیلوں والی سرزمین پر جا کر پڑاؤ کرو گے) تو وہاں ایک رومی آئے گا اور صلیب بلند کر کے کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ اس بات پر (غضبناک ہو کر) ایک مسلمان اس کی طرف بڑھے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ اس بنیاد پر رومی تم سے دھوکہ کریں گے اور (امن معاہدہ توڑ دیں گے) پھر جنگیں چھڑ جائیں گی اور وہ اسی (80) جھنڈوں کے ساتھ تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے جبکہ ہر جھنڈے تلے دس (10) ہزار کا لشکر ہوگا۔"

(۲) : حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [احمد (۱۲۸/٤) (٤٦١/٥) ابو داؤد (۲۷٦۷) کتاب الفتن والملاحم (٤۲۹۲) ابن ماجه (٤١٤٠) حاکم (٤٦٧/٤)]

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ علامتیں (Signs) یاد رکھو......تمہارے اور بنو اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہو گی پھر وہ غدر کریں گے اور وہ اسی جھنڈوں میں تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے جبکہ ہر جھنڈے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہو گا۔'' (۱)

(۳): حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی (کا پیش خیمہ) ہے، مدینے کی خرابی جنگوں کے آغاز (کا نقارہ) ہے، جنگوں کے آغاز (کا انجام) قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج (کا اعلان) ہے۔'' (۲)

(٤): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ رومی اعماق یا دابق (ملک شام کے) مقام پر پڑاؤ کریں گے ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (بغرض قتال) نکلے گا اور وہ روئے زمین کے سب سے بہترین لوگوں کا لشکر ہو گا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی انہیں کہیں گے: تم ہمارے اور ہمارے ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو بے دین ہو (کر تمہارے پاس آ) گئے ہیں۔ مسلمان کہیں گے: خدا کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے کہ اپنے (نو) مسلم بھائیوں کو تمہارے حوالے کر دیں۔ پھر وہ ان سے لڑائی شروع کر دیں گے اور ان کا تہائی حصہ پیٹھ پھیر جائے گا جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے جبکہ ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے اور آخری تہائی لوگ فتح حاصل کریں گے جو کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوں گے۔'' (۳)

---

(۱) [بخاری: کتاب الجزیة: "باب ما یحذر من الغدر" (۳۱۷٦) احمد (٦/۲٤) ابو داؤد (٥۰۰۰) ابن ماجه (٤۰۹۱) حاکم (٤/٤٦٦) شرح السنه (۷/٤۳۰)]

(۲) [احمد (٥/۲۰۹) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (٤۲۹٤) حاکم (٤/٤٦۷)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: "باب فی فتح قسطنطنیة وخروج الدجال ونزول عیسی ابن مریم" (۲۸۹۷)]

(۵) : اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ طوفان آیا تو ایک آدمی جو ادب وآداب سے بے بہرہ تھا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: قیامت آگئی! اسیر فرماتے ہیں کہ ابن مسعود ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ سن کر) بیٹھ گئے اور فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ وراثت تقسیم نہیں کی جائے گی اور حصول غنیمت میں کوئی خوشی نہیں ہوگی۔ پھر ملک شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: دشمن مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان اپنے دشمن کے خلاف (یہاں) جمع ہو جائیں گے۔ (راوی) میں نے کہا: آپ کی مراد رومی (دشمن) ہیں؟ فرمایا: ہاں! پھر اس لڑائی میں (بہت سے مسلمان) مرتد ہوں گے۔ باقی مسلمان موت کی بیعت کریں گے (اور کہیں گے) ہم غالب ہوئے بغیر واپس نہیں پلٹیں گے۔ پھر وہ لڑائی کریں گے حتی کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ بلا غلبہ واپس پلٹ جائیں گے اور (موت کی) شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر (دوسرے دن) مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ بلا فتح ہم واپس نہیں جائیں گے اور لڑائی کریں گے حتی کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ (مسلمان اور رومی) بلا فتح واپس ہو جائیں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر (تیسرے دن) مسلمان موت اور فتح کی شرط پر نکلیں گے اور شام تک لڑیں گے پھر دونوں گروہ بلا فتح واپسی اختیار کریں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر چوتھے دن باقی مسلمان ان (رومیوں) کی طرف پیش قدمی کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دشمن کو مغلوب کریں گے اور وہ ایسی لڑائی لڑیں گے کہ اس جیسی کبھی (کسی نے سنی یا) دیکھی نہ ہوگی حتی کہ پرندہ ان کے ٹکڑوں (لاشوں) سے گذرے گا مگر وہ مر کر گر جائے گا ان (کی لاشوں) سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ ایک باپ کے اگر سو (100) بیٹے ہوں گے تو واپسی پر ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا۔ پھر کس غنیمت پر خوشی حاصل ہوگی اور کونسی وراثت تقسیم کی جائے گی؟ اسی اثنا وہ اس سے بڑی بات سنیں گے کہ ایک منادی (شیطان) ندا لگائے گا کہ دجال تمہارے اہل وعیال میں آچکا ہے! تو وہ لوگ سب کچھ وہیں چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس گھڑ

سواروں کو تفتیش کے لئے بھیجیں گے۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ (اچھی طرح) پہچانتا ہوں اور یہ (گھڑ سوار) اس دن رؤے زمین کے سب سے بہترین گھڑ سوار ہوں گے۔'' (١)

(٦) : حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جزیرۃ العرب (والوں) سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم فارس (ایران) سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تمہیں فاتح بنا دے گا پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا۔ پھر نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔'' (٢)

(٧) : حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

'' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : ''جنگ (عظیم) کے دن مسلمانوں کا خیمہ (کیمپ) ''غوطہ'' مقام پر ہوگا جو اس شہر کے پاس ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے۔'' (٣)

(٨) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب جنگیں چھڑ جائیں گی تو اللہ تعالیٰ دمشق (شام) سے ایک لشکر بھیجیں گے جو آزاد کردہ غلاموں پر مشتمل ہوگا مگر وہ سارے عرب کے بہترین گھڑ سوار اور بہترین ہتھیاروں سے لیس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائیں گے۔'' (٤)

---

(١) [مسلم : كتاب الفتن : "باب اقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال" (٢٨٩٩) احمد (٥٤٤/١) حاكم (٥٢٤/٤)]

(٢) [مسلم : كتاب الفتن : "باب مايكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال" (٢٩٠٠)]

(٣) [احمد (٢٥٢/٥) ابو داؤد : كتاب الفتن والملاحم (٤٢٩٨) الطبراني الكبير (٤٢/١٨)]

(٤) [ابن ماجه : كتاب الفتن : باب الملاحم (٤٠٨٩) حاكم (٥٤٨/٤) ابن عساكر (٢٥٨/١)]

فوائد

(۱) مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امن و صلح کا معاہدہ ہوگا۔

(۲) اس معاہدے کے مطابق مسلمان اور عیسائی مل کر کسی تیسرے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوں گے اور فتح حاصل کریں گے۔

(۳) عیسائی مسلمانوں سے غدر کریں گے اور نو لاکھ ساٹھ ہزار (960000) کا ٹڈی دل لشکر لے کر حملہ آور ہوں گے۔

(۴) اس جنگ عظیم کے دو بنیادی محرک ہوں گے اول تو کسی مسلمان کے ہاتھوں ایک عیسائی کا قتل ہونا اور دوسرا کچھ عیسائیوں کا مسلمان ہو جانا جنہیں عیسائی طلب کریں گے کہ ہمارے لوگ واپس کرو مگر مسلمان ان نو مسلم لوگوں سے دست بردار نہیں ہوں گے۔

(۵) یہ جنگ عظیم سرزمین شام پر لڑی جائے گی۔

(۶) اس جنگ عظیم میں مسلمانوں کا بیس کیمپ شہر دمشق میں غوطہ نامی مقام پر ہوگا۔

(۷) اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کا بڑا حصہ مدنی مجاہدوں پر مشتمل ہوگا۔

(۸) اس جنگ عظیم کا آخری مرحلہ چار دنوں پر محیط ہوگا اور بالآخر چوتھے روز فیصلہ کن مرحلہ ہوگا۔

(۹) اس جنگ میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد شہادت سے سرفراز ہوگی جبکہ کچھ لوگ (ایک تہائی حصہ) کافروں سے جا ملیں گے جن کی توبہ قبول نہیں ہوگی یا انہیں توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور عیسائی بھی لاکھوں کی تعداد میں واصل جہنم ہوں گے۔

(۱۰) اس جنگ میں شہید ہونے والے مسلمان اعلیٰ درجہ شہادت پر فائز ہوں گے۔

(۱۱) اس جنگ عظیم میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔

(۱۲) یہ جنگ کئی مراحل پر مشتمل ہوگی اسی لئے اس کے لئے جمع کے صیغے (ملاحم) بھی استعمال کئے گئے ہیں۔

(۱۳) اس جنگ میں عیسائیوں کا کلی استیصال نہیں ہوگا البتہ ایک بڑی تعداد کے ہلاک ہو جانے

کے بعد باقی ماندہ حضرت عیسیؑ پر ایمان لاکر مسلمان ہو جائیں گے اور کچھ دجال سے جا ملیں گے۔

(۱۵) اس پیش گوئی کا ظہور تا حال سامنے نہیں آیا مگر اس کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے حالات میں اسلام اور سچے مسلمانوں کا ساتھ دیں، جہادی تیاریاں بھرپور کریں، عیسائی بلکہ تمام غیر مسلموں پر اعتبار و انحصار کی پالیسی ختم کریں اور ایمان پر زندہ اور اسلام پر جان دینے کا عزم مصمم کرلیں۔

✿ مذکورہ احادیث کو بعض لوگوں نے طالبان اور امریکہ کے درمیان ہونے والی ''جنگ افغانستان'' پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے لیکن فی الحقیقت ان احادیث کا اطلاق کسی طرح بھی جنگ افغانستان پر نہیں ہوتا۔ تفصیلات کے لئے راقم کی کتاب ''پیش گوئیوں کی حقیقت'' (زیر طبع) کا مطالعہ مفید رہے گا۔



(۷۰): رومی کثرت تعداد (مردم شماری) میں بڑھ جائیں گے

﴿عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْفِهْرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : أَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ ! قَالَ : أَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالاً أَرْبَعًا : إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ : وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ﴾(۱)

حضرت مستورد ﷛ نے حضرت عمرو ﷛ سے کہا کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ قیامت سے پہلے رومی (عیسائی) سب سے زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ حضرت عمرو نے کہا کہ غور کرو کیا بات کر رہے ہو؟ مستورد نے کہا کہ میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے۔ عمرو نے کہا کہ اگر تو کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ عیسائیوں میں چار خصلتیں ہیں :۔

(۱) مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں۔

(۲) مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں۔

(۳) بھاگنے کے بعد دوبارہ سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں۔

(۴) مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں بہتر ہیں۔

اور ایک پانچویں خصلت بھی ہے جو بہت ہی اچھی ہے کہ یہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس (۲۸۹۸) احمد (۳۱۴/۴) الکنز (۲۱۷/۱۴)]

ظلم سے روکنے والے ہیں۔"

فوائد

(۱) رومی یعنی عیسائیوں کا سب لوگوں سے بڑھ جانا قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔

(۲) موجودہ اعداد وشمار کے مطابق عیسائی پہلے نمبر اور مسلمان دوسرے نمبر پر ہیں۔

(۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دور میں عیسائیوں میں مذکورہ چار صفات پائی جاتی تھیں مگر لازمی نہیں کہ ان کی یہ صفات تا قیامت زندہ رہیں بلکہ موجودہ دور میں تو عیسائیوں نے مسلمانوں سے بدلے چکانے کے لئے کمر کس لی ہے، گو اپنے قوانین وضوابط پر مسلمانوں کی بنسبت زیادہ عمل درآمد میں آج بھی شہرت رکھتے ہیں۔



(۷۱): دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ (خزانہ) نمودار ہو گا

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُوْنُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار ہو گا جس پر لوگ جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے جبکہ ہر بندہ یہ سوچ (کر حصہ لے) رہا ہو گا کہ شاید وہ ایک نجات پانے والا میں ہی ہوں۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قریب ہے جب فرات سونے کا خزانہ ظاہر کرے گا۔لہٰذا تم میں سے جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس خزانے میں سے کچھ بھی حاصل نہ کرے۔''

(۳) : ﴿ عَنْ أَبِي كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ : يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهُ : لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّه قَالَ : فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ﴾(۳)

---

(۱) [مسلم (۲۸۹٤)]

(۲) [بخاری (۷۱۱۹) مسلم (۷۲۷٤) احمد (۴۳۸/۲ ـ ٤٥٦) ابو داؤد (۴۳۱۳) ابن ماجه ؟ عبد الرزاق (۳۸۲/۱۱)]

(۳) [مسلم (۲۸۹٥ ـ ۸۲۷۲) احمد (٤/٥ ـ ۱۸۳) حلية الاولياء (۲٥٥/۱) مسند شاشی (۳٦۷/۳)]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نمودار ہو گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل دیں گے اور جو اس (خزانے) کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے یہ (سونا) چھوڑ دیا تو لوگ اسے لے کر چلتے بنیں گے۔ فرمایا: پھر اس کے حصول کے لئے لوگ لڑیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مقتول ہوں گے۔''

(٤): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دریائے فرات سے سونے کے ایک پہاڑ کے ظہور کا امکان ہے جس کے (حصول) کے لئے لوگ جنگ کریں گے تو ہر دس میں سے نو واصل بحق ہوں گے۔'' (١)

فوائد

(١) دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ یا سونے کے خزانے کا نمودار ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(٢) مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

(٣) پہاڑ سے مراد حقیقتاً پہاڑ (یا کان) ہی ہے پٹرول نہیں۔

(٤) سونے کا پہاڑ ظاہر کرنا قدرت الٰہی سے کچھ بعید نہیں۔

(٥) اس سونے کے خزانے کے حصول کے لئے نہایت خطرناک جنگ ہو گی جس میں ہر سو میں سے ننانوے مقتول ہوں گے۔

(٦) مسلمانوں کو اس جنگ میں شمولیت سے منع کیا گیا ہے۔

(٧) مسلمانوں کو اس خزانے کے حصول سے منع کیا گیا ہے۔

(٨) سونے کے پہاڑ (خزانے) کا نمودار ہونا موجب فتنہ ہے اور اللہ کی طرف سے ایک

---

(١) [احمد (٣٤٥/٢ ـ ٤٥٦ ـ ٥٤٦) حلية الاولياء (١٤١/٧) عبد الرزاق (٣٨٢/١١)]

آزمائش ہے۔

(۹) ماضی قریب میں ہونے والی ''گلف وار'' قطعاً وہ جنگ نہیں تھی جو سونے کے خزانے کے حصول کے لئے لڑی جائے گی گو پیٹرول کو ''سیال سونا'' کہا جاتا ہے۔

(۱۰) بہت سے مسلمان نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کر کے ضرور بالضرور خزانے کے حصول میں میدان جنگ میں اتر پڑیں گے مگر قتل کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔



(۴۲، ۴۳): مرد قلیل اور عورتیں کثیر ہو جائیں گی

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ إِمْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ﴾(۱)

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہوگی، شراب بکثرت پی جائے گی، آدمی تھوڑے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس (50) عورتوں کے لئے ایک (آدمی) ہی نگران ہوگا۔

(۲): ﴿عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ﴾(۲)

حضرت ابوموسیٰ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص سونا لے کر صدقہ کرنے نکلے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی ہوگا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہو جائیں گی کیونکہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔''

فوائد

(۱) مردوں کی انتہائی قلت اور عورتوں کی کثرت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

---

(۱) [بخاری (۵۲۳۱) احمد (۲۲۲/۳۔ ۲۵۵۔ ۳٦٦) مسلم (۲٦۷۱) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱) دلائل النبوہ (۵٤۳/٦) شرح السنه (٤١٢٦) ابن ابی شیبه (٦٦٤/٨)]

(۲) [بخاری (١٤١٤) مسلم (١٠١٢)]

(۲) مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

(۳) مذکورہ نشانی کے ظہور کی دو صورتیں (دو پہلو) نمایاں طور پر سمجھ آتے ہیں ایک تو یہ کہ قیامت سے پہلے خونریز جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگا جسکے نتیجے میں مردوں کی ایک بڑی تعداد جنگوں میں شرکت کی وجہ سے مقتول ہو جائے گی اور بچنے والے مردوں کے مقابلے میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عورتوں کی شرح پیدائش بنسبت مردوں کے بہت بڑھ جائے اور مذکورہ پیش گوئی سے دو چار ہونا پڑے۔

(۴) چالیس عورتوں پر ایک نگران سے کثرت نساء مراد ہے کیونکہ بعض روایتوں میں چالیس سے زیادہ تعداد بھی مذکور ہے۔



(۷۴): مصر، شام اور عراق اپنے پیمانے اور خزانے روک لیں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک عراق اپنا درہم اور قفیز روک لے گا، ملک شام اپنا مدی (مد) اور دینار روک لے گا، ملک مصر اپنا اردب اور دینار روک لے گا اور تم اسی حالت پہ لوٹ جاؤ گے جس سے تم نے آغاز کیا تھا، تم اسی حالت پہ لوٹ جاؤ گے جس سے تم شروع ہوئے تھے اور تم اسی حال پہ لوٹ آؤ گے جس سے شروع ہوئے تھے۔''

فوائد

(۱) مصر، شام اور عراق کا اپنے پیمانے اور خزانے روک لینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) درہم چاندی کے اور دینار سونے کے سکے ہوا کرتے تھے جنہیں بطور نقدی (کرنسی) استعمال کیا جاتا تھا۔

(۳) قفیز، مدی اور اردب مذکورہ علاقوں کے معروف پیمانے تھے جنہیں وہ بیع وشرا میں استعمال کیا کرتے تھے۔

(۴) پہلے یہ ممالک روم وایران کے باجگزار تھے پھر اسلام کے غلبے اور فتوحات کے بعد خلافت اسلامیہ کے دائرہ میں داخل ہو گئے تھے۔

(۵) ''مصر، شام اور عراق اپنے پیمانے اور خزانے روک لیں گے'' اس کے مفہوم کی تعیین میں اہل علم کے کئی اقوال ہیں۔ مثلا:۔

---

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب (۲۸۹٦)]

(۱) ان ملکوں میں اسلام پھیل جائے گا اور جزیہ موقوف ہو جائے گا۔ (اس صورتحال کا وقوع گذر چکا ہے)۔

(۲) ان ممالک کے سردار و حکام خودسر اور باغی ہو کر ادائیگی جزیہ سے انکار کر دیں گے۔

(۳) ان ممالک میں ارتداد پھیل جائے گا اور لوگ زکوۃ دینے سے انکار کر دیں گے۔

(۴) ان علاقوں میں خوب فتنہ فساد اور کشت وخون ہوگا کہ مسلمانوں کا مرکز ان سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

(۵) کفار ان علاقوں پر غالب آ جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومتیں ٹوٹ جائیں گی۔



(۷۵): موت کی تمنا کی جائیگی

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ : يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَهُ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک آدمی دوسرے کی قبر سے گذرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں (قبر میں) ہوتا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ : يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ آدمی قبر سے گذرے گا اور اس پر لیٹ کر کہے گا: کاش! میں اس قبر میں ہوتا اور (اس وقت) دین آزمائش کا نام ہوگا۔''

(۳) : ایک روایت میں یہ لفظ ہیں :۔

﴿ فيقول : يا ليتني مكانه ما به حب لقاء الله عزوجل ﴾(۳)

''آدمی کہے گا۔ کاش! میں اس (قبر کی) جگہ ہوتا اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (شدید) محبت ہوگی۔''

(٤) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یغبط اهل القبور (۷۱۱۵) مسلم (۷۳۰۱) احمد (۳۱۱/۲) الموطا (۵۳) عبد الرزاق (۳۷۸/۱۱)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی ان یکون مکان المیت من البلاء (۱۵۷) احمد (۲۰۲/۲) عبد الرزاق (۳۷۸/۱۱)]

(۳) [احمد (۲۰۲/۲)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ دجال (کے خروج) کی تمنا کریں گے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ کیوں؟ فرمایا: ''اس لئے کہ انہیں اس وقت شدید مصائب و آلام کا سامنا ہوگا۔'' (اس لئے وہ تمنا کریں گے کہ دجال نکلے پھر عیسیٰ آکر اسے قتل کریں اور آزمائشوں سے جان خلاصی ہو)۔(۱)

فوائد

(۱) لوگوں کا موت کی تمنا کرنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے موت کی تمنا سے منع کیا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے :۔

﴿ لا یتمنی احدکم الموت اما محسنا فلعله أن یزداد خیرا ...... ﴾(۲)

''تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو شاید وہ مزید اچھے عمل انجام دے گا اور اگر وہ برا ہے تو شاید توبہ کر لے۔''

ایک روایت میں ہے :۔

﴿ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُم الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَاتِیَهٗ ﴾(۳)

''تم میں سے کوئی شخص موت آنے سے پہلے اس کی تمنا کرے اور نہ ہی موت کی دعا مانگے۔''

ایک روایت میں ہے :۔

''تم میں سے کوئی شخص اگر کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو (پھر بھی) موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اگر مجبورا کرنا ہی چاہتا ہے تو اس طرح کہہ لے :۔

﴿ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِیْ وَتَوَفَّنِیْ مَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِیْ ﴾(٤)

''الٰہی! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو

---

(۱) [مجمع الزوائد (۷/٥ ـ ۲۸٤) سندہ صحیح]

(۲) [بخاری : کتاب المرضی : باب تمنی المریض الموت (٥٦٧٣)]

(۳) [مسلم : کتاب الذکر والدعا : باب کراهة تمنی الموت لضر نزل به (۲٦٨۲)]

(٤) [بخاری : کتاب المرضی (٥٦٧١) مسلم (۲٦٨٠)]

مجھے اٹھالے۔"

(۳) خودکشی بھی حرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ وَلَا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ ﴾ [النساء : ۲۹]

"اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔"

(۴) موجودہ دور میں بے شمار ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جو قصداً یا بلا قصد وارادہ موت کی تمنا کرتے ہیں، موت کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں موت کی تمنا یا دعا منع ہے مگر قبل از قیامت لوگ بڑی سنجیدگی سے موت کی تمنا کریں گے۔اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ جس طرح جھوٹ، قتل، فحاشی اور دوسری برائیوں سے روکا گیا ہے مگر قیامت سے پہلے ان کا وقوع عام ہو جائے گا اسی طرح موت کی تمنا وخواہش سے روکا گیا ہے مگر قرب قیامت کے وقت لامحالہ اس کا وقوع عام ہوگا۔دوسرا مفہوم یہ ہے کہ فتنے اس قدر تیزی سے حملہ آور ہوں گے کہ موت کے سوا بچاؤ کی صورت نہیں ہوگی۔

(۶) شہادت کی دعا یا دین وایمان میں کسی فتنے سے بچاؤ کی وجہ سے موت کی دعا اس سے مستثنیٰ ہے۔

﴿ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ ﴾ (آمین)



(۷۶): بیت اللہ پر چڑھائی کرنے والا لشکر زمین میں دھنس جائیگا

(۱): ﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ ﴾(۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! وہ شروع سے آخر تک سارے کے سارے کیوں دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ وہاں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکر والوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں شروع سے آخر تک سارے کے سارے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے پھر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہر کوئی اٹھایا جائے گا۔''

(۲): عبید اللہ بن قبطیہ سے مروی ہے کہ

''حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے متعلق دریافت کیا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حاکم تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ''ایک آدمی بیت اللہ میں پناہ لے گا (یعنی امام مہدیؒ) تو ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ لشکر بیداء نامی جگہ پر پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! جو زبردستی اس لشکر کے ساتھ (مجبور ہو کر) شامل ہوا ہو؟ آپ

---

(۱) [بخاری: کتاب البیوع: باب ما ذکر فی الاسواق (۲۱۱۸)]

ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھی لشکر کے ساتھ زمین میں دھنسایا جائے گا مگر روز قیامت اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

ابو جعفر (راوی) فرماتے ہیں کہ

''بیداء مدینے کا ایک میدان ہے۔'' (۱)

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

''اس لشکر میں صرف ایک آدمی کی جان بخشی ہوگی جو لوگوں کو ان (کی ہلاکت) کے بارے میں آگاہ کرے گا۔'' (۲)

(٤) : حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ جو قلیل تعداد اور قلیل ہتھیار ہوں گے وہ اس بیت اللہ میں پناہ لیں گے۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو ایک میدان (بیداء) میں دھنسا دیا جائے گا۔''

یوسف (راوی) نے کہا:۔

''آج کل شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لئے آرہے ہیں'' (یعنی حجاج بن یوسف کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے آتا تھا)۔

عبداللہ بن صفوان (تابعی) نے کہا :۔

''اللہ کی قسم! ''یہ وہ لشکر نہیں۔'' (۳)

(٥) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمایا: ''تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیت اللہ (پر چڑھائی) کا قصد کریں گے کیونکہ اس نے بیت اللہ میں پناہ لی

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب الخسف بالجیش الذی یوم البیت (۲۸۸۲)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن (۲۸۸۳) (۷۲٤۲)]

(۳) [مسلم : ایضا (۲۸۸۳) (۷۲٤۳)]

ہوگی اور جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو سب دھنس جائیں گے۔" ہم نے کہا: یارسول اللہ! راستے میں (مقابلہ دیکھنے کے لئے) تو ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

"ہاں! ان میں اس (مذموم) ارادے سے آنے والے، مجبوراً آنے والے اور سفر کرنے والے (ہر طرح کے) لوگ ہوں گے جنہیں یکبارگی ہلاک کر دیا جائے گا پھر (روز قیامت) وہ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائیں جائیں گے۔" (۱)

فوائد

(۱) قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کے لئے پیش قدمی کرے گا مگر وہ سارے کا سارا زمین میں دھنس (Landslided) جائے گا۔

(۲) اس نشانی کا ظہور تا حال باقی ہے۔

(۳) اس لشکر کی بیت اللہ کی طرف پیش قدمی کا سبب ایک آدمی ہوگا جو نامعلوم وجوہات کی بنا پر بیت اللہ میں پناہ لے گا۔ دوسری احادیث وقرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام مہدیؒ ہوں گے جنہیں مسلمان پہلے قبول نہیں کریں گے بلکہ انہیں گرفتار کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجیں گے مگر جب وہ لشکر اللہ کے حکم سے زمین میں زندہ دفن ہو جائے گا تو لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ یہ امام مہدیؒ ہیں اور پھر وہ جوق در جوق ان کی بیعت کے لئے حاضر ہوں گے۔

ایک حدیث میں مکمل یہ صراحت مذکور ہے گو اس کی سند میں ضعف ہے۔

(۴) جب مطلوبہ شخص بیت اللہ میں پناہ لے گا تو اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں گے جو تھوڑے بہت ہتھیاروں سے لیس ہوں گے۔

(۵) بیت اللہ پر چڑھائی کے لئے آنے والا لشکر کفار کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہوگا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تعجب کی بات ہے کہ میری امت ہی کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیت اللہ کی طرف پیش قدمی کریں گے۔" گو "امت" میں "امت دعوت" (غیر مسلم) بھی شامل

---

(۱) [مسلم : ایضا (۲۸۸٤) احمد (۱۲۱/٦) حلیة الاولیاء (۱۱/٥)]

ہے مگر یہاں امت اجابت (مسلمان) مراد ہے۔
(٦) کچھ لوگ مجبوری (Gun Point) پر اس لشکر کے ہمراہ چلیں گے، کچھ ویسے ہی ''تماشہ'' دیکھنے کے لئے آجائیں گے اور کچھ ان کے راستے میں موجود بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے آئے ہوں گے جبکہ باقی لشکر بغرض جنگ آیا ہوگا مگر ان سب کو یک جنبش زندہ درگور کردیا جائے گا اگرچہ روز قیامت ہر ایک کو اپنی نیت پر اٹھایا جائے گا۔
(٧) اللہ تعالیٰ ہمیں اس مطعون لشکر کا حصہ بننے سے محفوظ فرمائے۔(آمین)



(۷۷): ایک قحطانی حکمران ہوگا

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنے عصا سے ہانکے گا۔''

محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ

''میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ انہیں معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ غضبناک ہوکر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد وثنا کرنے کے بعد فرمایا: ''امابعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں ہیں نہ احادیث رسول میں۔ ایسے لوگ جاہل ہیں لہٰذا تم ایسے اختلافات سے گریز کرو جو تمہیں گمراہ کرنے کا سبب ہوں۔'' میں نے تو رسول اللہ کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ

''یہ امر (خلافت) قریش میں رہے گا جو کوئی ان (قریشیوں) سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کردے گا مگر جب تک وہ (قریشی) دین کو قائم رکھیں گے۔''(۲)

فوائد

(۱) قحطانی آدمی کا خروج جو لوگوں پر بادشاہت کرے گا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) وہ ''قحطانی اپنے ڈنڈے سے لوگوں کو ہانکے گا'' اس کے دو مفہوم ہوسکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ

---

(۱) [بخاری: كتاب الفتن: باب تغير الزمان حتى تعبد الاوثان (۷۱۱۷) مسلم (۲۹۱۰) احمد (۴۱۷/۲) الفتن لنعيم بن حماد (۲۳۷) بغوى (۴۲۵۴)]

(۲) [بخاری: كتاب الفتن: باب الامرأ من قريش (۷۱۳۹)]

حاکم نافرمانوں اور باغیوں کو اپنی لاٹھی سے سیدھا کر دے گا اور ان پر سختی کر کے امن واَمان قائم کرے گا اور دوسرے یہ کہ سب لوگ اس کے حکم پر لبیک کہیں گے اور اس کی اطاعت گذاری وفرمانبرداری کریں گے۔

(۳) یہ ایک نیک بادشاہ ہوگا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :۔

﴿ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ كُلُّهُمْ صَالِحٌ ﴾(۱)

''ایک قحطانی آدمی ہوگا اور تمام قحطانی صالح لوگ ہیں۔''

(۴) اس نشانی کا وقوع ابھی تک نہیں ہوا۔(۲)

(۵) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خروج قحطانی پر انکار کیوں کیا؟ اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ مثلاً:

(۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کا انکار نہیں کیا بلکہ اس کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ وہ اسلام کے ابتدائی دور میں ظاہر ہوگا جبکہ اس کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا۔

(۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خود یہ ارشاد نبوی ﷺ پیش کیا۔

''جب تک قریشی دین کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ انہیں خلافت پر قائم رکھیں گے......''

لہٰذا قریشیوں کی خلافت میں دین قائم تھا مگر جب یہ دین قریشیوں سے نکل گیا اور خلافت پارہ پارہ ہوگئی تو اب ''قحطانی'' کا ظہور قریب الممکن ہے۔

(۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس لئے انکار کیا کہ مبادا کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خلافت غیر قریشیوں کے لئے بھی جائز ہے۔(۳)

(۴) یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ قحطانی امیر خلافت عالمیہ قائم نہیں کرے گا بلکہ کسی مخصوص علاقے میں اسلامی امارت کا نفاذ کرے گا۔

(۵) قحطانی اور جہجاہ نامی بادشاہ الگ الگ شخصیات ہوں گی۔

---

(۱) [فتح الباری (۶/۵۳۵)]

(۲) [دیکھئے فتح الباری (۶/۶۳۰)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۲۳/۸۳ - ۱۱۵)]

(۷۸): ایک جہجاہ نامی بادشاہ ہو گا

﴿ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِیْ حَتّٰی يَمْلِكَ رَجُلٌ (مِنَ الْمَوَالِیْ) يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن، رات ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ (غلاموں میں سے) ایک آدمی جسے ''جہجاہ'' کہا جائے گا وہ بادشاہ بن جائے گا۔''

فوائد

(۱) جہجاہ نامی بادشاہ کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ آدمی قحطانی نہیں ہوگا بلکہ کوئی اور ہوگا اس لئے کہ یہ غلاموں میں سے ہوگا اور قحطانی شخص آزاد ہوگا چونکہ قحطانی یمن کے حمیر، ھمدان اور کندہ وغیرہ قبائل کی طرف منسوب ہیں جن کا آزاد ہونا مسلم ہے۔(۲)

(۳) اس نشانی کا ظہور تا حال وقوع میں نہیں آیا۔

(۴) ''جہجاہ'' نامی بادشاہ اہل حل وعقد اور شوریٰ کا منتخب نہیں ہوگا بلکہ از خود مسلط ہو کر حکمران بن بیٹھے گا۔(۳)

(۵) اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ سارے مسلمانوں یا ساری زمین کا بادشاہ بن جائے گا بلکہ کسی مخصوص علاقے میں مخصوص افراد، اغلب گمان ہے کہ اہل عرب کا بادشاہ بن جائے گا۔

(۶) مقصود یہ ہے کہ قریش کا رعب ودبدبہ اور احترام ومرتبہ جاتا رہے گا اور دوسرے لوگ حتی کہ ''غلام'' قسم کے لوگ حکومتیں سنبھالنا شروع کر دیں گے۔

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ...... (۲۹۱۱) احمد (۲/۴۳۵) ترمذی (۲۲۲۸)]

(۲) [دیکھئے فتح الباری (٦/٥٤٥ ـ ۱۳/۷۸)]

(۳) [تحفة الاحوذی (٦/٤٨٢)]

(۷۹۔۸۰) حیوانات وجمادات انسان سے ہم کلام ہوں گے

(۱) : ﴿عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَیُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَیُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهٗ بَعْدَهٗ﴾(۱)

حضرت ابوسعید ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ درندے انسانوں سے گفتگو کریں گے اور آدمی کا کوڑا اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اس سے باتیں کرے گا نیز آدمی کی ران اسے اس کے اہل خانہ کی نقل وحرکت سے آگاہ کرے گی۔''

(۲) : حضرت ابوسعید ﷛ سے مروی ہے کہ

''ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اٹھا کر چلتا بنا۔ چرواہے نے بھیڑیئے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑانے میں کامیاب ہوگیا۔ بھیڑیا اپنے انداز میں بیٹھ کر کہنے لگا: تجھے اللہ کا خوف نہیں کہ تو مجھ سے ایسا رزق چھین رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرا مقدر ٹھہرا رکھا ہے؟ چرواہے نے تعجب بھرے انداز سے کہا، بھیڑیا! اور مجھ سے انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیئے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات کی خبر نہ دوں! محمد تو یثرب (مدینے) میں لوگوں کو ماضی کی باتوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔ (یہ سن کر) چرواہا فوراً بکریاں ہانکتا مدینے جا پہنچا اور نبی کریم ﷺ کو اپنا واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) [احمد (۱۰۵/۳ ۔ ۱۱۱) حاکم (۵۱۴/۴) شرح السنة (۴۱۷۷) ترمذی (۲۱۸۱) السلسلة الصحیحة (۲۴۱/۱) ابن حبان (۴۱۸/۱۴) ابن ابی شیبة (۶۶۴/۸) البدایة والنهایة (۱۵۰/۶) البزار (۱۴۳/۳)]

''اس نے سچ کہا ہے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، آدمی کا کوڑا اور جوتے کا تسمہ اس سے ہمکلام ہوگا علاوہ ازیں اس کی ران اسے اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر میں ہونے والی باتوں سے باخبر کرے گی۔''(۱)

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

''وہ آدمی (چرواہا) یہودی تھا اور اس واقعہ کے بعد مسلمان ہو گیا۔''(۲)

(٤): مذکورہ واقعہ بالاختصار بخاری و مسلم میں بھی ہے اور اس میں یہ لفظ بھی ہیں کہ اس عجیب وغریب واقعہ پر صحابہ کرام ﷺ حیران ہو کر سبحان اللہ پکارنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :۔

﴿ اٰمَنْتُ بِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ﴾(۳)

''میں، ابو بکر ﷺ اور عمر ﷺ اس پر ایمان لاتے ہیں۔''

(٥) : حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر سے فارغ ہوئے تو صحابہ ﷺ کی طرف رخ انور کر کے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی (کھیتی باڑی کے لئے) گائے ہانک رہا تھا تو اچانک اس پر سوار ہو کر اسے مارنے لگا۔ گائے نے کہا کہ ہمیں اس (سواری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔'' اس پر لوگ تعجبانہ انداز میں سبحان اللہ پکارنے لگے کیا گائے گفتگو کرتی ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں، ابو بکر ﷺ اور عمر ﷺ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''(٤)

---

(۱) [ترمذی (۲۱۸۱) ابن حبان (٦٤٩٤) حاکم (٥١٤/٤) بزار (۲٤۳۱) دلائل النبوۃ (٤١/٦) ابن ابی شیبة (۱۰۱) شرح السنة (٤١٧٧) احمد (١٠٥/٣) البداية (١٥١/٦) السلسلة الصحيحة (٢٤١/١)]

(۲) [احمد (٤٠٤/٢)]

(۳) [بخاری : کتاب فضائل اصحاب النبی : باب قول النبی "لو کنت متخذا خلیلا (٣٦٦٣) مسلم (٢٣٨٨)]

(٤) [بخاری : کتاب احادیث الأنبياء (٣٤٧١)]

فوائد

(۱) حیوانات و جمادات کا انسانوں سے ہمکلام ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حیوانات کا ہمکلام ہونا تو عہد نبوی سے ثابت ہو چکا ہے البتہ جمادات کا ہمکلام ہونا بھی ظاہر ہو کر رہے گا۔

(۳) صحابہ کرام حیران ہوئے کہ حیوان بھی گفتگو کر سکتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے مثبت جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ "میرا تو ایمان ہے کہ ایسا ممکن ہے۔"

(۴) جس ذات باری تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی بخشی ہے وہ جب چاہے حیوانات و جمادات کو بھی قوت گویائی بخش سکتی ہے۔"ان اللہ علی کل شیء قدیر"۔

(۵) نبی کریم ﷺ نے یہودی کی اس بات پر تصدیق فرمائی کہ بھیڑیئے نے اس سے گفتگو کی ہے جبکہ ہمارے ہاں کئی بد بخت ایسے ہیں جو اللہ کے محبوب، انبیاء کے سردار، انس و جن کے امام، خاتم النبیین ﷺ کی مذکورہ پیش گوئی (حدیث) کو "سچا" نہیں گردانتے ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات کے لئے ملاحظہ ہو "پیش گوئیوں کی حقیقت"۔ (اللھم اھدھم !)



(۸۱): شجر وحجر پکار اٹھیں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور انہیں قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ لے گا تو وہ درخت اور پتھر پکار اٹھے گا، اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہاں آ، یہودی میری اوٹ میں ہے اسے قتل کر ڈال، البتہ غرقد (کانٹے دار درخت کیکر جیسا) نامی درخت (نہیں بولے گا) کیونکہ یہ یہودیوں کا درخت ہے۔“

فوائد

(۱) حیوانات کی طرح شجر و حجر کا بولنا بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب مسلمان حضرت عیسیٰ ؑ اور امام مہدیؒ کی معیت میں دجال اور اس کے (یہودی) لشکر سے قتال کریں گے اور یہ آخری جنگ ہوگی۔

(۳) شجر و حجر میں قوت گویائی کا ظہور قدرت الٰہی سے کچھ بعید نہیں۔ ”واللہ علی کل شیٔ قدیر“

(۴) جس درخت کے پیچھے یہودی چھپے گا وہی درخت بول کر اس کی نشاندہی کرے گا البتہ غرقد نامی درخت نہیں بولے گا۔

(۵) یہ پیش گوئی سپیدہ سحر کی طرح رونما ہو کر رہے گی اور بلا تاویل و تنکیر اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔

(۶) یہودی اس پیش گوئی سے اس قدر خائف ہیں کہ اسرائیلی ریاست میں وسیع پیمانے پر ”غرقد“ نامی درخت کی کاشت کر رہے ہیں۔

---

(۱) [أحمد (۲/۹۱ - ۱۶۳ - ۱۷۵) بخاری: کتاب الجهاد: باب قتال اليهود (۲۹۲۵) مسلم (۲۹۲۱) المعجم الكبير (۳۰۷/۲) مجمع الزوائد ٦٦٤/٧]

(۸۲): مؤمن کا ہر خواب سچا ثابت ہو گا

(۱): ﴿عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو مؤمن کا کوئی خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو میں بھی سب سے سچا ہوگا۔"

(۲): ﴿عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا ......﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا ثابت نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو میں بھی سب سے سچا ہوگا اور خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری اور بشارت ہیں۔

(۲) نفسیاتی خواب۔

(۳) شیطان کی طرف سے غمزدہ کرنے والے خواب۔"

فوائد

(۱) ہر خواب کا سپیدہ سحر کی طرح رونما ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور تاحال واقع نہیں ہوا مگر قبل از قیامت اس کا وقوع قطعی و لازمی ہے۔

---

(۱) [بخاری: کتاب التعبیر: باب القید فی المنام (۷۰۱۷) مسلم (۲۲۶۳) احمد (۶۷۲/۲) ترمذی (۲۲۷۰) ابن ماجة (۳۹۶۳) دارمی (۲۱٤٤) ابو داؤد (۵۰۱۹) حاکم (٤۳۲/٤) شرح السنة (۲۹٦/٦)]

(۲) [احمد (۳۵۵/۲ ـ ۶۷۲) بخاری: کتاب التعبیر: ایضا (۷۰۱۷) مسلم (۲۲۶۳) حاکم (٤۳۲/٤) ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجة، دارمی، شرح السنة (ایضا)]

(۳) مذکورہ نشانی کے "وقت ظہور" کے متعلق مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں۔ مثلا :۔

(۱) یہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب دین وشریعت کو بھلا دیا جائے گا، علم کا خاتمہ ہو جائے گا، اور ہر طرف فتنہ وفساد اور کشت وخون برپا ہوگا۔

(۲) اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب اہل ایمان نہایت قلیل تعداد میں رہ جائیں گے تاکہ انہیں سچے خوابوں کے ساتھ خدائی رہنمائی حاصل ہو اور وہ دین پر ثابت قدم رہیں۔

(۳) اس نشانی کا ظہور حضرت عیسیٰ کے دور کے ساتھ مختص ہے کیونکہ اس وقت کذب وفسق، بغض وحسد اور کفر وشرک سے پاک مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی سچائی ان کے خوابوں پر براہ راست اثر انداز ہوگی۔(۱)

(۴) حدیث نمبر ۱ میں یہ جملہ

﴿اذا اقترب الزمان﴾

"جب زمانہ قریب آجائے گا"

واقع ہوا ہے جس کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے البتہ اس کا راجح مفہوم یہ ہے کہ جب قیامت کا وقت (زمانہ) قریب آجائے گا، کیونکہ دوسری احادیث میں " اذا اقترب الزمان " کی جگہ "فی اخر الزمان " (آخری زمانے میں) ہے جو مذکورہ مفہوم کی تائید کرتا ہے۔

(۵) آخری زمانے میں تو ہر خواب ہی سچا اور غیر مبہم ہوگا مگر اس سے پہلے خواب تین قسموں میں منقسم رہے گا یعنی سچا، جھوٹا اور حدیث النفس۔ (پراگندہ خیالات)



(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۱۲/۴۰۶)]

(۸۳): عرب کے دشت وصحرا باغات میں بدل جائیں گے

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا وَحَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا ضِلَالَ الطَّرِيْقِ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ عرب کی زمین باغوں اور دریاؤں والی ہوجائے گی مزید برآں سوار عراق سے مکہ تک سفر کرے گا مگر اسے راستہ گم ہوجانے کے علاوہ اور کوئی خطرہ نہ ہوگا۔"

(۲): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ مال ودولت کی ریل پیل ہوگی۔ آدمی زکوۃ کا مال لے کر نکلے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا (مستحق) نہیں ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی سرزمین باغ وبہار اور نہر ودریا میں بدل جائے گی۔"

(۳): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ ﷺ تبوک کے سفر پر روانہ ہوئے .... آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کل انشاء اللہ تم

---

(۱) [احمد (۲/۴۸۸) مسلم (۱۵۷) حاکم (۴/۵۲۴) ابن حبان (۱۵/۹۳) مجمع الزوائد (۷/۱۴۱) الدر المنشور (۶/۵۱)]

(۲) [مسلم (۱۵۷۔ ۲۳۳۹) احمد (۴۸۸۲) حاکم (۴/۵۲۴) حلیة الأولیاء (۷/۱۴۱)]

تبوک کے چشمے پر پہنچو گے مگر دن چڑھنے سے پہلے نہ پہنچنا اور جو وہاں پہنچ جائے وہ میرے پہنچنے تک (اس چشمے کے) پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔"

جب ہم وہاں پہنچے تو ہم سے پہلے ہی دو آدمی وہاں پہنچ چکے تھے اور اس چشمے سے جوتے برابر قلیل مقدار میں پانی جاری تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے ان کی ڈانٹ ڈپٹ کی پھر لوگوں نے اپنے چلوؤں کے ساتھ اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنے ہاتھ اور چہرہ دھو کر اسے واپس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمے سے (وافر مقدار میں) پانی پھوٹنے لگا حتی کہ سب لوگ اس سے سیراب ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:۔

﴿ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ ! اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ﴾(۱)

"اے معاذ! اگر تیری زندگی نے وفا کی تو تو دیکھے گا کہ یہ جگہ باغ و بہار میں بدل جائے گی۔"

فوائد

(۱) عرب کی سرزمین پہاڑوں، ریگستانوں اور صحراؤں پر مشتمل تھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"قیامت سے پہلے یہ ریگستان گلزاروں اور چمنوں میں بدل جائے گی۔"

اور ماضی قریب سے یہ پیش گوئی بڑی سرعت سے پوری ہو رہی ہے۔

(۲) عرب کے ریگستانوں اور صحراؤں کا باغ و بہار اور نہر و دریا میں بدل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۳) کچھ ماہرین جغرافیہ کا خیال ہے کہ

"ماضی بعید میں جزیرۃ العرب کی سرزمین باغ و بہار والی تھی جہاں نہر و دریا بھی بکثرت تھے مگر آہستہ آہستہ یہ بنجر صحراؤں میں بدل گئی مگر پھر دوبارہ یہ سرزمین موسمی تغیر و تبدل کے نتیجے میں گلستان و چمنستان میں بدل جائے گی۔"

---

(۱) [مسلم (۱۳۹۱) احمد (۳۰۱/۵) ابو داؤد (۱۲۰۶) نسائی (۵۸۶) ابن ماجۃ (۱۰۵۶)]

(۴) فی الواقع ارض عرب میں بہت سے چشمے دریافت ہو رہے ہیں، زراعت کھجور سے ترقی کرتے ہوئے بہت سی دوسری پیداوار تک جا پہنچی ہے۔

(۵) مذکورہ حدیث کا ایک معنی یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ

''لوگ فتنوں کے خوف سے عرب سے ہجرت کر جائیں تو یہ زمین اجڑنا شروع ہو جائے گی اور یہاں صرف پانی اور گھاس ہی باقی رہ جائے گا'' مگر یہ مفہوم مرجوح ہے۔



(۸۴): مدینہ ویران (Desolated) ہو جائیگا!

(۱): ﴿ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴾(۱)

حضرت سفیان بن ابی زہیر ﷛ فرماتے ہیں کہ

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی سنا: یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے اہل وعیال کو اور جو ان کی بات مان جائیں گے ان کو سوار کر کے مدینہ سے (واپس یمن کو) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے اپنے ساتھ (شام واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے، سوار کر کے (عراق واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔"

(۲): حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب آدمی اپنے چچا، چچا زاد (Cousin) اور قریبی رشتہ داروں سے کہے گا کہ آؤ کسی خوشحال ملک کی طرف نکل چلیں، آؤ کسی خوشحال ملک کی طرف نکل چلیں۔ حالانکہ اگر انہیں معلوم ہو تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص مدینے سے بے رغبتی کرتے ہوئے نکل جائے

---

(۱) [بخاری: کتاب فضائل المدینۃ: باب من رغب عن المدینۃ (۱۸۷۵) مسلم (۱۳۸۸) احمد (۵/۹ ـ ۲۷۸) مسند حمیدی (۸۶۵)]

اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو مدینے لا بساتے ہیں۔خبردار! مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث شخص کو نکال پھینکتا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کو اس طرح نکال پھینکے گا جس طرح آگ لوہے کی میل کچیل اتار پھینکتی ہے۔"(۱)

(۳) : حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور اسلام پر بیعت کی پھر وہ دوسرے دن آیا تو اسے بخار تھا کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دیجیے (میں اسلام چھوڑتا ہوں) آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ تین مرتبہ لوٹ لوٹ کر آیا اور یہی تقاضہ کرتا رہا (کہ میری بیعت واپس کر دیں) پھر وہ (مدینے سے) نکل گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مدینے کی مثال بھٹی کی سی ہے جو میل کچیل دور کر کے خالص جوہر کو نکھار دیتی ہے۔"(۲)

(٤) : حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچھ لوگ مدینے سے بے رغبتی سے نکل جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔"(۳)

(٥) : حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مدینہ اور مکہ کے سوا کوئی شہر بھی دجال کے پامال ہونے سے محفوظ نہیں رہے گا۔ ان (دونوں) کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو (مکہ و مدینہ سے) نکال باہر کریں گے۔"(٤)

---

(۱) [مسلم : کتاب الحج : باب المدینة تنفی خبثها وتسمی طابة وطیبة (۱۳۸۱ ـ ۳۳۵۲)]

(۲) [مسلم : کتاب الحج : ایضا (۱۳۸۱ ـ ۳۳۵۲)]

(۳) [احمد (۲/۳۹۸ ـ ۵۳۱ ـ ۶۱۳)]

(٤) [بخاری : کتاب فضائل المدینة : باب لا یدخل الدجال المدینة (۱۸۸۱) مسلم (۲۹٤۳) احمد ۲/۳۰۰)]

(٦) : حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ

"بنوسلمہ والوں نے چاہا کہ اپنے دور والے مکانات چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب اقامت اختیار کر لیں مگر رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینے کے کسی حصہ سے بھی رہائش ترک کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے بنوسلمہ! تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟" چنانچہ بنوسلمہ نے (اپنی دور والی اقامت گاہ میں) رہائش باقی رکھی۔" (١)

(٧) : حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے اور وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ پھر وحشی جانور، درند اور پرند وہاں بسنے لگیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینے آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے۔ آخر کار جب وہ ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔" (٢)

(٨) : ایک روایت میں ہے کہ

"مدینہ کے لوگ شہر مدینہ کو اچھی بھلی حالت میں درندوں کے لئے چھوڑ جائیں گے۔" (٣)

(٩) : ایک روایت میں ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کے لوگ مدینہ کو انتہائی اچھی حالت میں چھوڑ جائیں گے کہ ہر طرف تیار میوہ جات ہوں گے۔" پوچھا گیا کہ کون ان میوہ جات کو کھائے گا؟ فرمایا: "پرندے اور درندے۔" (٤)

(١٠) : حضرت عوف بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مدینہ والو! اللہ کی قسم! تم مدینہ کو چالیس سال تک درندوں

---

(١) [بخاری : کتاب فضائل المدینة : باب کراهية النبی ان تعری المدینة (١٨٨٧)]

(٢) [بخاری : کتاب فضائل المدینة : باب من رغب عن المدینة (١٨٧٤) مسلم (١٣٨٩ - ٣٣٦٧)]

(٣) [مسلم : کتاب الحج : باب اخباره بترك الناس المدينة على خير ما كانت (١٣٨٩)]

(٤) [احمد (٢/٥١٤)]

کے لئے چھوڑے رکھو گے۔" (۱)

(۱۱) : حضرت حذیفہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے قیامت تک ہونے والی سب باتوں سے آگاہ فرمایا تھا اور میں نے ہر چیز کے متعلق آپ سے پوچھ پوچھ کر (کے تسلی) لی تھی مگر میں آپ ﷺ سے یہ سوال نہ پوچھ سکا کہ "اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینے سے نکال پر ابھارے گی۔" (۲)

فوائد

(۱) مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ مدینے کا ویران ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے مدینے میں رہائش اختیار کرنے اور اسے آباد کرنے کو پسند کیا ہے۔

(۳) جو لوگ مدینے سے نکل جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں سے پر فرما دیں گے۔

(۴) جب یمن، شام، عراق اور روم و ایران کی فتوحات ہوتی گئیں لوگ بھی مال و دولت اور خوشحالی کی حرص و طمع لئے مدینے کو خیر آباد کہہ کر مذکورہ مقامات کی طرف نکلتے گئے۔

(۵) کسی ضرورت کے پیش نظر مدینے سے باہر رہائش اختیار کی جا سکتی ہے جیسا کہ کئی جلیل القدر صحابہ کرام ﷛ (مثلاً معاذ بن جبل ﷛، ابو عبیدہ ﷛، عبداللہ بن مسعود ﷛، حضرت علی ﷛، زبیر ﷛، عمار ﷛ وغیرہ) نے بغرض ضرورت دوسرے علاقوں میں مسکنت اختیار کر لی تھی۔

(۶) مدینہ کے ویران ہونے کے کئی تدریجی مراحل ہیں۔ مثلاً :۔

(۱) فتوحات شام و عراق کے بعد لوگوں کا مفتوحہ علاقوں کی طرف ہجرت کر جانا اور یہ صورت حال واقع ہو چکی ہے۔

(۲) کافر و منافق قسم کے لوگوں کا خروج، اور یہ اس وقت ہوگا جب دجال نکل چکا ہوگا مگر اس سے بھی مدینہ مجموعی طور پر ویران نہیں ہوگا۔

---

(۱) [احمد (۳/۶) فتح الباری (۹۰/۴)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن: باب اخبار النبی فیما یکون الی قیام الساعة (۲۸۹۱) احمد (۴۷۹/۵)]

(۳) قیامت سے متصل پہلے لوگ مجموعی طور پر مدینے سے نکل جائیں گے حتیٰ کہ وہاں کسی بشر کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے گا اور ممکن ہے کہ یہ صورت حال اس وقت پیش آئے جب اہل اسلام حضرت عیسیٰ کی معیت میں یاجوج ماجوج سے بچنے کے لئے بحکم الٰہی کوہ طور پر بسیرا کریں گے۔ پھر جب یاجوج ماجوج سے روئے زمین پاک صاف ہوگی تو عیسیٰ مدینہ میں چلے آئیں گے اور وہیں فوت ہوکر دفن ہوں گے پھر ان کے بعد مذکورہ صورتحال کا ظہور ہوگا۔(واللہ اعلم!) (۱)

(۷) قرب قیامت کے وقت مکہ، مدینہ اور شام ایسے علاقے رہ جائیں گے جو فتنہ فساد، یاجوج ماجوج، دجال وغیرہ سے محفوظ رہیں گے علاوہ ازیں یہاں کسی کافر ومنافق کا نام ونشان بھی نہ رہے گا بلکہ خالص مسلمان ہی یہاں رہنے کی سعادت پاسکیں گے۔ یااللہ ہماری بھی یہ دعا قبول فرمالے۔

﴿اللهم ارزقنا شهادة فى سبيلك واجعل موتنا فى بلد رسولك﴾ (آمین)



(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (۸۸/٤) شرح مسلم للنووی (۱۵٤/۹) الاشاعة (٥٦) التذكرة للقرطبى (٥٠٦) النهاية فى الفتن (۹٤/۱)]

باب (2)

قیامت کی چند آخری بڑی بڑی
اور
فیصلہ کن نشانیاں!

قیامت کی دس (10) بڑی بڑی نشانیاں

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ﴾(۱)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) شمار کیا :۔

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ (جانور)

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۵) حضرت عیسیٰ کا نزول

(۶) یاجوج ماجوج کا خروج

(۷) مشرق

(۸) مغرب

(۹) اور جزیرۃ العرب میں تین مقامات پر (کچھ لوگوں کا) زمین میں دھنسنا

(۱۰) اور سب سے آخر میں یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔''

---

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ (۲۹۰۱)]

قیامت کی علامات کبریٰ کا تسلسل

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُوْمَاتٌ فِیْ سِلْكٍ فَاِنْ يُقْطَعِ السِّلْكُ يَتْبَعْ بَعْضُهَا بَعْضًا﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علامات (قیامت گویا) ایک ہار میں پروئی ہوئی ہیں کہ اگر اس ہار کو کاٹ دیا جائے تو وہ (واقع ہونے میں) تانتا باندھ لیں۔''



(۱) [حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۵۲۰/٤) احمد (۲۸۸/۲) مجمع الزوائد (٦۲۲/۷) ابن ابی شیبة (٦۱۷/۸) السلسلة الصحیحة (۳٦۱/٤) صحیح الجامع الصغیر (۱۱۰/۳)]

(۸۵) : امام مہدیؒ کا ظہور

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی عرب کا حاکم بن جائے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ (لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمِ) حَتّٰی یُبْعَثَ فِیْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاِسْمُ أَبِیْهِ اِسْمُ أَبِیْ ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک ایسا دن باقی ہے (جسے اللہ تعالیٰ طویل کردیں گے اور) اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو (امام بنا کر) ظاہر کریں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔''

(۳) : ﴿ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ، قَالَ : ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ عِتْرَتِیْ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَیْتِیْ یَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا ﴾ (۳)

---

(۱) [ترمذی : کتاب الفتن : "باب ماجاء فی المهدی" (۲۲۳۰) احمد (۱/۴۷۱) ابو داؤد (۴۲۸۲) ابن حبان (۱۵/۲۳۶) طبرانی کبیر (۱۰/۱۳۳) حاکم (۴/۴۸۸) صحیح الجامع الصغیر (۵۱۸۰)]

(۲) [ابو داؤد : کتاب المهدی (۴۲۸۳) مسند البزار (۴۹۳) احمد (۱/۱۲۰) شرح السنة (۷/۴۵۷)]

(۳) [احمد (۳/۳۵ ـ ۸۸) ابو داؤد (۲۴۸۵) ترمذی : کتاب الفتن : "باب ماجاء فی المهدی" (۲۲۳۲) ابن ماجة (۴۱۳۴) حاکم (۴/۶۰۰) الحلیة (۳/۱۰۱) شرح السنة (۷/۴۵۷) السلسلة الصحیحة (۲/۳۳۶)]

حضرت ابو سعید ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ روئے زمین ظلم و زیادتی سے بھر جائے گی، کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری نسل یا اہل بیت میں سے (ایک آدمی) نکلے گا جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری پڑی تھی۔''

(٤) : ﴿عَنْ أَبِی سَعِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَشِیْنَا أَنْ یَکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا حَدثٌ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : یَخْرُجُ الْمَهْدِیّ فِی أُمَّتِی خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا﴾(١)

حضرت ابو سعید ﷛ فرماتے ہیں کہ

''ہمیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حادثات (کے ظہور) کا خدشہ لاحق ہوا تو ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (امام) مهدی میری امت میں ظاہر ہوں گے جو پانچ سال، یا سات سال یا نو سال تک (زندہ) رہیں گے۔''

(٥) : ﴿عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَیْتِ یُصْلِحُه اللّٰهُ فِی لَیْلَةٍ﴾(٢)

حضرت علی ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مهدی میرے اہل بیت سے ہوگا جسکی ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ اصلاح فرمادیں گے۔''

(٦) : ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِی مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ﴾(٣)

---

(١) [احمد (٣/٢٧ ـ ٣٤)]

(٢) [احمد (١/١٠٢) ابن ماجة : کتاب الفتن : "باب خروج المهدی" (٤١٣٦) ابن ابی شیبة (٨/٦٧٨) البزار (٢/٢٤٣) ابو یعلی (٤٦٥) الحلیة (٣/١٧٧) التاریخ الکبیر (١/٣١٧) التذکره (٥١٥) صحیح الجامع (٢/١١٤٠)]

(٣) [ابو داؤد : کتاب المهدی (٤٢٧٨) ابن ماجة (٤٠٨٦)]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ مھدی میری نسل میں (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔''

(۷) : ﴿ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ ، يَسْقِيْهُ اللّٰهُ الْغَيْثَ ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطَى الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظِمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا (يَعْنِي حِجَجًا) ﴾(۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں مھدی کا ظہور ہوگا، اللہ اسے بارش سے سیراب فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی، وہ مال کی صحیح صحیح تقسیم کرے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت عظیم ہوجائے گی اور وہ (مسلسل) سات یا آٹھ سال (تک زندہ) رہے گا۔''

(۸) : ﴿ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ ، كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ ......فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْه وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ ﴾(۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (کعبہ کے) خزانے پر تین آدمی لڑائی کریں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے مگر وہ خزانہ کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے اور وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ ویسا کسی نے قتل نہ کیا ہو........... جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ (لڑھک) کر ہی جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ

(۱) [مستدرك حاكم : كتاب الفتن والملاحم (۸/٤ ـ ٥٥٧) السلسلة الصحيحة (۳۳٦/۲)]

(۲) [ابن ماجة : كتاب الفتن : "باب خروج المهدى" (٤٠٨٤) حاكم (٤٦٣/٤) النهاية فى الفتن (٢٦/١) وقال :" هذا اسناد قوى صحيح "]

کا خلیفہ مھدی ہوگا۔''

شیخ البانی فرماتے ہیں کہ

''یہ حدیث صحیح ہے مگر اس کا آخری جملہ کہ ''وہ اللہ کا خلیفہ ہوگا'' بسند صحیح ثابت نہیں۔(۱)

(۹) : ﴿ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ : تعال صَلِّ لَنَا ، فَيَقُوْلُ : لَا ، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ ﴾(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر غالب (قائم) رہتے ہوئے قتال کرتا رہے گا۔ نیز فرمایا: پھر عیسیٰ نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (مھدی) کہے گا آیئے! نماز پڑھائیں۔ مگر عیسیٰ فرمائیں گے، نہیں! بلاشبہ امیر تم سے ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف بخشا ہے۔''

(۱۰) : ﴿ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ ......﴾(۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو ان (لوگوں) کے امیر مھدی کہیں گے ......(اس حدیث میں صراحت ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نماز کی امامت کی دعوت دینے والے مسلمانوں کے امیر و امام مھدی موصوف ہوں گے جبکہ گذشتہ روایت میں امیر کی صراحت

---

(۱) [تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو السلسلة الضعیفة (۱۱۹/۱)]

(۲) [مسلم : کتاب الایمان :"باب نزول عیسی بن مریم حاکما" (۳۹۵) احمد (۳۵۹/۲۔ ٤٤۳) مسند ابی عوانة (۱۰٦/۱)]

(۳) [المناز المنیف لابن قیم (ص ۱٤۷) وقال : هذا اسناد جید]

نہیں ہے۔)

(۱۱) : ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : كَیْفَ أَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ؟ !﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب (بوقت نماز فجر) عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔'' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کروائیں گے بلکہ امام مہدیؒ کو آگے کردیں گے)۔

(۱۲) : ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَكُوْنُ فِیْ آخِرِ أُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّهٗ عَدَدًا ، قَالَ (الجریری) قُلْتُ لِأَبِیْ نَضْرَةَ وَأَبِی الْعَلَا: أَتَرَیَانِ أَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ؟ فَقَالَا : لَا﴾(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو بلا حساب و کتاب چلو بھر بھر کر مال تقسیم کرے گا۔''

(جریری) راوی کا کہنا ہے کہ

''میں نے ابونضرۃ اور ابوالعلاء سے پوچھا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز تو نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔''

(۱۳) : ﴿عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مِنَّا الَّذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ خَلْفَهٗ﴾(۳)

---

(۱) [بخاری : کتاب احادیث الانبیاء : باب نزول عیسی بن مریم علیهما السلام (۳٤٤۹) مسلم (۳۹۲)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل......(۲۹۱۱) شرح السنة (۸٦/۱٥)]

(۳) [المنار المنیف (۱٤۸) لابن قیم وقال : "اسناد جید" الحاوی للسیوطی (٦٤/۲) صحیح الجامع الصغیر (۲۱۹/٥) فیض القدیر (۱۷/٦)]

حضرت ابوسعید ؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ ؑ جس امام کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے وہ (امام) ہم (اہل بیت) میں سے ہوگا۔''

(١٤) : ﴿عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ﴾(١)

حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مھدی میری اولاد سے ہوگا، چوڑی پیشانی اور باریک مگر لمبی ناک والا ہوگا۔ وہ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ ظلم وطغیان سے بھر دی گئی تھی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔''

(١٥) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : عَبَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی مَنَامِهٖ فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صَنَعْتَ شَيْئًا فِی مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ : اَلْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِیْ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ الطَّرِيْقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فِيْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِيْلِ ، يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدِرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ﴾(٢)

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ سے مروی ہے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی نیند میں گھبرا اٹھے تو ہم نے پوچھا: آج نیند

---

(١) [ابو داؤد : کتاب المھدی (٤٢٦٥) حاکم (٤/٥٥٧) المنار المنیف (١٤٤) وقال سندہ جید ۔ صحیح الجامع الصغیر (٦/٣ ۔ ٢٢) المشکاۃ للالبانی (٥٤٥٤) "وقال اسنادہ حسن"]

(٢) [مسلم : کتاب الفتن : "باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت" (٢٨٨٤) احمد (٦/١٠٥) الحلیۃ (١١٥)]

ہیں آپ کے ساتھ جس طرح ہوا پہلے تو کبھی نہیں ایسا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیت اللہ (پر چڑھائی) کا قصد کریں گے کیونکہ اس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی اور جب وہ بیدا (میدان) میں پہنچیں گے تو سب (زمین میں) دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! راستے میں (مقابلہ دیکھنے) تو سب لوگ ہی جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان میں اس (مذموم) ارادے سے آنے والے، مجبوراً آنے والے اور سفر کرنے والے (ہر طرح کے) لوگ ہوں گے جنہیں یکبارگی ہلاک کر دیا جائے گا پھر (روز قیامت) وہ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں جائیں گے۔"

ایک روایت میں ہے کہ

"اس لشکر سے صرف ایک آدمی کی جان بخشی ہوگی جو لوگوں کو (ان کی ہلاکت سے) آگاہ کرے گا۔" (۱)

فوائد

(۱) امام مھدی کا ظہور نبی کریم ﷺ کی سچی پیش گوئی کی روشنی میں ایک مسلمہ حقیقت ہے جو تا حال واقع نہیں ہوئی مگر قبل از قیامت اس کا وقوع ہو کر رہے گا۔

(۲) امام مھدی کے ظہور کے وقت ساری دنیا فتنہ فساد، ظلم وعدوان، قتل وغارت اور کشت وخون کی ایسی لپیٹ میں ہوگی کہ ویسی آج تلک اہل زمین نے دیکھی نہ ہوگی۔

(۳) امام مھدی کا نام خاتم النبیین ﷺ کے نام جیسا اور ان کے والد کا نام نبی کریم ﷺ کے والد کے نام جیسا ہوگا اور یہ یاد رکھیے کہ نبی کریم ﷺ کے معروف نام دو تھے ایک "محمد" اور دوسرا "احمد" اور یہ دونوں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں لہذا امام موصوفؒ کا نام محمد (یا احمد) بن عبداللہ ہوگا۔

(۴) امام مھدی نبی کریم ﷺ کے اہل بیت یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ) سے ہوں گے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے امام موصوف کا یہ نسب ذکر کیا ہے: محمد

(۱) [مسلم ایضا (۲۸۸۳)]

بن عبداللہ علوی فاطمی حسنی رضی اللہ عنہ۔(۱)

حافظ ابن قیمؒ کی بھی یہی رائے ہے۔(۲)

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں کہ

''مھدی باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔''(۳)

(۵) امام مھدیؒ کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے ہوگا اور حضرت عیسیٰؑ ان کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

(٦) صحیحین میں اشارۃ جبکہ دیگر کتب احادیث (سنن ومسانید) میں صراحتاً امام مھدی کا ذکر موجود ہے جس کے اقرار سے مفر نہیں۔لہذا جس طرح قرآن کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے اسی طرح بعض احادیث بعض کی تشریح کرتی ہیں۔

(۷) ''اللہ تعالیٰ اچانک ایک ہی رات میں امام مھدی کی اصلاح فرمادیں گے۔''

اس حدیث کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں :۔

(۱) امام مھدیؒ میں کچھ عیوب ونقوص (صغیرہ گناہ) ہوں گے جن کی ایک ہی رات میں من جانب اللہ اصلاح فرمادی جائے گی۔حافظ ابن کثیرؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔(٤)

اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔

(۲) خلافت کا تصور ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا۔مگر اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں انہیں خلافت کے لئے تیار کر کے منظر عام پر لے آئیں گے۔

(۸) ''ظہور مھدیؒ'' کے بعد ہر طرف خیر و برکت،مال ودولت،امن وامان اور خوشحالی کا ایسا سہانا سماں ہوگا کہ تاریخ انسانی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔

---

(۱) [النهاية (۲٦/۱)]

(۲) [المنار المنيف (ص ۱۳۹)]

(۳) [عون المعبود (۲٤۹/۱۱)]

(٤) [النهاية (۲۷/۱)]

(۹) امام مھدیؒ ظہور کے بعد زیادہ سے زیادہ نو سال اور کم از کم پانچ سال زندہ رہیں گے۔(۱)

(۱۰) امام مھدیؒ کوئی نبی یا رسول نہیں ہوں گے بلکہ ایک نیک صالح اور مجاہد حکمران (خلیفہ) ہوں گے جو منہج نبوی ﷺ کے مطابق شریعت محمدی کا احیا اور خلافت اسلامیہ کا قیام کریں گے۔

(۱۱) ''امام مھدیؒ کا ظہور مشرق کی طرف سے ہوگا'' اس (حدیث) کے دو مطلب ہو سکتے ہیں:

ایک یہ کہ

''اس سے مدینے کا مشرق مراد لیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینے میں یہ بات بیان فرمائی تھی اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔''

دوسرا یہ کہ

''اس سے دنیا کا مشرق مراد لیا جائے تو اس لحاظ سے مدینہ بلکہ مدینے کا مغرب بھی ''مشرق'' میں شامل ہوگا کیونکہ جغرافیے کے اعتبار سے وہ دنیا کے مشرق میں ہے۔''

علاوہ ازیں دونوں صورتوں میں مشرق کی تحدید نہیں کی گئی لہذا مشرق کے عموم کی وجہ سے اس میں مشرق قریب، وسطی اور مشرق بعید تینوں شامل ہیں۔

(۱۲) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

''امام مھدی کا ظہور مشرقی ممالک سے ہوگا سامرا کی غار سے نہیں۔

جیسا کہ بعض جاہل رافضیوں (موجودہ شیعہ) کا خیال ہے...... اہل مشرق ان کی مساعدت کریں گے اور ان کی حکومت قائم کریں گے، ان کے سیاہ جھنڈے ہوں گے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا جھنڈا تھا...... بیت اللہ کے نزدیک ان کی بیعت کی جائے گی۔''(۲)

(۱۳) امام مھدیؒ جس دن ظاہر ہوں گے وہ عام دنوں سے خاصا طویل ہوگا اور یہ بھی ''ظہور مھدی'' کی ایک نشانی ہوگی۔(۳)

---

(۱) دیکھئے النهاية في الفتن (۲٦/۱)]

(۲) [النهاية (۲۷/۱)]

(۳) [دیکھئے ابو داؤد : کتاب المهدی (٤٢٧٩)]

(۱۴) امام مھدیؒ بیت اللہ میں پناہ لیں گے کیونکہ کچھ لوگ بغرض جنگ ان کی طرف پیش قدمی کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان سب کو بیت اللہ پہنچنے سے پہلے ہی ''بیدا'' (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیں گے۔(۱)

(۱۵) مذکورہ لشکر کا زمین میں دھنس جانا امام مھدیؒ کی مھدویت کے لئے ''جلتی پر تیل'' کا کام دے گا اور لوگ مذکورہ نشانی دیکھ کر ان کے مھدی ہونے کو تسلیم کر لیں گے اور جوق در جوق ان کی بیعت کے لئے نکلیں گے۔

ایک حدیث بھی اس کی شاہد ہے گو اس کی صحت میں ''اختلاف'' ہے۔(۲)

(۱۶) بیت اللہ میں امام مھدیؒ بیت لیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں اسکی طرف اشارہ ہے کہ

﴿عَنْ أَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : یُبَایَعُ لِرَجُلٍ مَا بَیْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ﴾(۳)

حضرت ابوقتادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی (امام مھدیؒ) کی بیعت کی جائے گی۔''

(۱۷) کچھ روایات میں ہے کہ

''امام مھدیؒ کا لشکر خراسان کی طرف سے آئے گا مگر خراسان والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔''

(۱۸) ظہور مھدیؒ کے بارے میں بہت سی احادیث مذکور ہیں جن میں صحیح اور ضعیف ہر طرح کی روایات پائی جاتی ہیں مگر صحیح روایات کو نظر انداز کر کے ضعیف روایات کی روشنی میں یہ نظریہ اپنانا کہ

---

(۱) [دیکھئے مسلم : کتاب الفتن : "باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت" (۲۸۸٤)]

(۲) [دیکھئے ابو داؤد : کتاب المهدی (٤٢٨٠)]

(۳) [احمد (۲۹۱/۲ ـ ۳۱۲) ابن ابی شیبة (٦١٢/٨) مجمع الزوائد (٦٤٢/٣) حاکم (٤٨٧/٤) السلسلة الصحیحة (٥٥٣/٦)]

''امام مھدی کا ظہور'' شیعہ کے امام مھدی موعود کی طرح ڈرامائی اور حقیقت سے دور ہے !، ناانصافی ہے کیونکہ سینکڑوں ضعیف روایات میں ایک روایت بھی سند ومتن کے لحاظ سے صحیح ثابت ہو جائے تو اسے تسلیم کرنا اور فرمان نبوی ﷺ سمجھ کر اس پر ایمان لانا ایمان کا تقاضہ ہے جبکہ امام مھدیؒ کے بارے میں ایک دو نہیں بلکہ بے شمار صحیح روایات موجود ہیں جن پر محدثین نے ''تواتر'' کا حکم لگایا ہے اور ''ظہور مھدی'' کے اثبات میں مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱۹) نبی کریم ﷺ نے امام مھدیؒ کی بہت سے صفات وعلامات بیان فرمادی ہیں جن کی روشنی میں امام مھدیؒ کی پہچان امت کے لئے آسان ہے۔

(۲۰) تاحال ''ظہور مھدی'' کی نشانی ظاہر نہیں ہوئی اگر چہ تاریخ میں بہت سے لوگوں نے ''مھدی موصوف'' سے متعلقہ احادیث کو غلط پہنا وادے کر مھدویت کا ڈھونگ رچایا مگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ان کے کذب وافترا کو نمایاں کر دیا اور آج بھی اگر کوئی خواہ مخواہ ایسی جرأت کرنے کی کوشش کرے گا تو دنیا میں ہی ذلیل ورسوا ہوگا۔ البتہ عوام کو چاہیے کہ جعلی مھدیوں سے بچنے کے لئے احادیث کی روشنی میں اصلی امام مھدی کی علامات وصفات یاد رکھیں۔



(۸۶): خروج دجال

(۱) : ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدِ الْغِفَارِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِطَّلَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ : مَا تَذْكُرُوْنَ ؟ قَالُوْا : نَذْكُرُ السَّاعَةَ ، قَالَ : اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ ﴾(۱)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا گفتگو کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک تم قیامت سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) بیان کیا :۔

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول

(۶) یاجوج وماجوج، تین جگہ لوگوں کو) زمین میں دھنسایا جائے گا

(۷) مشرق میں

(۸) مغرب میں

(۹) جزیرۃ العرب میں

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ (۲۹۰۱) ابو داؤد (۴۳۱۱) ابن ماجۃ (۴۰۵۵) ترمذی (۲۱۸۳)]

(۱۰) اور سب سے آخر میں یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو (میدان) محشر میں اکٹھا کر دے گی۔

مسیح دجال تمام دجالوں اور کذابوں کا سردار ہو گا

(۱) : ﴿ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى ﴾(۱)

سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تیس (30) کذاب نکلیں گے سب سے آخری ''کانا دجال'' ہوگا جس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔''

(۲) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ قَبْلَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَكْثَرُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد سنا کہ مسیح دجال سے پہلے تیس (30) یا اس سے زیادہ جھوٹے ظاہر ہوں گے (اور یہ سب کچھ) قیامت سے پہلے ہوگا۔''

(۳) : ﴿ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۱) [احمد (۲۲/۵) السنن الکبری : کتاب الصلاة : باب صلاة الکسوف (۳۳۹/۳) المعجم الکبیر (۲۲۷/۷) مجمع الزوائد (۴۴۸/۲) فتح الباری (۷۰۶/۶) الاصابة (۲۶/۴) حافظ ابن حجرؒ نے اسے صحیح کہا ہے]

(۲) [احمد (۱۳۹/۲ ـ ۱۲۸) مجمع الزوائد : کتاب الفتن (۶۴۲/۷) ابو یعلی (۵۷۰۶) السلسلة الصحیحة (۲۵۱/۴)]

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ ﴾(۱)

حضرت عمران بن حصین ﷜ فرماتے ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ پیدائش آدمؑ سے تا قیامت ''دجال'' سے بڑا کوئی امر (فتنہ) نہیں۔''

دجال بڑے غصے سے خروج کرے گا

(۱) : ﴿ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ ، فَقَالَ لَهُ قَوْلاً أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ : رَحِمَكَ اللّٰهُ ! مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا ﴾(۲)

نافع فرماتے ہیں کہ

''ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے مدینے کے کسی راستے میں ملے تو اسے کوئی ایسی بات کہہ بیٹھے کہ وہ غضبناک ہوکر پھول گیا حتی کہ پوری گلی کو (پھول کر) بھر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے جبکہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر پہنچ چکی تھی؟ اور وہ کہنے لگیں: اللہ تم پر رحم کرے تمہیں ابن صیاد سے کیا غرض تھی؟ کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ (دجال) کسی غصے کی وجہ سے نکلے گا۔ (اور شاید ابن صیاد ہی دجال ہو جو اس طرح غصے میں خروج کردے)۔''

(۲) : ایک روایت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب في بقية من احاديث الدجال (۲۹۴۶) احمد (۲۷/٤ ـ ۲۹) جامع الصغير (۴۸۹/۲)]

(۲) [مسلم: كتاب الفتن : باب ذكر ابن صياد (۷۳۵۹) احمد (۳۲۲/٦) عبد الرزاق (۳۹٦/۱۱)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال اس غصے کے ساتھ خروج کرے گا جس میں وہ مبتلا ہوگا۔'' (۱)

دجال کی شکل وصورت

(۱) ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطِفُ أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً ا قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيْمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوْا: هٰذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ، رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ (ان پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں پھر میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ (رنگت) تھا، بال اس کے گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا گویا اس کی آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔ یہ بنوخزاعہ کا ایک شخص تھا۔ (جو عہد جاہلیت میں فوت ہوا)۔

(۲): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ

---

(۱) [احمد (۳۲۲/٦) مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۳۲) عبد الرزاق (۳۹٦/۱۱)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۲۸) مسلم (۱٦۹) احمد (۳۱/۲ ـ ٥٤ ـ ۱۷۰) شرح السنة (٤٤۳/۷) الموطا (۹۲۰/۲)]

كَافِرٌ﴾(١)

حضرت انس ﷜ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے ڈرایا ہے ، خبردار! وہ کانا ہے حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں ۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔''

(٣) : ایک روایت میں ہے کہ

''میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو دوسرے انبیاء نے نہیں بتائی وہ کانا ہو گا جبکہ تمہارا رب کانا نہیں۔'' (٢)

(٤) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا (ك ، ف ، ر) يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ﴾(٣)

حضرت انس بن مالک ﷜ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کانا ہے، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا پھر آپ نے ہجے کر کے بتایا (ک،ف،ر) جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔

(٥) : ایک روایت میں ہے کہ

''اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ ہو۔'' (٤)

---

(١) [بخاری : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (٧١٣١) مسلم (٢٩٣٣) ابو داؤد (٤٣١٦) ترمذی (٢٢٤٥) ابن خزیمه (١٠٥/١) احمد (١٢٩/٣ ـ ١٤٥ ـ ٢١٧ ـ ٢٦٠ ـ ٢٨٨ ـ ٢٩٤ ـ ٣١٤) شرح السنة (٢٠٨٢) مصنف عبد الرزاق (٢٠٨٢٠)]

(٢) [بخاری ـ ایضًا ـ (٧١٢٧)]

(٣) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (٧٣٦٥ ـ ٢٩٣٣)]

(٤) [احمد (٢٦١/٣ ـ ٢٨٨ ـ ٢٨٩)]

(٦) : ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ﴾(١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: دجال کی دائیں آنکھ کانی اور انگور کے دانے کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔''

(٧) : ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''نبی ﷺ سے دجال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا رنگ انتہائی سفید، جسم بہت بڑا، آنکھ چمکدار ستارے کی طرح کھڑی اور سر کے بال درخت کی ہری شاخوں کی مانند ہیں۔''(٢)

(٨) : ایک روایت میں ہے کہ

''دجال کی آنکھ شیشے کی طرح (سبزی مائل) ہے۔''(٣)

(٩) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ﴾(٤)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت (باغ) اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہے اور اس کی جنت (دراصل) آگ ہے۔''

---

(١) [بخاری : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (٧١٢٣)]

(٢) [احمد (٤٦٧/١) طبری (١٠٣/٨) ابو یعلی (٢٧٢٠) ابن کثیر (٢٥/٣) مجمع الزوائد (٢٣٥/١) قال : احمد شاکر : "اسنادہ صحیح" احمد (٨١٢/٥)]

(٣) [احمد (١٦٤/٥ ـ ١٦٥) ابن حبان (٢٠٦/١٥) الحلیة (٣٦٣/٤) مجمع الزوائد (٦٥٠/٧) مسند طیالسی (٥٤٤)]

(٤) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (٢٩٣٤)]

(١٠) : ﴿عَنُ اِبُنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِی الدَّجَّالِ : أَعُوَرُ هِجَانٌ أَزُهَرُ كَاَنَّ رَأْسَهُ أَصُلَةٌ أَشُبَهُ النَّاسِ بِعَبُدِ الْعُزّٰی بُنِ قَطَنٍ﴾(١)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کانا اور انتہائی سفید اور چمکدار (رنگت) ہوگا۔ اس کا سر افعی سانپ جیسا (چھوٹا مگر خوب متحرک) ہوگا۔ وہ لوگوں میں سے عبدالعزی بن قطن (کافر) کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوگا۔''

(١١) : ﴿عَنُ سَفِینَةَ مَولٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ......وَهُوَ أَعُوَرُ عَیُنِهِ الْیُسُرٰی ، بِعَیُنِهِ الْیُمُنٰی ظَفَرَةٌ غَلِیظَةٌ مَكُتُوبٌ بَیْنَ عَیُنَیُهِمَا كَافِرٌ﴾(٢)

حضرت سفینہ جو اللہ کے رسول کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور دائیں آنکھ گوشت کے ٹکڑے کی طرح ابھری ہوئی (عیب دار) ہوگی جبکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' تحریر ہوگا۔''

(١٢) : ﴿عَنُ هِشَامِ بُنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ رَأسَ الدَّجَّالِ مِنُ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ فَمَنُ قَالَ : أَنْتَ رَبِّی اِفُتَتَنَ وَمَنُ قَالَ : كَذَبْتَ ، رَبِّی اللّٰه عَلَیهِ تَوَكَّلْتُ فَلَا یَضُرُّهُ﴾(٣)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کا سر پچھلی جانب سے گنجا گنجا سا ہوگا۔ جس نے کہا کہ تو

---

(١) [احمد (١/٢٩٩ ـ ٣٨٨) البزار (١١٠٨) ابو یعلی (٧٢٥) ابن ابی شیبة (٨/٢٤٦)]

(٢) [احمد (٥/٢٨١) المعجم الکبیر (٦٤٤٥) مجمع الزوائد (٧/٦٥٤)]

(٣) [احمد (٤/٢٨) حاکم: کتاب الفتن (٤/٥٥٤) مجمع الزوائد (٧/٦٥٨) عبد الرزاق (١١/٣٩٥) المعجم الکبیر (٢٢/١٧٥)]

میرا رب ہے وہ تو فتنے میں مبتلا ہوا اور جس نے کہا: تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے جس پر میں بھروسہ کرتا ہوں تو وہ اسے کچھ نقصان نہ دے سکے گا۔

کیا دجال آدمی ہو گا؟

(۱) : ﴿ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ لَّا تَعْقِلُوا أَنَّ مَسِيْحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيْرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ﴾(۱)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں دجال کے بارے میں خبر دی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ تم اسے پہچان نہ سکو گے۔ مسیح دجال ایک پستہ قد آدمی ہوگا، گھنگھریالے بال ہوں گے، آنکھ کانی اور مٹی ہوئی نہ بہت اونچی ابھری ہوئی اور نہ بہت دھنسی ہوئی ہوگی پھر بھی اگر تمہیں اس کے بارے میں شک وشبہہ ہو تو خوب جان رکھو کہ تمہارا رب تو کانا نہیں ہے۔

(۲) : حضرت فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ عنہا (ایک طویل حدیث میں جو متصل بعد مذکور ہے) فرماتی ہیں کہ

"..........میں (دجال کا) جاسوس ہوں تم اس سنسان جگہ کی طرف چلو جہاں ایک آدمی تمہاری خبر کا مشتاق ہے تو وہ سب وہاں گئے اور کہتے ہیں کہ وہاں ہم نے اتنا بڑا آدمی دیکھا کہ ویسا قد آور مگر (لوہے کی زنجیروں سے) جکڑا ہوا آدمی پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔" (۲)

(۳) : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"ابن صیاد نے کہا کہ میں دجال، اس کی جائے پیدائش اور رہائش (اور اسکے والدین) کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (سب کچھ) کہاں ہے۔" (۳)

---

(۱) [ابو داؤد : کتاب الملاحم : باب خروج الدجال (٤٣١٢) صحيح الجامع الصغير (٨/٢ ـ ٣١٧)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن :باب قصة الجساسة (٢٩٤٢)]

(۳) [مسلم : كتاب الفتن :باب ذكر ابن صياد (٢٩٢٧) احمد (٢٣/٣ ـ ٥٤ ـ ٩٩) ترمذی (٢٢٤٦)]

کیا دجال زندہ ہے؟

(۱) : ﴿ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ...... فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ : لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : إِنِّي وَاللَّهِ ! مَاجَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا : وَيْلَكِ مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ : يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ ! انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ ، قَالَ : لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا ، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا : وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ؟ قَالَ : قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا : وَيْلَكِ مَا أَنْتِ ؟ فَقَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، قُلْنَا : وَمَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ : اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ ؟ قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟ قَالَ : أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا ، هَلْ يُثْمِرُ ؟ قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ

لَا تُثْمِرَ ، قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ ؟ قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟ قَالَ : هَلْ فِيهَا مَاءٌ ؟ قَالُوا : هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ ، قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ ؟ قَالُوا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟ قَالَ : هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ ؟ قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا ، قَالَ : أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ ؟ قَالُوا : قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ ، قَالَ : أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ ، قَالَ ، قَالَ لَهُمْ : قَدْ كَانَ ذَاكَ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ اقَالَ : أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي ، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا هِيَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ : هَذِهِ طَيْبَةُ ، هَذِهِ طَيْبَةُ ، هَذِهِ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ ، أَلَاهَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَالِكَ ؟ فَقَالَ النَّاسُ : نَعَمْ ، فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ ، وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ ، لَابَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ، مَا هُوَ ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ، مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ ﴾(۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہر بندہ اپنی

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب قصة الجساسة (۱۱۹ ـ ۲۹۴۲) ابوداؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳) نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجة (۴۰۴۵) حمیدی (۱۷۷/۱) احمد (۴۱۹/۶ ـ ۴۲۰ ـ ۴۶۱ ـ ۴۶۴ ـ ۴۶۵) طبرانی کبیر (۹۵۶/۲۴) دلائل النبوة (۴۱۶/۵) مشکل الآثار (۳۸۹/۷)]

جائے نماز پر بیٹھا رہے پھر کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم خدا کی میں نے تمہیں ترغیب و ترھیب (وعظ و نصیحت) کے لیے اکٹھا نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو عیسائی تھا وہ میری بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے اس نے مجھے مسیح دجال کے بارے میں ویسی ہی خبر دی ہے جیسی میں تمہیں دیا کرتا ہوں، اس نے کہا کہ وہ لخم اور جذام قبیلے کے تیس (30) آدمیوں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار تھا کہ مہینہ بھر بحری موجیں ان کی کشتی سے کھیلتی رہیں حتیٰ کہ ان کی کشتی (جہاز) مغرب کی طرف ایک جزیرے پر جا لگی پھر وہ ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے میں جا اترے جہاں انہیں گھنے بالوں والا ایسا جانور ملا جس کے منہ یا دم کی شناخت ناممکن تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ جانور نے کہا کہ میں جاسوس ہوں، انہوں نے کہا کس کا جاسوس؟ اس نے کہا کہ اس شخص کی طرف چلو جو ''دیر'' میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب جانور نے اس شخص کا نام لیا تو ہم ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم تیز تیز چلتے ہوئے دیر (سنسان جگہ) میں داخل ہوئے تو وہاں ہم نے اتنا بڑا انسان دیکھا کہ ویسا قد آور مگر جکڑا ہوا آدمی کبھی نہ دیکھا تھا! اس کے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے اور پاؤں ٹخنوں کے ساتھ مضبوط لوہے سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا، کمبخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری خبر تو حاصل کر ہی لوگے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم اہل عرب ہیں اور ایک سمندری جہاز میں محو سفر تھے کہ سمندر میں طغیانی آ گئی جس کی وجہ سے مہینہ بھر ہمارا جہاز موجوں کا شکار رہا پھر ہم اس جزیرے کے قریب پہنچے تو ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر اس جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں (یہ) جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے منہ یا پشت معلوم نہیں ہوتی تھی ہم نے اس سے پوچھا کمبخت! تو کون ہے؟ تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم اس ''دیر'' میں موجودہ آدمی کی طرف چلو، وہ تمہاری خبر کا بڑا مشتاق ہے تو ہم جلدی سے تمہاری طرف چلے آئے اور ہم تو اس (جانور) کو شیطان سمجھتے ہیں۔ دجال نے کہا کہ مجھے بیسان (شام) کے نخلستان کی خبر

دو؟ ہم نے کہا، اس کی کونسی خبر مطلوب ہے؟ اس نے کہا کیا وہ پھل لاتا ہے؟ ہم نے کہاہاں! اس نے کہاعنقریب وہ پھلدار نہیں رہے گا۔ اچھا مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟ کیا اس میں پانی رواں دواں ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! خوب رواں دواں ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب وہ خشک ہو جائے گا۔ اس نے کہا، مجھے زغر (شام) کے چشمے کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پانی موجود ہے اور کیا لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں! اس میں پانی بھی ہے اور لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرر ہے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے عرب کے نبی کی خبر دو؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے یثرب (مدینہ) جا پہنچا ہے۔ اس نے کہا کیا اہل عرب نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے کہا پھر نتیجہ کیا رہا؟ ہم نے کہا کہ وہ نبی اپنے گردوپیش میں غالب آچکا ہے۔ اس نے کہا کیا واقعی ایسے ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ لوگوں کے لئے اس کی اطاعت ہی بہتر ہے۔

اور میرے متعلق سنو: میں ''مسیح دجال'' ہوں، اب عنقریب مجھے خروف کی اجازت دی جائے گی اور میں چالیس (40) دنوں میں پوری روئے زمین کو فتح کرلوں گا البتہ مکہ اور طیبہ (مدینے) مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں اگر میں اس طرف (کسی بھی شہر مکہ یا مدینے کا) رخ کروں گا تو وہاں تلوار لہراتے فرشتے مجھے روک دیں گے جو وہاں پہرے پر مقرر ہوں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا عصا منبر پر تین مرتبہ ٹکراتے ہوئے فرمایا: یہی طیبہ (مدینہ) ہے۔ (اور وہ دجال ہے) کیا میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں بتایا نہیں کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے تمیم کی بات اس لئے اچھی لگی کہ یہ میری اس خبر کے مشابہہ ہے جو میں تمہیں دجال اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔

خبردار! وہ (دجال) دریائے شام میں یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے بھی اشارہ فرمایا۔"

بعض روایات میں دجال کے مذکورہ سوالات کے علاوہ مزید سوالات بھی ذکر ہوئے ہیں علاوہ ازیں اپنے مطلوبہ جوابات پر دجال خوشی سے اچھلنا، کودنا اور چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے۔

(۲) : حضرت ابوسعید ﷜ فرماتے ہیں کہ

''مجھے ''ابن صیاد'' نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کی جائے پیدائش، وقت پیدائش، رہائش اور والدین کے متعلق بخوبی آگاہ ہوں۔(۱)

کیا نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا؟

(۱) : ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعًا ، مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عباس ﷜ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، شب معراج میں میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ گندمی رنگت، دراز قد، اور گھنگھریالے بالوں والے تھے ایسے لگتا تھا جیسے قبیلہ شنوءہ کا کوئی شخص ہو اور میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا جو درمیانے قد، میانے جسم، سرخ وسفید رنگت اور سیدھے بالوں والے تھے۔ میں نے جہنم کے داروغے کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا۔ مجملہ ان آیات کو (دیکھا) جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائی تھیں (سورۃ سجدہ میں اسی کا ذکر ہے کہ) ''لہذا آپ ﷺ نے ان سے ملاقات کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ کریں''۔

(۲) : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن :باب ذکر ابن صیاد(۲۹۲۷)]

(۲) [بخاری : کتاب بدء الخلق۲ : باب اذاقال احدکم "آمین......والملائکۃ فی السماء...... (۳۲۳۹)مسلم (۲٦٦) احمد (٤۲٦/۱) دلائل النبوۃ (٤۹٥/٥)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے (ان پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ (رنگت) تھا، اس کے بال گھنگریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا گویا اس کی آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن خزاعی سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔(۱)

دجال کی شعبدہ بازیاں

(۱) : ﴿ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ ؟ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ : غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاثْبُتُوْا ، قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ : أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : لَا ، اقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ ، قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ : كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۷۱۲۸) مسلم (۱۶۹) الموطا (۲/۰،۹۲۰) احمد (۲/۳۱ ـ ۵۴ ـ ۱۷۰) شرح السنۃ (۷/۴۴۳)]

السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ ......﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان ﷺ سے مروی ہے کہ

''ایک صبح نبی کریم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا تو اسے حقیر اور اس کے فتنے کو عظیم کہا (یا کبھی اونچی اور کبھی آہستہ بات کی) حتی کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا ہو پھر ہم بوقت شام آپ کی طرف گئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ماجرا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ آپ نے دجال کے بارے میں اچھی طرح آگاہ کیا تھا اور ہم سمجھے کہ شاید وہ اسی نخلستان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دجال سے بڑھ کر فتنوں کا تم پر اندیشہ ہو سکتا ہے؟ اگر دجال میرے جیتے جی نکلا تو میں اس کے درمیان رکاوٹ بن کر تمہیں اس کے شر سے بچا لوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تم میں سے ہر ایک شخص بذات خود اس کے خلاف حجت ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہو گا۔ دجال ایک گھنگھریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ ابھری ہو گی اور وہ عبدالعزیٰ (کافر) کے مشابہ ہو گا لہذا جو شخص بھی تم میں سے دجال کو دیکھے وہ سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے خارج ہو گا اور دائیں بائیں فتنہ فساد برپا کرے گا۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۱۱۰ ـ ۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/٤) ابو داؤد (٤۳۲۱) ترمذی (۲۲٤۰) حاکم (۵۳۷/٤) طبری (۹۵/۹)]

اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ صحابہ ﷺ نے پوچھا کہ دجال کتنا عرصہ زمین پر قیام کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس (40) دن جن میں سے ایک دن ایک سال برابر، ایک دن ماہ برابر، ایک دن ہفتے کے برابر ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔ (یعنی ایک سال، دو ماہ اور دو ہفتے)۔

صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! جو دن سال برابر ہوگا اس میں ہم نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ کیا ایک ہی دن کی نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس (سال) کا (عام دنوں کے ساتھ) اندازہ کر لینا۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اس کی چال ڈھال کیسی ہوگی؟ فرمایا: اس بارش کی طرح جسے ہوا پیچھے سے دھکیلتی ہے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس جا کر انہیں کفر کی دعوت دے گا جسے وہ قبول کر لیں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین اناج اگائے گی جن پر ان کے جانور چریں گے جن کے کوہان پہلے سے اونچے، تھن پہلے سے کشادہ اور کوکھیں خوب پھولی ہوں گی۔ پھر دجال ایک قوم کے پاس آ کر اسے کفر کی دعوت دے گا مگر وہ انکار کر دیں گے تو دجال ان سے پلٹ جائے گا اور وہ لوگ قحط اور خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے حتی کہ ان کے ہاتھ میں مال و دولت میں سے کچھ نہ رہے گا جبکہ دجال بنجر اور ویران زمین پر نکلے گا اور اسے حکم دے گا، اے زمین! اپنے خزانے نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں ملکہ مکھی کے پاس ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان کو بلا کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا جس طرح نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اسے (زندہ کر کے) پکارے گا تو وہ جوان چمکتے، دمکتے اور ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اس کی طرف چلا آئے گا۔ دریں اثنا اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف شہر دمشق میں سفید منارے کے پاس زرد کپڑوں میں ملبوس حضرت عیسیٰ ابن مریم کو نازل کر دیں گے......"

(۲): ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ

بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول سے سنا کہ جب دجال خروج کرے گا تو اس کے ساتھ پانی (جنت) اور آگ (جہنم) ہوگی جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہے اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ درحقیقت جلانے والی آگ ہے اگر تم میں سے کسی کو اس (فتنے) کا سامنا ہو تو وہ اس میں داخل ہو جو آگ دکھائی دیتی ہے کیونکہ وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہے۔''

(۳) : ﴿ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي : مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ : لأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلُ خُبْزٍ وَنَهَرُ مَاءٍ قَالَ : بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ﴾(۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''دجال کے بارے میں جس قدر سوالات میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھے ہیں اور کسی سے نہیں پوچھے (تو) آپ ﷺ نے مجھے کہا: تمہیں اس (دجال) سے کیا خطرہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی (کئی درجہ) آسان ہے۔''

(٤) : ﴿ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ : يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ

(۱) [بخاری : کتاب احادیث الانبیاء : باب ماذکر عن بنی اسرائیل (٣٤٥٠) مسلم (٢٩٣٤) ابو داؤد (٣٤١٥) ابن ماجة (٤١٢٢) ابن حبان (٦٧٩٩) طبرانی کبیر (٦٤٢/١٧) ابن ابی شیبة (٦٤٨/٨)]

(۲) [بخاری : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (٧١٢٢) مسلم (٢١٥٢) احمد (٣٣٨/٤) ابن ماجة (٤١٢٤) ابن ابی شیبة (٦٤٧/٨)]

عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ ﴾(۱)

حضرت ابوسعید ﷛ سے مروی ہے کہ

''ایک دن آنحضرت ﷺ نے ہمیں دجال کے متعلق ایک طویل حدیث سنائی۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ کی گھاٹیوں (راستوں) میں داخل ہو سکے چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شورزدہ زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک مردمؤمن جائے گا جو افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور وہ دجال سے کہے گا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی تھی :۔

''دجال (لوگوں) سے کہے گا کہ اگر میں اس شخص کو قتل کردوں اور پھر زندہ کر دکھاؤں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے (رب ہونے کے) معاملے میں شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے، نہیں! چنانچہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر دے گا۔ اب وہ شخص کہے گا کہ واللہ! (خدا کی قسم) مجھے تیرے بارے میں پہلے اتنی بصیرت نہ تھی جتنی اب آچکی ہے (کہ تو واقعی دجال ہے) اس پر دجال پھر اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس مرتبہ وہ اسے مار نہیں سکے گا۔''

''دجال'' دنیا کا سب سے بڑا فتنہ!

(۱) : ﴿ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب لا یدخل الدجال المدینة (۷۱۳۲) مسلم (۲۹۳۸) احمد (۴۶/۳) مصنف عبد الرزاق (۳۰۰/۱۱) کتاب السنة لابن ابی عاصم (۳۹۰) ابن مندة (۱۰۲۸)]

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ ﴾(۱)

حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ سے میں نے سنا کہ پیدائش آدمؑ سے تا قیامت ''دجال'' سے بڑا کوئی معاملہ (فتنہ) نہیں ہے۔''

(۲) : ایک روایت میں ہے :۔

﴿ مَا بَيْنَ خَلْقَ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾(۲)

''پیدائش آدم سے وقوع قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔''

(۳) : ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ عِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَأَنَا لِفِتْنَةِ بَعْضِكُم أَخْوَفُ عِنْدِىْ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَلَنْ يَنْجُوَا أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا صَنَعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا صَغِيْرَةً وَلَا كَبِيْرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ (۳)

حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ دجال کی بنسبت تمہارے باہمی فتنہ فساد کا مجھے زیادہ خوف ہے (کہ تم ضرور باہمی فتنہ وفساد برپا کرو گے) گذشتہ لوگوں میں سے جو کوئی اس فتنے سے محفوظ رہا وہ دراصل محفوظ ہے اور آج تک دنیا میں جو کوئی چھوٹا یا بڑا فتنہ رونما ہوتا ہے وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے۔''

(٤) : ﴿ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ ﴾(٤)

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى بقية من احاديث الدجال (۲۹٤٦) احمد (۲۷/٤ ـ ۲۰۹) جامع الصغير (۲/٤٨۹)]

(۲) [احمد (۲۹/٤)]

(۳) [احمد (٤٨۲/٥) البزار (۲ ـ ۳۳۹۱) مجمع الزوائد (٦٤٦/۷) وصححه]

(٤) [بخارى : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (٤۳۱٦) ترمذى (۲۲٤٥) شرح السنة (۲۰۸۲) احمد (۱۲۹/۳ ـ ١٤٥) عبد الرزاق (۲۰۸۲۰)]

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ضرور ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' (ک۔ف۔ر) لکھا ہوگا۔''

(۵) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ نَجَامِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ،ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، مَوْتِي ، وَالدَّجَّالُ، وَقَتْلُ خَلِيْفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مَعْطِيَة ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن حوالہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین (حادثات کے) مواقعوں پر محفوظ رہا وہ نجات پا گیا۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ بات دھرائی۔ (پھر فرمایا) :۔

(۱): میری موت۔

(۲): دجال۔

(۳): اور دین حق پر قائم فیاض خلیفہ کا قتل۔

(۶) : ﴿ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةِ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى ﴾(۲)

حضرت سمرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [احمد (۱۵۳/٤) (٤٦/٥ ـ ٥٦٣) ابن ابی شیبة (٦٤٩/٨) دلائل النبوة (۳۹۲/٦) کتاب السنة لابن ابی عاصم (۱۱۷۷) وصححه الالبانی ، حاکم (۱۰۸/۳)]

(۲) [احمد (۲۲/٥) السنن الکبری : کتاب صلاة الخسوف : باب صلاة الکسوف (۳۳۹/۳) المعجم الکبیر (۲۲۷/۷) مجمع الزوائد (٤٤۸/۲) الاصابة (۲٦/٤) فتح الباری (۷۰٦/٦) وقال الحافظ اسناده حسن]

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تیس جھوٹے نکلیں گے اور سب سے آخر میں (ان کا سردار) کانا دجال نکلے گا جس کی بائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔''

(۷) : ﴿عَنْ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ ...... مَعَهُ مَلِكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ أَبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذٰلِكَ فِتْنَةٌ ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ أَلَسْتُ أُحْيِ وَأُمِيْتُ ؟ فَيَقُوْلُ لَهُ : صَدَقْتَ ، فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ ، فَيَظُنُّوْنَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ وَذٰلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيْرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيْهَا فَيَقُوْلُ : هٰذِهِ قَرْيَةُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيْرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ عُقْبَةِ أَفِيْقٍ﴾(۱)

حضرت سفینہ جو آنحضرت ﷺ کے غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: خبردار! مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا جبکہ دائیں آنکھ پر گوشت ابھرا ہوگا اور دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جب وہ خروج کرے گا تو اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی اس کی آگ تو جنت ہوگی مگر اس کی جنت آگ ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو نبیوں کے روپ میں ہوں گے اگر میں چاہوں تو ان کے اور ان کے آباء کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ (ایک اس (دجال) کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب ہوگا اور یہ آزمائش کے لئے ہوں گے۔

دجال کہے گا۔ (لوگو!) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کیا میں تمہیں زندہ نہیں کرتا، موت نہیں دیتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے مگر اس (فرشتے) کی بات دوسرے فرشتے کے سوا اور کوئی نہیں سنے گا اور اس کا ساتھی فرشتہ جواب میں کہے گا، ہاں! تیری بات سچی ہے (کہ یہ جھوٹا ہے رب

---

(۱) [احمد (۲۸۱/۵) المعجم الكبير (٦٤٤٥) مجمع الزوائد (٦٥٤/٧)]

نہیں) لوگ اس فرشتے کی بات سنیں گے تو یہ سمجھیں گے کہ شاید یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے (حالانکہ دوسرا فرشتہ پہلے فرشتے کی اس بات، کہ دجال جھوٹا ہے، کی تصدیق کر رہا تھا) اور یہ آزمائش ہوگی۔ پھر دجال مدینے کی طرف بڑھے گا مگر اسے مدینے میں داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا، یہ فلاں آدمی (محمد) کی بستی ہے پھر وہ شام کی طرف چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُفیق کی گھاٹی کے پاس (باب لد پر) اسے (عیسیٰ کے ہاتھوں) ہلاک کریں گے۔"

(۸) : حضرت سمرة بن جندب ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال نکلنے والا ہے، اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس پر سخت لوتھڑا ہوگا اور وہ کوڑھ اور برص کے مریض کو تندرست کر دے گا، مردے کو زندہ کر دکھائے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ جس شخص نے اقرار کیا کہ تو میرا رب ہے وہ تو فتنے میں مبتلا ہوا اور جس شخص نے کہا کہ میرا رب اللہ ہے حتی کہ اس پر جان قربان کر گیا تو وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا اور اب اس پر کوئی فتنہ ہے نہ کوئی عذاب ہے۔ جب تک اللہ کی مرضی ہوگی دجال زمین پر رہے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے جو مغرب کی طرف سے آئیں گے، محمد کریم ﷺ کی تصدیق کریں گے اور انہی کے دین (اسلام) پر قائم ہوں گے وہ دجال کو قتل کریں گے اور پھر قیامت قائم ہوگی۔" (۱)

دجال کی جنت اور جہنم

(۱) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَى اَنَّهَا نَارٌ فَاِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ﴾ (۲)

---

(۱) [احمد (۱۹/۵) المعجم الکبیر (۶۹۱۸) البزار (۳۳۸۹) مجمع الزوائد (۶۴۸/۷) وصححه]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر عن بنی اسرائیل (۳۴۵۰) مسلم (۲۹۳۴) ابو داؤد (۴۳۱۵) ابن ماجة (۴۰۷۲) ابن حبان (۶۷۹۹) المعجم الکبیر (۹۴۷/۱۷) ابن ابی شیبة (۶۴۸/۸)]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دجال جب خارج ہوگا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوگی جسے لوگ آگ خیال کریں گے وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ دراصل جلانے والی آگ ہوگی۔ تم میں سے اگر کسی شخص کو اس (فتنے) سے پالا پڑے تو وہ اس کی آگ میں داخل ہو جائے کیونکہ وہ (دراصل) شیریں اور ٹھنڈا (پانی) ہے۔''

(۲) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ ...... قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحَطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحَطَّ أَجْرُهُ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''لوگ رسول کریم ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے جبکہ میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا...... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ ایک نہر اور ایک آگ ہوگی۔ جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا اس کے لئے اجر و ثواب واجب ہو گیا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوا اس پر گناہ لاد دیئے گئے اور اس کا اجر مٹا دیا گیا۔''

(۳) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ﴾(۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، گھنے بالوں والا ہے۔ اس کے

(۱) [احمد (۹/۵ ـ ۴۹۸) مشکل الآثار (۳۷۷/۱۴) حاکم (۴۷۹/۴) ابن حبان (۲۰۹/۱۵) واصلہ فی الصحیحین]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳۴)]

ساتھ ایک جنت اور ایک آگ (جہنم) ہوگی پس اس کی آگ تو (دراصل) جنت ہے اور اس کی جنت (فی الحقیقت) آگ ہے۔"

دجال سے بچنے کے لئے لوگ پہاڑوں پر پناہ لیں گے

(۱) : ﴿عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ ، قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : هُمْ قَلِيْلٌ﴾(۱)

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

"انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ لوگ دجال سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں چھپ جائیں گے۔ ام شریک رضی اللہ عنہا کہنے لگی، یا رسول اللہ! اس دن اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس دن بہت کم ہوں گے۔"

دجال مشرق کی طرف خراسان سے نکلے گا

(۱) : ﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ......أَلَا إِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ﴾(۲)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب في بقية احاديث الدجال (۲۹۴۵) احمد (۶/۴۱۱) ترمذی (۳۹۳۰)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : باب قصة الجساسة (۲۹۴۲) ابو داؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳) نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجة (۴۰۵۲) حمیدی (۱/۱۷۷) احمد (۶/۴۱۹ - ۴۶۱) المعجم الكبير (۲۴/۹۵۶) دلائل النبوة (۵/۴۱۶)]

"......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! وہ (دجال) شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں! بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ تو مشرق کی طرف ہے، وہ تو مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔"

(٢) : ﴿عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُم المَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ﴾(١)

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ دجال مشرق کی طرف سے ایک ایسی زمین سے نمودار ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس (دجال) کی پیروی کرنے والی کچھ ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے کوٹی ہوئی (یا موٹی) ڈھالوں کی طرح (چپٹے) ہوں گے۔"

(٣) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُوْدِيَةِ أَصْبَهَانَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُوْدِ﴾(٢)

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال اصبہان کے (علاقے) "یہوداہ" سے خروج کرے گا اور اس کے ساتھ ستر (70) ہزار یہودی ہوں گے۔"

(٤) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ أَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ﴾(٣)

---

(١) [ترمذی : کتاب الفتن : باب ماجاء من أين يخرج الدجال (٢٢٣٧) صحيح الجامع الصغير (١٥٠/٣) احمد (٥/١) ابن ماجة (٤١٢٣) السلسلة الصحيحة (١٢٢/٤) النهاية (١١٧/١)]

(٢) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى بقية احاديث من الدجال (٢٩٤٤) فتح البارى (٢٣٨/١٣)]

(٣) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى بقية احاديث الدجال (٢٩٤٤) احمد (٢٨٣/٣) (٢٩٥/٤) حاكم (٥٢٤/٤) ابن ابى شيبة (٦٥٠/٨) الدر المنثور (٢٤٣/٢)]

حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی فرمانبرداری کریں گے جن پر سبز (یا سیاہ) چادریں ہوں گی۔''

(۵) : ﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ......إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان ﷛ فرماتے ہیں کہ

''ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا ذکر کیا...... (پھر فرمایا کہ) وہ شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے نکلے گا۔''

مذکورہ روایات میں بظاہر اختلاف وتضاد معلوم ہوتا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا یا مشرق سے یا خراسان وغیرہ سے ......اس شبہہ کا تفصیلی جواب ''فوائد'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

جن لوگوں کا پسندیدہ (Favourite) لیڈر دجال ہوگا!

(۱) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ أَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ﴾(۲)

حضرت انس ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصبہان (اصفہان) کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۴/۱۸۲) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجة (۴۱۲۶) حاكم (۴/۵۳۷) طبری (۹/۹۵)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : باب فی بقية أحاديث الدجال (۲۹۴۴) احمد (۳/۲۸۳) حاكم (۴/۵۲۴) ابن ابی شيبة (۸/۶۵۰) الدر المنثور (۲/۲۴۳)]

کریں گے جن پر سیاہ (یا سبز) چوغے ہوں گے۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یَقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ کَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ﴾(۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث بیان سنائی کہ دجال ایک مشرقی علاقے سے خروج کرے گا جسے خراسان (موجودہ افغانستان اور اس کا گردوپیش) کہتے ہیں۔ اس (دجال) کی پیروی کچھ ایسی قومیں کریں گی جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح چپٹے (یا تہہ بر تہہ ڈھالوں جیسے موٹے) ہوں گے۔"(۲)

(۳) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَیُخْرِجُ اللّٰهُ (الیه) کُلَّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ﴾(۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا۔ ان (مکہ ومدینہ) کی ہر گھاٹی پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی

---

(۱) [ترمذی : کتاب الفتن : باب ماجاء من أین یخرج الدجال (۲۲۳۷) صحیح الجامع الصغیر (۱۵۰/۳) احمد (۵/۱) ابن ماجة (۴۱۲۳) السلسلة الصحیحة (۱۲۲/۴)]

(۲) [حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ھیں کہ اس سے مراد ترك (ترکمانستانی) لوگ ھیں ۔ النھایة (۱۱۷/۱)]

(۳) [بخاری : کتاب فضائل المدینة : باب لا یدخل المدینة الدجال (۱۸۸۱) (۷۱۳۴) مسلم (۲۹۴۲) احمد (۳۰۰/۲)]

زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ اس میں سے باہر نکال (کر دجال کی طرف بھیج) دے گا۔

(٤) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِيْ هٰذِهِ السَّبْخَةِ بمرقناه فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَرْجِعُ اِلٰى حَمِيْمِهِ وَاِلٰى اُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَاُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ فَيُوْثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ ﴾(١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مرقناہ (مدینہ کے قریب ایک وادی) کی دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا تو سب سے زیادہ عورتیں اس کی طرف نکلیں گی یہاں تک کہ آدمی اپنی بیوی، ماں، بہن، بیٹی، چچی، پھوپھی (وغیرہ) کے پاس جائے گا اور انہیں رسیوں سے باندھ دے گا مبادا کہ وہ دجال سے نہ جا ملیں۔''

دجال خدائی کا دعویٰ کریگا!

(١) : ﴿ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى ......فَاِنَّهُ سَوْفَ يَزْعَمُ اِنَّهُ اللّٰه، فَمَنْ اٰمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ لَمْ يَنْفَعْهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ لَمْ يُعَاقَبْ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ ﴾(٢)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(١) [احمد (١٩/٧) بتحقيق احمد شاكر وقال : اسناده صحيح مجمع الزوائد (٦٦٤/٧) واصله فى البخارى : كتاب الجهاد : باب قتل اليهود (٢٩٢٥) والمسلم (٢٩٢١) المعجم الكبير (٣٠٧/٢)]

(٢) [احمد (٢٢/٥) مجمع الزوائد (٤٤٨/٢) المعجم الكبير (٢٢٧/٧) السنن الكبرى (٣٣٩/٣) الاصابة (٢٦/٤) فتح البارى (٧٠٦/٦) ، وسنده صحيح]

"اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس (30) کذاب نکلیں گے، سب سے آخر میں کانا دجال نکلے گا جس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی......وہ اس زعم (باطل) میں مبتلا ہوگا کہ وہ "اللہ" ہے (نعوذ باللہ من ذٰلک) لہذا جس شخص نے اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق اور تابعداری کی اسے اس کے اعمال صالحہ کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور جس شخص نے اس کا کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو اس سے اس کے اعمال کا بالکل مؤاخذہ نہیں ہوگا۔"

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِی قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ بَعْدِكُم الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَاِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ وَاِنَّهُ سَیَقُوْلُ : اَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ : كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْهِ أَنَبْنَا وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ :فَلَا سَبِیْلَ لَهُ عَلَیْه ﴾(۱)

ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ

"نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ ﷺ!) تمہارے بعد جھوٹا گمراہ کرنے والا (دجال) نکلے گا اس کا سر پچھلی جانب سے گنج پن کا شکار ہوگا وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں! جس شخص نے کہا کہ تو جھوٹا ہے ہمارا رب نہیں بلکہ ہمارا رب تو اللہ ہے اسی پر ہم توکل کرتے ہیں، اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تیری پناہ مانگتے ہیں تو وہ (دجال) اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

(۳) : ﴿ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ...... فَیَأْتِی عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْهُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَیَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُ فَیَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ ﴾(۲)

---

(۱) [احمد (۵/۹ ۵۰ ـ ٤٦۱) حاکم : کتاب الفتن (٤/٥٥٤) مجمع الزوائد : کتاب الفتن (۷/٦٥٨) السلسلة الصحيحة (٦/۷۲۷)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) ترمذی (۲۲٤۰) ابن ماجة (٤۱۲٦) حاکم (٤/٥۳۷) طبری (۹/٥۹)]

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا...... دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنی ربوبیت پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا تو وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے مطیع فرمان ہو جائیں گے۔ دجال آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔''

(٤) : ﴿ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا...... أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ ؟ فَيَقُولُونَ : لَا ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ : وَاللّٰهِ ! مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ : فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ ﴾(١)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن دجال کے بارے میں طویل حدیث سنائی۔ جس میں یہ تھا (کہ ایک آدمی کو دجال کے فوجی پکڑ کر کہیں گے کیا تو ہمارے رب کو مانتا ہے؟ وہ انکار کرے گا تو وہ فوجی اس آدمی کو دجال کے پاس لے جائیں گے اور دجال اس سے کہے گا کہ تو مجھے مانتا ہے؟ تو وہ آدمی جواب دے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال (کذاب) ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی تھی۔ دجال (لوگوں) سے کہے گا، کیا خیال ہے اگر میں اس کو قتل کر کے زندہ کر دوں تو میرے (رب ہونے کے) متعلق کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے، نہیں! تو دجال اسے قتل کرے گا پھر زندہ کریگا۔ تو وہ زندہ ہو کر کہے گا، اللہ کی قسم! مجھے تو پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے۔ دجال دوبارہ اسے قتل کرنا چاہے گا مگر قتل نہ کر سکے گا۔''

(١) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى صفة الدجال (٢٩٣٨) بخارى : كتاب الفتن (٧١٣٢) احمد (٤٦/٣) عبد الرزاق (٣٩٣/١١)]

دجال سے بچاؤ کے طریقے

(۱) : ﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ سَمِعَ بَالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَاِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَلَا يَزِل بِهِ لِمَا مَعَهُ مِنَ الشبِه حَتّٰى يَتَّبِعَهُ﴾(۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دجال کے (خروج کے) متعلق سنے وہ اس سے دور رہے بلا شبہ آدمی اپنے ایمان پر وثوق کامل کے ساتھ اس کے پاس جائے گا تو اس کے عجیب وغریب شعبدے دیکھتے دیکھتے اس کا پیروکار بن جائے گا۔''

(۲) : ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے اللہ کی قسم کھا کر مذکورہ حدیث بیان فرمائی ۔(۲)

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

''آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا' فلينأ منه ''دجال سے دور رہنا کیونکہ جب آدمی اس کے پاس آئے گا تو اس کے شعبدے دیکھ کر اس کی تصدیق کر دے گا۔'' (۳)

(٤) : ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ﴾(٤)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں

---

(۱) [احمد : (٥٧٧/٤) ابو داؤد : كتاب الملاحم : باب خروج الدجال (٤٣١٩) حاكم (٥٧٦/٤) كنز العمال (٢٠٤/١٤)]

(۲) [ابو داؤد : كتاب الملاحم : باب خروج الدجال (٤٣١٩)]

(۳) [أحمد (٥٨٩/٤)]

(٤) [مسلم : كتاب صلاة المسافرين : باب فضل سورة الكهف (٨٠٩) احمد (٢٥٠/٦) ابو داؤد (٤٣٢٣)]

(تاکہ ان کی تلاوت کرے) تو وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔"

(۵) : ﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ......إِنَّهُ شَابٌّ قَطِطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا......وہ گھنگھریالے بالوں والا نوجوان شخص ہے گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن (کافر) سے مشابہت دے سکتا ہوں اور جو شخص تم میں سے دجال کا سامنا کرے وہ سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔"

(٦) : ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ﴾(۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔"

(۷) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ﴾(۳)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ الکہف کی کوئی بھی دس آیات یاد کر

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲٤۸/٤) حاكم (٥۳۷/٤) طبرى (۹٥/۹)]

(۲) [ابو داؤد : كتاب الملاحم : باب خروج دجال (٤۳۲۳) احمد (٤۹٦/٦) عمل اليوم والليلة (٦۷٦)]

(۳) [احمد (٤۹۹/٦)]

لیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ کر لیا گیا۔'' (۱)

(۸) : ﴿ عَنْ هَشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ....فَمَنْ قَالَ : أَنْتَ رَبِّي افْتَتَنَ وَمَنْ قَالَ : كَذَبْتَ ، رَبِّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ، فَلَا يَضُرُّهُ أَوْ قَالَ فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ ﴾(۲)

حضرت ھشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:.....جس شخص نے (دجال سے) کہا، تو میرا رب ہے وہ تو فتنے سے دوچار ہوا اور جس شخص نے کہا: تو جھوٹا ہے (ربی الله علیه تو کلت) ''میرا رب تو اللہ ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں'' تو دجال اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔''

(۹) : ایک روایت میں ہے کہ

''دجال کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ جس شخص نے یہ کہا :۔

''تو ہمارا رب نہیں! ہمارا رب تو اللہ وحدہ لاشریک ہے اور اسی پر ہم توکل اور بھروسہ کرتے ہیں اور تیرے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں''۔ اس شخص پر دجال کا زور فتنہ نہیں چل سکتا۔(۳)

---

(۱) [مذکورہ روایات باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ پہلی دس آیات پڑھی یا حفظ کی جائیں یا آخری یا کوئی بھی دس آیات ۔ اس کا جواب فوائد میں ملاحظہ کریں]

(۲) [احمد (۲۸/٤) حاکم : کتاب الفتن والملاحم : (٥٥٤/٤)(٨٥٥١) عبد الرزاق (٣٩٥/١١) المعجم الکبیر (١٧٥/٢٢)]

(۳) [حاکم : کتاب الفتن والملاحم (٥٥٤/٤) احمد (٤٦١/٥ ـ ٥٠٩) مجمع الزوائد (٦٥٨/٧) مصنف عبد الرزاق (٣٩٥/١١) المعجم الکبیر (١٧٥/٢٢) السلسلة الصحیحة (٧٢٧/٦)]

دجال کی بے بسی کا نظارہ

(۱): اپنے ماتھے پر لکھا کافر (ک۔ف۔ر) نہ مٹا سکے گا

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ﴾(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے ڈرایا ہے، خبردار! وہ کانا ہے حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا پھر آپ نے ہجہ کر کے بتایا (ک۔ف۔ر) جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔(۲)

(۲): دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی

(۱): ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ﴾(۳)

---

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (۴۳۱۶) ترمذی (۲۲۴۵)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۳ ـ ۷۳۶۵)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۲۳)]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کی داہنی آنکھ کانی ہوگی گویا وہ انگور کا (ابھرا ہوا) دانا ہے۔''

(۲) : ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے۔''

(۳): مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

﴿ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ...... فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَيْهِمَا ﴾(۲)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''دجال کے بارے میں طویل حدیث ہے جس میں (دجال کہتا ہے کہ) میں چالیس (40) دنوں میں ساری زمین کو روند ڈالوں گا البتہ مکہ اور مدینہ (یہ) دونوں مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں جب کبھی میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داخل ہونے کا ارادہ لے کر نکلوں گا تو تلوار لہراتا ہوا فرشتہ میرا استقبال کرے گا جو مجھے ان (میں داخل ہونے) سے مانع ہوگا اور ان (دونوں شہروں) کے ہر راستے پر محافظ فرشتے کھڑے ہوں گے۔''

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳٤)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب قصة الجساسة (۲۹٤۲) ابو داؤد (٤۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳) نسائی (۳۵٤۷) احمد (٤١٩/٦)]

(۴): قتل نہیں کر پائے گا

حضرت ابوسعید ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کے خروج کے وقت ایک مؤمن شخص اس کی طرف نکلے گا جسے دجال کے فوجی پکڑ کر پوچھیں گے کہ تو ہمارے رب پر ایمان لاتا ہے؟ مگر اس کے انکار کرنے پر وہ اسے قتل کرنا چاہیں گے تو ان میں سے بعض کہیں گے، کیا تمہارے رب (دجال) نے کسی کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا! تو وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ مؤمن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کے فتنے سے ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے متنبہ فرمایا تھا۔ دجال اس کا پیٹ اور پشت لمبی کر کے اپنے فوجیوں سے اس کی خوب پٹائی کروائے گا اور کہے گا، اب ایمان لاتا ہے؟ تو وہ مؤمن کہے گا کہ تو جھوٹا مسیح ہے۔ دجال اس کے سر سے پاؤں تک آرے سے دو ٹکڑے کروا دے گا اور ان کے درمیان ٹہلے گا پھر کہے گا: اٹھ! تو وہ مؤمن (زندہ) اٹھ کھڑا ہوگا۔ دجال پھر پوچھے گا ہاں! اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ مؤمن کہے گا کہ اب تو مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے اور لوگوں سے کہے گا، لوگو! یہ میرے بعد کسی پر مسلط نہیں ہو پائے گا تو دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا مگر اس (مؤمن) کا گلا ہنسلی (کی ہڈی) تک تانبے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا تو اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے آگ میں پھینک دیا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈالا جائے گا۔ اللہ رب العالمین کی نگاہ میں یہ مؤمن سب سے بڑا شہید (گواہ) ہوگا۔'' (۱)

(۵): دجال سچے اور مخلص مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا

حضرت ہشام ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دجال (کی ربوبیت سے انکار کرتے ہوئے اس) سے کہا کہ تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں (ربی الله عليه توكلت)

(۱) [مسلم: كتاب الفتن: باب في صفة الدجال (۲۹۳۸)]

تو دجال اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔(۱)

دجال کے فتنے سے پناہ مانگنی چاہیے

(۱) : ﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾(۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔''

(۲) : ﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ (يَتَعَوَّذ) فِيْ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابَ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے (بعض روایات میں ہے کہ اس طرح پناہ مانگا کرتے تھے) یا اللہ! میں عذاب قبر سے، (اندھے، کانے اور جھوٹے) مسیح دجال سے، زندگی، موت کے فتنوں سے اور گناہ اور چٹی (قرض) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۳) : ﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدُ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ : مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَمِنْ عَذَابَ

---

(۱) [حاکم : کتاب الفتن والملاحم (٥٥٤/٤) احمد (٤٦١/٥) مجمع الزوائد (٦٥٨/٧) عبد الرزاق (٣٩٥/١١) السلسلة الصحيحة (٧٢٧/٦)]

(۲) بخاری : کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام (٨٣٣)]

(۳) [کتاب الاذان : باب الدعاء قبل السلام (٨٣٢) (٦٣٧٥) مسلم (٥٩٠) ترمذی (٣٤٢٤) احمد (٣٠١/١ ـ ٣٦٣ ـ ٣٧٠) نسائی (٢٠٦٢) المؤطا (٧١٥/١) ابن حبان (٢٨٠/٣) ابن ماجة (٣٨٨٥) المعجم الكبير (١٢١٥٩)]

الْقَبْرِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم آخری تشہد (پڑھ کر) فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو :۔

(۱) قبر کے عذاب سے

(۲) جہنم کے عذاب سے

(۳) زندگی، موت کے فتنوں سے

(۴): اور مسیح دجال کے شر (فتنے) سے۔

(٤) : حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ نماز کے آخر میں (بعض روایات کے مطابق تشہد کے آخر میں) چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے :۔

(۱) الٰہی! میں عذاب قبر سے

(۲) عذاب جہنم سے

(۳) ظاہری و باطنی (زندگی اور موت کے) فتنوں سے

(۴) اور اندھے، کانے، جھوٹے (مسیح دجال) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(۲)

(٥) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ (اکثر اوقات) یہ دعا مانگا کرتے تھے :۔

یا اللہ! میں آگے کے فتنے اور عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الٰہی! قبر کے فتنے اور عذاب سے، امیری اور فقیری کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یا اللہ! میں مسیح دجال کے بدترین فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (۳)

---

(۱) [مسلم : كتاب المساجد : باب استحباب التعوذ من عذاب القبر ......(٥٨٨) ايضا]

(۲) [احمد (١/١ ٣٠ ـ ٣٦٣ ـ ٣٧٠ ـ ٣٨٦) ايضا]

(۳) [بخاری : كتاب الدعوات : باب التعوذ من فتنة الفقر (٦٣٧٧)]

بارگاہ الٰہی میں دجال کی حیثیت "پر کاہ" برابر بھی نہیں

(۱) : ﴿عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي : مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلُ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ ، قَالَ بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ﴾(۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"دجال کے بارے میں جتنا نبی کریم ﷺ سے میں نے پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا! فرمایا: کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔" (یعنی قدرت الٰہی کے مقابلے میں دجال کی کیا حیثیت؟ اور دجال کو بھی اللہ تعالیٰ ہی نے یہ "ڈھیل" دی ہوگی تاکہ لوگوں کی آزمائش ہو۔)

دجال کتنے دن زمین پر دندناتا پھرے گا

(۱) : ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ......قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهُ ؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ : فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ : لَا ، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ﴾(۲)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۷۱۲۲) احمد (۳۳۸/٤ - ۳٤۳) مسلم (۲۱۵۲) ابن ابی شیبہ (٦٤٧/٨) ابن ماجۃ (٤١٢٤) ابن مندہ (١٨٤/٣)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (٢٤٨/٤) ابو داؤد (٤٣٢١) حاکم (٥٣٧/٤) طبری (٩٥/٩) ابن ماجۃ (٤٠٧٥) ترمذی (٢٢٤٠)]

''ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا...... ہم نے کہا: یا رسول اللہ! دجال کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن۔ ایک دن سال برابر ہوگا، دوسرا ماہ برابر، تیسرا ہفتہ برابر ہوگا اور پھر باقی ایام عام دنوں کے برابر ہوں گے (یعنی ایک سال دو ماہ اور دو ہفتے) ہم نے کہا یا رسول اللہ! جو دن سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ (یا پورے سال کی پڑھنا ہوں گی) آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (پانچ نہیں) بلکہ اس دن کا (سال کے برابر) اندازہ کر لینا (اور سال بھر کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔'')

(۲) : ﴿عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِيْ فَيَلْبِثُ فِيْهِمْ أَرْبَعِيْنَ لَا أَدْرِيْ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِيْنَ شَهْرًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس (تک) رہے گا۔''

عبداللہ راوی فرماتے ہیں کہ

''میں نہیں جانتا کہ چالیس دن ہیں یا چالیس سال ہیں یا چالیس راتیں ہیں چالیس مہینے ہیں۔''

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

﴿إِنَّهُ يَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا﴾(۲)

''دجال چالیس دن تک زمین پر (دندناتا) پھرے گا۔''

مذکورہ احادیث باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں تطبیق کے لئے ''فوائد'' کی طرف مراجعت فرمائیں۔

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب في خروج الدجال (۲۹٤۰) احمد (۲/۲۲۱) حاكم (٤/٥۰۳) تفسير ابن كثير (٤/۹۷)]

(۲) [احمد (٥/٤۱) مجمع الزوائد (۷/٦٥۹) فتح البارى (۱۳/۱۱۲)]

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا

(۱) : ﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ...... وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي ، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا هِيَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا﴾(۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

"..........میں تمہیں اپنے متعلق آگاہ کرتا ہوں، میں مسیح دجال ہوں اور عنقریب مجھے خروج کی اجازت دے دی جائے گی تو میں نکلوں گا اور زمین پر چلوں گا اور میں مکہ ومدینہ کے سوا ہر بستی (شہر) کو چالیس راتوں میں روند (فتح کر) ڈالوں گا کیونکہ یہ (مکہ ومدینہ) دونوں مجھ پر حرام ہیں ۔جب کبھی میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داخل ہونے کے ارادے سے نکلوں گا تو تلوار لہراتا ہوا فرشتہ میرا استقبال کرے گا جو مجھے ان (میں داخل ہونے) سے مانع ہوگا اور ان (دوشہروں) کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾(۲)

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب قصة الجساسة (۲۹۴۲) ابوداؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳) نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجة (۴۰۴۵) حمیدی (۱/۱۷۷) احمد (۶/۴۱۹ ـ ۴۲۰ ـ ۴۶۱ ـ ۴۶۴) دلائل النبوة (۵/۴۱۶)]

(۲) [بخاری : كتاب الفتن :باب لا يدخل الدجال المدينة (۷۱۳۴) مسلم (۱۳۸۷) احمد (۲/۳۱۲ ـ ۴۹۳ ـ ۴۹۸ ـ ۵۲۴) مصنف عبد الرزاق (۱۱/۳۹۳) حاكم (۴/۵۸۵)]

حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مدینے تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور پائے گا چنانچہ نہ دجال اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ ہی طاعون۔'' ان شاء الله

(۳) : حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مشرق کی طرف سے خارج ہوگا اور مدینے کا رخ کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ احد (پہاڑ) کے پاس پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور شام میں ہی یہ (دجال) ہلاک ہوگا۔(۱)

(٤) : عبداللہ بن شقیق ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خلاصی والا دن، تمہیں کیا معلوم خلاصی والا دن کون سا ہے؟ تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا پھر فرمایا: دجال نکلے گا اور احد پہاڑ پر چڑھ کر مدینے کی طرف دیکھے گا تو اپنے ساتھیوں (لشکر والوں) سے پوچھے گا کیا تم یہ سفید محل دیکھ رہے ہو یہ احمد (محمد ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینے کی طرف آئے گا تو ہر راستے پر تلوار سونتے ہوئے فرشتے کو پائے گا پھر وہ (مدینے کے قریب) دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ تین مرتبہ حرکت (زلزلہ) پیدا کرے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق، منافقہ، فاسق اور فاسق دجال کی طرف نکل جائے گا'' پس یہ ہے (یوم الخلاص) ''خلاصی والا دن۔''(۲)



---

(۱) [مسلم: كتاب الحج : باب صيانة المدينة من دخول طاعون والدجال اليها (۱۳۸۰) احمد (۵۳۷/۲) ترمذی (۲۲۳٤)]

(۲) [احمد (٤۵۵/٤) حاكم: كتاب الفتن (٤٧٤/٤) حلية الأولياء (۲۱٤/٦) المعجم الكبير (۲۳۰/۱۸) مجمع الزوائد (٦٦۱/۳) ابن حبان (۵۸۳۸) كنز العمال (۲٤۸/۱۲)]

دجال کے لیے سب سے سخت لوگ کون سے ثابت ہوں گے؟

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ ، قَالَ : وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا ، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ : أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہیں، میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ پھر (ابوھریرہ نے) کہا کہ بنو تمیم کے ہاں سے زکوۃ کا مال آیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (غلام) تھی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے آزاد کر دو یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔“

(۲) :ایک روایت میں ہے کہ

”(ایک مرتبہ) بنو تمیم والوں کی زکوۃ میں تاخیر ہوئی تو ایک آدمی نے (طنزا) کہا کہ یہ بنو تمیم والے تو زکوۃ بھیجنے میں سستی کر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی تو فرمایا: بنو تمیم تو میری بڑی پیاری قوم ہے اس کے بارے میں ہمیشہ اچھی بات ہی کیا کرو یہ لوگ دجال کے لئے سب لوگوں سے بڑھ کر لمبے لمبے نیزوں (سے حملہ کرنے) والے ثابت ہوں گے۔“(۲)

---

(۱) [بخاری : کتاب العتق : باب من ملك من العرب ......(۲۵٤۳) احمد (۵۱٤/۲) مسلم (۲۵۲۵) السنن الکبری (۱۱/۷)]

(۲) [احمد (۲۳۰/٤) مجمع الزوائد (۱٦/۱۰) کنز العمال (٦۱/۱۲) شواهد کے ساتھ حسن هے]

دجال بیت اللہ اور بیت المقدس میں داخل نہیں ہو سکتا

(۱) ﴿عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى ......إِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالًا شَدِيْدًا ثُمَّ يُهْلِكُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجُنُوْدَهُ﴾(۱)

حضرت سمرۃ بن جندب ﷛ سے مروی ہے کہ

’’اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ تیس (30) جھوٹے ظاہر ہوں گے جن میں سب سے آخری ’’کانا دجال‘‘ ہوگا جس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی......وہ ساری زمین پر قبضہ جمالے گا مگر بیت اللہ اور بیت المقدس تک رسائی نہ پاسکے گا۔ بیت المقدس میں (موجود) مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو ان (مسلمانوں) کو شدید زلزلوں کا سامنا ہوگا بالآخر اللہ تعالی دجال اور اس کے لشکروں کو تباہ و برباد کردیں گے۔‘‘

دجال اور اس کے لشکر کی ہلاکت

(۱): ﴿عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ، قَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ! لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ﴾(۲)

---

(۱) [احمد (۲۲/۵) السنن الکبری (۳۳۹/۲) الاصابۃ (۲٦/٤) قال ابن حجر: ’’حدیث صحیح‘‘ اخرجہ ابو یعلی وابن خزیمہ (۳۲۵/۲) وغیرھما مجمع الزوائد (٤٤۸/۲) المعجم الکبیر (۲۲۷/۷) فتح الباری (۷۰٦/٦)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ما یکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال (۲۹۰۰) احمد (۲۲۰/۱) ابن ابی شیبۃ (٦۵۵/۸) ابن ماجۃ (٤۰۹۱) التاریخ الکبیر (۲۲۵٤) الآحاد والمثانی (٦٤۲)]

حضرت نافع بن عتبہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (مسلمان) اہل عرب سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح سے نوازیں گے پھر تم فارس (ایران) سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح سے ہمکنار کریں گے پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا کریں گے۔"

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ

"جابر! ہمارے خیال میں دجال روم کی فتح سے پہلے نہیں نکل سکتا۔"

(۲) : ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هٰذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرْقَنَاةَ فَيَكُوْنُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلٰى حَمِيْمِهٖ وَإِلٰى أُمِّهٖ وَابْنَتِهٖ وَأُخْتِهٖ وَعَمَّتِهٖ فَيُوْثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ وَيَقْتُلُوْنَ شِيْعَتَهٗ حَتّٰى إِنَّ الْيَهُوْدِيَّ لَيَخْتَبِئُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَوِ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرَةُ لِلْمُسْلِمِ: هٰذَا يَهُوْدِيٌّ تَحْتِي فَاقْتُلْهُ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال، مرقناہ (مدینے کے قریب ایک وادی) کی دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا تو اس کی طرف سب سے زیادہ عورتیں جائیں گی حتی کہ آدمی اپنی بیوی، ماں، بیٹی، بہن، چچی (پھوپھی وغیرہ) کے پاس جائے گا اور انہیں رسی کے ساتھ باندھ دے گا مبادا کہ وہ دجال کے پاس نہ جا پہنچیں، پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان دجال اور اس کے لشکر کو قتل کریں گے یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپے گا تو وہ شجر و حجر پکار کر مسلمان سے کہے گا، یہ یہودی میری اوٹ میں ہے اس قتل کرو۔"

---

(۱) [احمد (۹۱/۲ ـ ۱۶۳) وقال احمد شاکر، اسناده صحیح (۱۹۰/۷) واصله فی البخاری (۲۹۲۵) ومسلم (۲۹۲۲) المعجم الکبیر (۳۰۷/۲) مجمع الزوائد (۶٦٤/۷)]

(٣) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ﴾(١)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مسلمان یہودیوں سے قتال کریں گے اور انہیں (چن چن کر) قتل کریں حتی کہ کوئی یہودی شجر وحجر ورے چھپے گا تو وہ پکار اٹھے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ یہ یہودی میری اوٹ میں ہے اسے قتل کردے۔"

(٤) : ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ...... جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَائَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ وَهُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ﴾(٢)

عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ

"(مسلمان رومیوں کے ساتھ خونریز جنگ کریں گے اور فتح حاصل کریں گے ابھی مال غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے کہ) ایک فریادرس (زور سے چیخنے والا) آئے گا اور کہے گا کہ دجال ان کے اہل وعیال میں ظاہر ہو چکا ہے تو وہ سب کچھ وہیں پھینک کر (اس کی طرف) متوجہ ہوں گے اور دس شہسواروں کو خبر لینے کے لئے روانہ کر دیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں ان

---

(١) [بخاری: کتاب الجهاد والسير: باب قتال اليهود (٢٩٢٥) مسلم: كتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى...... (٢٩٢٢) احمد (٩١/٢ ـ ١٦٣ ـ ١٧٥) المعجم الكبير (٣٠٧/٢) مجمع الزوائد (٦٦٤/٧)]

(٢) [مسلم: كتاب الفتن: باب اقبال الروم عند خروج الدجال (٢٨٩٩) احمد (٤٤/١ ٥) حاكم (٥٢٤/٤)]

(شہسواروں) کے نام، ان کے آباؤاجداد کے نام اوران کے گھوڑوں کے رنگ سے باخوبی آگاہ ہوں اور یہ اس دن روئے زمین پر سب سے بہترین شہسوار ہوں گے۔

(۵) : ﴿ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى ، قَالَ : فَتَذَاكَرُوا أَمْرَ السَّاعَةِ فَرَدُّوا أَمْرَهُمْ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : لَا عِلْمَ لِي بِهَا ، فَرَدُّوا الْأَمْرَ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ : لَا عِلْمَ لِي بِهَا فَرَدُّوا الْأَمْرَ اِلٰى عِيسٰى فَقَالَ : أَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ اِلَّا اللّٰهُ ، ذٰلِكَ فِيمَا عَهِدَ اِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ، أَنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، قَالَ : وَمَعِيَ قَضِيبَانِ فَاِذَا رَآنِي ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ قَالَ : فَيُهْلِكُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى اِنَّ الْحَجَرَ وَالشَّجَرَ لَيَقُولُ : يَا مُسْلِمُ ! اِنَّ تَحْتِي كَافِرًا فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ قَالَ : فَيُهْلِكُهُمُ اللّٰهُ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی تو قیامت کی بات چل نکلی سب نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف معاملہ کردیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس (قیامت کے وقوع) کا علم نہیں، پھر بات موسیٰؑ کی طرف پہنچی تو انہوں نے بھی لاعلمی کا مظاہرہ کیا، پھر عیسیٰؑ پر بات پہنچی تو انہوں نے کہا کہ قیامت کے وقوع کا حتمی علم اللہ تعالیٰ کے سوا (ہم میں سے) کسی کو نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے ساتھ (دنیا میں دوبارہ بھیجنے کا) وعدہ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو چھڑیاں ہوں گی تو جب وہ مجھے دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح سیسہ پگھلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرمادیں گے یہاں تک کہ شجر وحجر پکار اٹھیں گے کہ میرے نیچے کافر ہے ادھر آؤ اور اسے مار ڈالو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان (سب) کو ہلاک کردیں گے۔''

---

(۱) [احمد (۱/۴۶۹) قال احمد شاکر اسنادہ صحیح (۵/۱۹۰) ابن ماجۃ : کتاب الفتن : باب فتنۃ الدجال (۴۱۳۲) حاکم (۴/۵۳۴) طبری (۹/۸۶)]

دجال ملعون کی جائے قتل

(۱) : ﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ...... إِنَّهُ شَابٌّ قَطِطٌ ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ ....أخرجي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُه كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحلِ ثُمَّ يَدْعُوا رَجُلًا مُمْتَلِأً شَبَابًا فَيَضْرِبُه بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُه وَيَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام ......فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِه إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُه﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا......وہ گھنگھریالے بالوں والا نوجوان ہے، اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہے گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن (کافر) کے مشابہ کہہ سکتا ہوں۔ تم میں سے جس شخص کا اس سے سامنا ہو وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے......دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنی ربوبیت پر) ایمان لانے کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے تو دجال آسمان کو حکم دے گا اور آسمان بارش نازل کرے گا پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین نباتات اگائے گی......وہ ایک بنجر زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے تو وہ خزانے نکل کر اس طرح دجال کے پیچھے جائیں گے جس طرح (شہد کی) مکھیاں اپنی مالک کی طرف جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک تنومند نوجوان کو بلائے گا اور تلوار کے ساتھ اس کے دو ٹکڑے کر کے قتل کر دے گا پھر اسے آواز دے گا تو وہ (زندہ ہو کر) ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اس کی طرف پلٹے گا

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۱۹/۵ - ۸۸/۶) مجمع الزوائد (۶۵۱/۷)]

اور مسکرا رہا ہوگا۔ اسی اثنا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرما دیں گے...... جس کافر تک حضرت عیسیٰؑ کا سانس پہنچے گا وہ قتل ہو جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نظر پہنچے گی اور وہ دجال کو تلاش کرتے ہوئے مقام لدہ (Lydda) پر اسے قتل کر دیں گے۔

فوائد

(۱) خروج دجال علامات قیامت میں سے ایک بہت بڑی علامت ہے جس کا ظہور تا حال واقع نہیں ہوا۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ کی طرح دجال کو بھی مسیح کہا گیا۔ حضرت عیسیٰؑ تو اس لئے مسیح ہیں کہ آپ کے ہاتھ پھیرنے سے بیمار تندرست ہو جاتے تھے البتہ دجال کو اس لئے مسیح کہا گیا کہ اس کی ایک آنکھ کانی (ممسوح مٹی ہوئی) ہوگی یا دجال کو اس لیے مسیح کہا جاتا ہے کہ وہ چالیس دنوں تک زمین پر دندناتا پھرے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کو مسیح الھدی اور دجال کو مسیح الضلالۃ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگوں کو اپنے شعبدوں سے گمراہ کرے گا۔

''دجال'' دجل سے ہے جس کا معنی ہے خلط ملط کرنا اور دجال کو دجال اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر کے لوگوں کو دھوکہ دے گا، اسی بنا پر ہر دھوکے باز کو دجال کہہ دیا جاتا ہے۔(۱)

(۳) قیامت سے پہلے کم وبیش تیس (30) دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے جن میں سے کچھ تو تاریخ میں دجل وفریب کے سہرے سجا کر رقم ہو چکے ہیں جبکہ کچھ لامحالہ ابھی ظاہر ہوں گے نیز سب سے آخر میں ''دجال اکبر'' کا خروج ہوگا۔

(۴) دجال بڑے غصے سے خروج کرے گا مگر اذن الٰہی کے بغیر اس کا خروج ممکن نہیں۔

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے: التذکرۃ (۶۵۸ تا ۶۷۹) النھایۃ فی غریب الحدیث (۳۲۶/۴) ترتیب القاموس (۲۳۹/۴) لسان العرب (۲۳۶/۱۱)]

(۵) دجال زندہ ہے جس کی جائے وقوع اللہ عالم الغیب کے سوا کوئی نہیں جانتا گو جغرافیہ کے ماہرین نے کرہ ارضی کا چپہ چپہ چھان کر، شہروں، ملکوں اور براعظموں کی صورت میں اس کی حدود (Boundaries) متعین کر رکھی ہیں مگر ان کے علم و نظر میں کہیں ''دجال'' نہیں جبکہ صحیح احادیث اس پر مؤید ہیں کہ دجال ایک شخص ہے جو زندہ ہونے کے ساتھ کرہ ارضی پر کسی جزیرے میں لوہے کی زنجیروں سے قید ہے جیسا کہ حضرت تمیم داری ﷛ اور دیگر لوگوں نے کسی جزیرے میں اس سے ملاقات کی اور نبی کریم ﷺ نے ان کی دجال سے ملاقات کی نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ تمام صحابہ کرام ﷡ کو جمع کر کے اس ملاقات کا عجیب و غریب واقعہ خود ان کے گوش فرمایا۔ بہر صورت اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کے مقابلے میں ہم انسانوں کے علم و مطالعے کو ترجیح نہیں دے سکتے جس سے قدرت الٰہی کا ابطال وانکار لازم آئے۔ (اعاذنا اللہ منه وهو على كل شيء قدير)

(۶) دجال ایک آدمی ہے جو نبی کریم ﷺ کو شب معراج اور خواب میں دکھلایا گیا تاکہ آپ اس کی علامات اور خدوخال سے لوگوں کو آگاہ فرمائیں بعض اہل علم نے اسے ''جن'' قرار دیا ہے۔

(۷) دجال کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا جسے ہر شخص بآسانی پڑھ سکے گا خواہ وہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو۔

(۸) بعض احادیث میں دجال کو پست قد، اور بعض میں عظیم الجثہ کہا گیا ہے اسی طرح بعض احادیث میں دجال کی رنگت سرخ اور بعض میں سفید ذکر کی گئی ہے، بعض احادیث میں اس کی دائیں آنکھ کو کانا اور بعض میں بائیں کو کانا کہا گیا ہے۔ بظاہر یہ تمام روایات آپس میں متضاد و متعارض معلوم ہوتی ہیں مگر ان میں تطبیق ممکن ہے جس کی صورت یہ ہے کہ دجال (اللہ تعالیٰ کی ڈھیل کے ساتھ) بہت سے خرق عادت امور کا ظہور کرے گا جن میں سے اس کی اپنی ذات بھی شامل ہے یعنی کبھی وہ اپنا قد پست اور کبھی انتہائی طویل ظاہر کرے گا مگر بالعموم وہ عظیم الجثہ کے ساتھ موجود رہے گا تبھی تو وہ چالیس دنوں میں روئے ارضی روند ڈالنے میں کامیاب ہو سکے گا۔
اسی طرح اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی کبھی وہ دائیں آنکھ سے کانا معلوم ہوگا کبھی بائیں

ہے مگر بہر صورت اس کی آنکھوں سے عیب دور نہیں ہو سکے گا اسی طرح کبھی اس کی آنکھ سفید اور کبھی شیشے کی طرح سبزی مائل معلوم ہوگی۔

اسی طرح دجال کبھی سرخ رنگت غالب کرے گا اور کبھی سفید رنگت یا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ انتہائی سفید رنگت میں چونکہ خون کی گردش واضح ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفیدی مائل سرخی ہو جائے گی۔(۱)

(۹) اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے انبیاء کی تصدیق و تائید کے لئے انہیں مختلف خرق عادت امور (معجزات) سے نوازتے ہیں اسی طرح لوگوں کے ایمان و توحید کے امتحان کے لیے "دجال" سے بہت سے "خوارق" کا ظہور کروائیں گے مثلاً دجال کے کہنے پر آسمان سے بارش برسنا، زمین کا نباتات اور خزانے اگلنا، مردے کا زندہ کر دینا وغیرہ مگر اس میں شک نہ رہے کہ یہ خوارق بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوں گے کیونکہ بلا حکم الٰہی ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا تو بلا حکم الٰہی دجال کیسے اتنے بڑے بڑے خوارق ظاہر کر سکتا ہے! بلکہ وہ تو اتنا عاجز ہوگا کہ اپنے ماتھے پہ لکھے کافر کو بھی نہ مٹا سکے گا نہ مکہ و مدینہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ اپنی کانی آنکھیں صحیح کر سکے گا جو بیّن دلیل ہے کہ یہ کافر ہے دجال ہے، جھوٹا ہے اور اللہ کی طرف سے باعث آزمائش ہے۔

(۱۰) دجال دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک سے بآسانی کیا جا سکتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور آپ ﷺ خود بھی دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے اور لوگوں کو بھی فتنہ دجال سے پناہ مانگنے کی تلقین کرتے۔

(۱۱) دجال کا آسمان سے بارش برسانا، زمین کو حکم دے کر دیگر نباتات اگانا، خزانے نمودار کروانا اور اسی طرح کے دیگر خوارق حقیقت پر مبنی ہوں گے مگر اس کی بتائی ہوئی جنت اور جہنم آنکھوں کا دھوکہ ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ اگر تم میں سے کسی کو دجال سے واسطہ پڑے تو وہ اس کی جہنم کو ترجیح دے کیونکہ وہ دراصل جنت ہے اور اس کی جنت فی الحقیقت آگ ہے۔(۱) یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی آگ واقعی آگ ہو اور جسے اس آگ میں پھینکا جائے وہ جل کر

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : شرح مسلم للنووی (۲۳۵/۲) التذکرہ للقرطبی (ص ۵۵۲) فتح الباری (۱۰۵/۱۳)]

راکھ ہو جائے لیکن ایمان پر ثابت قدم کی وجہ سے دجال کی سزا برداشت کرنے والا فی الحقیقت اللہ کی آگ (جہنم) سے محفوظ ہو جائے گا لیکن دجال پر ایمان لا کر اس کی جعلی جنت میں داخل ہونے والا اللہ کی تیار کردہ اصلی جنت سے محروم ہو جائے گا۔

(۱۲) بعض احادیث میں خروج دجال کا مقام، خراسان، بعض میں مشرق، بعض میں اصبہان، بعض میں شام اور عراق کا درمیانی راستہ ذکر کیا گیا ہے۔

کئی لوگ ان احادیث کو متعارض سمجھ کر قصہ ہی تمام کر ڈالتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں حالانکہ احادیث صحیح ہیں اور غور کیا جائے تو ان میں ادنی سا تعارض نہیں۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ

﴿ قد جاء انه من خراسان و من اصبهان و وجه الجمع أن مبدأ خروجه من خراسان من ناحية اصبهان ثم يخرج الى الحجاز فيما بين الشام و العراق ﴾

بعض احادیث میں ہے کہ وہ (دجال) خراسان سے آئے گا جبکہ بعض میں ہے اصبہان سے خروج کرے گا ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اسکے خروج کی ابتدا خراسان کے علاقے اصبہان (اصفہان) سے ہوگی پھر وہ حجاز کی طرف رخ کرے گا جس کے لیے شام اور عراق کا درمیانی (ریگستانی) علاقہ استعمال کرے گا۔(۲)

اور یہ علاقے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

ثابت ہوا کہ دجال مشرق کی طرف خراسان کے علاقے اصبہان (اصفہان) کے محلے "یہوداہ" سے خارج ہوگا اور حجاز کی طرف شام اور عراق کا درمیانی ریگستانی علاقے کا سفر کرے گا۔

(۱۳) دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لیے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ یعنی :۔

(۱) دجال سے دور رہنا۔

(۲) فتنہ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

(۳) سورۃ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات کی تلاوت کرنا۔

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : شرح مسلم للنووی (۵۸/۱۸ تا ۸۳) التذکرة (ص ۵۵۳) فتح الباری (۱۱۳/۱۳)]

(۲) [حاشیه سندھی ابن ماجة (۵۰۹/۲)]

(۱۴) بعض احادیث میں ہے کہ سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت (دجال سے حفاظت کے لیے) کی جائے بعض میں آخری آیات کا ذکر ہے جبکہ بعض میں کوئی بھی دس آیات ہیں اور بعض میں تلاوت کی بجائے یاد کرنے (حفظ) کا ذکر ہے۔

ان میں جمع (تطبیق) کی صورت یہ ہے کہ ''کوئی بھی دس آیات تلاوت کی جائیں'' یہ روایت عام ہے جبکہ پہلی یا آخری دس آیات کی روایات خاص ہیں اور اصول فقہ کے قاعدے کے مطابق خاص کو عام پر مقدم رکھا جائے گا یعنی پہلی یا آخری دس آیات کی تلاوت کی جائے۔

جن روایات میں آیات کے حفظ کا ذکر ہے اس کا معنی بھی یہی ہے کہ انہیں حفظ کر کے پڑھا جائے کیونکہ اللہ نہ کرے اگر دجال کا سامنا ہو جائے تو قرآن کی عدم موجودگی میں بھی انہیں، پڑھا جاسکے۔

(۱۵) دجال ربوبیت (خدائی) کا دعویٰ کرے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے گا جو لوگ اس کی پرفریب دعوت کا شکار ہوں گے وہ ان کے لیے بارشیں برسائے گا، خزانے دے گا اور اپنی جنت میں داخل کرے گا جو درحقیقت آگ (جہنم) ہوگی۔

(۱۶) جو شخص دجال کے سامنے اس کی تکذیب کرے گا اور

﴿حسبی الله علیه توکلت﴾

''مجھے اللہ کافی ہے میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں''

نیز

﴿ربنا الله لااله الاهو نعوذ بالله منك﴾

''ہمارا رب اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہم اللہ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔''

اور سورۃ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات کی تلاوت کرے گا دجال اسے اپنے فتنے کا شکار نہیں کر سکے گا اور اگر دجال اسے اپنی آگ میں ڈال دے گا تو وہ کامیاب ہو جائے گا کیونکہ دجال کی آگ اللہ تعالیٰ کی جنت ہے یعنی وہ شخص فتنہ دجال سے بچ کر جنت کو پا چکا ہے۔

(۱۷) دجال چالیس (40) دن زمین پر ٹھہرے گا جن میں سے ایک دن سال کے برابر، دوسرا ماہ برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا جبکہ باقی دن عام دنوں کے مساوی ہوں گے یہ کل مدت ایک سال، دو مہینے اور دو ہفتے بنتی ہے البتہ بعض صحابہ کو چالیس کے عدد کی تعیین کا علم نہ ہوسکا۔

جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''میں نہیں جانتا وہ چالیس دن ہیں یا راتیں ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال ہیں لیکن دوسری صحیح احادیث میں انہیں چالیس دن کہہ کر تفصیل سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

(۱۸) دجال چالیس دنوں میں ساری روئے ارضی پر غلبہ حاصل کر لے گا مگر مکہ اور مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے اس لئے اگر ہو سکے تو ایسے وقت میں مکہ یا مدینہ کی سکونت حاصل کی جائے۔ (امین)

(۱۹) فتنہ دجال کی لپیٹ میں آنے والے سب سے زیادہ یہودی ہوں گے پھر عجمی، ترکی، جاہل گنوار عورتیں اور سب منافق و کافر ہوں گے۔

(۲۰) دجال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مچھر کے پر برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۲۱) حضرت عیسیٰ (جو دوبارہ نازل ہو چکے ہوں گے) اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر دجال اور اس کے لشکر سے جنگ کریں گے۔ اس جنگ عظیم میں دجال مقام لدّہ (Lydda) پر حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اور تمام یہودیوں اور کافروں کا قلع قمع ہو جائے گا حتی کہ شجر و حجر بھی پکار پکار کر مسلمانوں سے کہیں گے کہ یہ یہودی (یا کافر) میری اوٹ میں ہے اسے قتل کر دو۔



"ابن صیاد" دجال تھا؟

ابن صیاد مدینے کا ایک یہودی نژاد، کاہن اور قریب البلوغت لڑکا تھا جو بظاہر مسلمان بھی تھا۔ ابن صیاد اپنی کہانت اور دجالانہ عادات وصفات کی وجہ سے صحابہ کرام ﷺ میں خاصا محل نزاع تھا کہ آیا، یہی وہ دجال اکبر ہے جو قبل از قیامت خروج کرے گا یا نہیں؟

بعض کبار صحابہ کرام ﷺ مثلاً حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عمر، ابن عمر، ابوذر ﷺ وغیرہ تو حلفا کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال اکبر ہے جیسا کہ صحیحین (بخاری ومسلم) کی درج ذیل حدیث میں ہے۔

﴿عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾(۱)

محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ

"میں نے جابر بن عبداللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا آپ اللہ کی قسم (کیوں) کھا رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میں نے عمر ﷺ کو اس بات پر (کہ ابن صیاد دجال ہے) اللہ کے نبی ﷺ کے پاس قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ نبی ﷺ نے انہیں منع نہ کیا۔

ابن صیاد جب اپنے متعلق ان صحابہ ﷺ کے نظریات سے آگاہ ہوا تو ان کی تردید کرنے لگا جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے اس کی عکاسی ہوتی ہے۔

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تِلْكَ

(۱) [بخاری: کتاب الاعتصام: باب من رأی ترک ..... (۷۳۵۵) مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۹)]

الشَّجَرَةِ قَالَ : فَفَعَلَ ، قَالَ : فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ ، فَقَالَ اِشْرَبْ أَبَا سَعِيْدٍ ! فَقُلْتُ ! اِنَّ الْحَرَّ شَدِيْدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَابِي اِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ فَقَالَ : أَبَا سَعِيْدٍ ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقُ مِمَّا يَقُوْلُ لِيَ النَّاسُ ، يَا أَبَا سَعِيْدٍ ! مَنْ؟ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاخَفِيَ عَلَيْكُمْ ، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ كَافِرٌ" وَأَنَا مُسْلِمٌ ؟ أَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَه" وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِيْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ ، وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ ؟

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : حَتّٰى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا ، وَاللّٰهِ ! اِنِّيْ لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ﴾(۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ہم حج یا عمرے کے لئے نکلے تو ہمارے ساتھ ابن صیاد بھی تھا۔ ایک مقام پر میں اور ابن صیاد تنہا رہ گئے تو مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کہ کہیں یہ وہی (دجال) نہ ہو۔ ابن صیاد نے اپنا ساز و سامان لا کر میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا کہ گرمی بڑی سخت ہے لہٰذا تم اس دوسرے درخت تلے سامان لے جاؤ۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہماری طرف ایک بکری بھیجی گئی تو ابن صیاد ایک پیالہ لے کر میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا، ابوسعید! یہ لو اسے پیو۔ میں نے کہا کہ گرمی بڑی سخت ہے اور یہ دودھ بھی گرم ہے حالانکہ میں صرف اس کے ہاتھ سے پینا ناپسند کرتا تھا۔ اس نے کہا: ابوسعید! میرا دل کرتا ہے کہ میں درخت کے ساتھ رسی باندھ کر پھانسی لے کر مر جاؤں کیونکہ لوگوں نے میرا جینا محال بنا دیا ہے۔

ابوسعید! تم اہل انصار پر بھلا کوئی اللہ کے رسول ﷺ کی کوئی حدیث پوشیدہ رہ سکتی ہے؟ کیا سب

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷) احمد (۲۳/۳ ـ ۵٤ ـ ۹۹ ـ ۱۲۱) ترمذی (٢٢٤٦) شرح السنة (٤٥١/٧)]

سے زیادہ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث کا علم نہیں؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ وہ (دجال) بانجھ ہوگا اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی جبکہ میں نے اپنی اولاد مدینے میں چھوڑ رکھی ہے؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکتا؟ جبکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ جارہا ہوں؟''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے سوچا کہ میں اس کا عذر معقول سمجھوں (اور اسے دجال سمجھنا چھوڑ دوں) پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال، اس کی جائے پیدائش اور رہائش (اور اس کے والدین) کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (سب کچھ) کہاں ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے کمبخت! تو ہمیشہ برباد ہو۔''

ایک روایت میں ہے کہ

''(ابن صیاد نے کہا) میرا دل چاہتا ہے کہ میں پھانسی لے کر مر جاؤں تا کہ لوگوں کی باتوں (الزامات) سے راحت پالوں۔ اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں۔''(۱)

اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ لوگ میرے ساتھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ میری مدد کرتے ہیں نہ مجھ سے دوستی کرتے ہیں اور نہ ہی مجھ سے مشاورت کرتے ہیں بلکہ وہ تو مجھے دجال سمجھتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے :۔

﴿ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ إِنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ ﴾(۲)

اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ اس وقت وہ (دجال) کہاں ہے اور میں اس کے والدین کے متعلق بھی جانتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ ابن صیاد سے کہا گیا! کیا تمہیں پسند ہے کہ تم ہی وہ دجال بن جاؤ؟ تو اس نے کہا، اگر یہ (دجال بننا) مجھ پر پیش کیا گیا تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔

(۱) [احمد (۹۹/۳)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن: باب ذكر ابن صياد (۷۳٤۹ _ ۲۹۲۷)]

یہ حدیث مذکورہ مسئلہ میں خاصا جھنجھال پیدا کرتی ہے کہ ایک طرف ابن صیاد قسمیں کھا کھا کر اور دلائل دے دے کر اپنے دجال ہونے کی نفی کر رہا ہے تو دوسری طرف دجال بننا بھی پسند کر رہا ہے اور وہ اس بات کا بھی مدعی ہے کہ اسے دجال کی جائے پیدائش، رہائش اور دجال کے والدین کے بارے میں تمام معلومات میسر ہیں مزید برآں ابن صیاد کی جسمانی ہیئت اور شکل وصورت عام انسانوں سے قطعی مختلف تھی جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے :

﴿ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاءَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ : رَحِمَكَ اللّٰهُ ! مَا أَرَدْتُ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا ﴾(۱)

نافع (تابعی) فرماتے ہیں کہ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو اسے کوئی بات کہی جس سے وہ غضبناک ہو کر پھول گیا حتی کہ (پھولتے پھولتے) پوری گلی کو بھر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ انہیں اس کی اطلاع ہو چکی تھی اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگیں: اللہ تم پر رحم کرے تمہیں ابن صیاد سے کیا غرض تھی؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ کے رسول رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے خروج کرے گا جس میں وہ مبتلا ہو گا؟ (یعنی ابن صیاد کا عجیب وغریب غصہ کہیں اسے واقعی طور پر دجال بنا کر لے آئے!)۔

مسلم کی دوسری حدیث میں اس طرح ہے :۔

﴿ فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً أُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُه ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرٰى ؟ قَالَ : لَا أَدْرِيْ ،قَالَ : قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ ؟ قَالَ : اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهٖ ، قَالَ : فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ ﴾(۲)

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر ابن صياد (۲۹۳۲ ـ ۹۸) احمد (۳۲۲/٦) عبد الرزاق (۳۹٦/۱۱)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر ابن صياد (۲۹۳۲ ـ ۹۹)]

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''میں جب دوسری بار ابن صیاد سے ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری آنکھ کب سے اس طرح پھولی ہوئی ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں (کہ میری آنکھ اس قدر پھولی ہوئی ہے) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: تجھے علم کیوں نہیں جبکہ آنکھ تمہارے سر میں ہے؟ (اتنے بے حس ہو) ابن صیاد نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ آنکھ تمہاری اس لاٹھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ابن صیاد نے اتنے زور سے گدھے جیسی آواز نکالی کہ شاید ہی اتنی زوردار آواز میں نے کبھی سنی ہو۔''

ابن صیاد کی عجیب و غریب عادات وصفات کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کی طرح خود نبی کریم ﷺ بھی (پہلے) تذبذب کا شکار تھے کہ کہیں ابن صیاد ہی وہ دجال اکبر نہ ہو جس سے ہر نبی اور ہر امت کو خبردار کیا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ بھی تحقیقات کرتے رہے تا کہ مسئلہ مذکورہ کی حقیقت کشائی ہو جیسا کہ درج ذیل احادیث اس پر شاہد ہیں :۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا ذَا تَرٰى ؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : يَأْتِيْنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ : فَقَالَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : دَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ﴾(1)

(1) [بخاري : كتاب الجنائز : باب اذا اسلم الصبي فمات ، هل...... (١٣٥٤) مسلم (٢٩٣٠) احمد (٩/٢ ـ ١٩٨ ـ ٤٦٧/٣) ابوداؤد (٤٣٢٩) ترمذي (٢٢٤٩) ابن حبان (٦٧٨٥) شرح السنة (٤١٦٥) مشكل الآثار (٣٩٣/٧)]

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کچھ صحابہ ؓ کے ہمراہ جن میں حضرت عمر ؓ بھی تھے، ابن صیاد کی طرف نکلے وہ بنو مغالہ کے محلے میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور خود بھی ابھی بلوغت کے قریب تھا۔ اسے بالکل علم نہ ہوا حتی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے جھنجھوڑا اور پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ''امیین'' کے رسول ہیں پھر کہا کیا آپ ﷺ بھی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اسے دھکا دیا اور کہا میں تو اللہ اور اس کے (سچے) رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ میں نے اپنے دل میں (کیا) چھپا رکھا ہے؟ اس نے کہا ''دھواں'' ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ذلیل ورسوا ہو جائے تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا (آپ ﷺ نے ذہن میں سورۃ ''الدخان'' سوچ رکھی تھی جس کا معنی دھواں ہے) عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: (عمر!) اگر یہ دجال ہے تو تو اس پر مسلط نہیں ہو سکتا (بلکہ عیسیٰ قتل کریں گے) اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔''

﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَّرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِيْ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رِمْزَةٌ أَوْ زِمْرَةٌ ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ : يَا صَافِ ، وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ، هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ ﴾(۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

(۱) [بخاری : کتاب الجنائز : باب اذا اسلم الصبی فمات هل ......(۱۳۵۵) مسلم (۲۹۳۰ـ۹۶)]

''پھر اللہ کے رسول ﷺ اور ابی بن کعب ان کھجوروں (کے جھنڈ) کی طرف گئے جہاں ابن صیاد (رہتا) تھا آپ ﷺ ابن صیاد کی باتیں سننے کے لئے چھپ چھپا کر آگے بڑھ رہے تھے تا کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ نبی ﷺ نے دیکھا کہ ابن صیاد چادر اوڑھے لیٹا کچھ گن گنا رہا ہے۔ (لیکن) اس کی ماں نے جب نبی کریم کو چھپ چھپا کر آتے ہوئے دیکھا تو فورا کہا، اے صافی!، یہ ابن صیاد کا نام تھا، محمد آرہا ہے۔ ابن صیاد متنبہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اس کی ماں نہ بولتی تو آج حقیقت آشکار ہو جاتی۔ (کہ یہ دجال ہے یا نہیں)۔

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ شروع شروع نبی کریم ﷺ کو ابن صیاد کے دجال اکبر ہونے میں تردد تھا لیکن جب تمیم داری کا سمندری سفر والا واقعہ جس میں دجال کا ذکر ہے، آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ نے اس واقعہ کو سن کر پھر خود صحابہ ﷺ کو بیان کیا۔ جس سے یہ تصدیق ہوتی ہے کہ دجال اکبر ابن صیاد نہیں بلکہ وہ آدمی تھا جو کسی جزیرے میں قید تھا اسی لیے نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: یہ طیبہ (مدینہ) ہے جہاں دجال داخل نہیں ہو سکتا جبکہ ابن صیاد تو مدینے میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی۔(۱)

بہر حال جب یہ واضح ہو جائے کہ ابن صیاد ''دجال اکبر'' نہیں تھا تو پھر ابن صیاد کون تھا؟ اس کے بارے میں قطعی فیصلہ نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ علاوہ ازیں جو صحابہؓ ابن صیاد کے دجال ہونے پر قسمیں اٹھاتے تھے شاید انہیں حضرت تمیم ﷺ والی حدیث نہ پہنچی ہو۔

صحابہ کرام ﷺ کی طرح ائمہ کرامؒ میں بھی یہ مسئلہ خاصا محل نزاع رہا ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ کا فیصلہ

حافظ ابن کثیرؒ مشہور مفسر قرآن اور مؤرخ فرماتے ہیں کہ

﴿ لَيسَ ابنُ صَيّادٍ هُوَ الدَّجّال الْأَكْبَر وَإِنَّمَا هُوَ أَحَدُ الدَّجَّالَة الْكُبَّارِ الْكِثار قَالَ بَعْض

(۱) [حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ''کیا دجال زندہ ہے؟'' کے عنوان میں گذ چکی ہے۔ تفصیل کے لئے مراجعت فرمائیں]

الْعُلَمَاءِ : إِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ كَانَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ يَظُنُّهُ الدَّجَّالَ وَهُوَ لَيْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ رَجُلًا صَغِيرًا .... وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هَذَا قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ الدَّجَّالِ وَتَعْيِينِهِ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ الدَّارِيِّ فِي ذَلِكَ وَهُوَ فَاصِلٌ فِي هَذَا الْمَقَامِ وَسَنُورِدُ مِنَ الْأَحَادِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِابْنِ صَيَّادٍ وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ ﴾(۱)

ابن صیاد "دجال اکبر" نہیں البتہ وہ بڑے بڑے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔(اس عنوان کے تحت رقمطراز ہیں کہ) بعض علما کا کہنا کہ ابن صیاد کو بعض صحابہ دجال خیال کرتے تھے حالانکہ وہ دجال نہیں وہ تو ایک چھوٹا آدمی تھا............ یہ احتمال بھی ہے کہ شاید نبی کریم ﷺ (کا ابن صیاد کے دجال ہونے میں تذبذب) دجال اکبر کی تعیین کی وحی سے پہلے ہو جیسا کہ تمیم داری والی حدیث جو گذر چکی ہے اس مسئلے میں قول فیصل (Final Decision) ہے (کہ ابن صیاد دجال نہیں) اور اس کے علاوہ بھی ہم کئی احادیث ذکر کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال اکبر نہیں (واللہ اعلم)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فیصلہ

ابن صیاد کا معاملہ بعض صحابہ ﷺ پر مشکوک رہا ہے انہوں نے اسے ہی دجال (اکبر) سمجھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک وقت تک مذکورہ مسئلہ میں توقف کیا حتی کہ آپ ﷺ پر واضح ہو گیا کہ یہ دجال نہیں ہے یہ تو کاہن ٹائپ ہے۔(۲)

ابن صیاد کاہن تھا

ابن صیاد یہودی نژاد کاہن تھا جس کا اندازہ درج ذیل احادیث سے بآسانی کیا جا سکتا ہے :۔

(۱) : ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ :

---

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : النهاية فى الفتن (۱/۵٤ تا ٦۰)]

(۲) [الفرقان بين اولياء الرحمان (ص ۷۷)]

إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخ ، فَقَالَ : اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ﴾(۱)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا کہ میں نے کوئی چیز (ذہن میں) چھپائی ہے۔(بتاؤ وہ کیا ہے) ابن صیاد نے کہا کہ وہ ''درخ'' (دھواں) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ذلیل ہو تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

(۲) : ایک روایت میں ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے یہ آیت ذہن میں مخفی رکھی تھی :۔

﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ [الدخان : ۱۰]

''جس دن ہم آسمان کو واضح دھواں بنالائیں گے۔'' (۲)

(۳) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى ؟ قَالَ يَاتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ﴾(۳)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ تو اس نے کہا میرے پاس صادق اور کاذب آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا۔

(٤) : ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا :۔

﴿ مَا تَرٰى ؟ قَالَ : أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ : تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى ؟ قَالَ أَرٰى صَادِقِيْنَ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِيْنَ وَصَادِقًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(۱) [بخاری : کتاب الجنائز : باب اذا اسلم الصبی فمات ...... (۱۳٥٤) مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲٤)]

(۲) [احمد (۲/۱۹۸)]

(۳) [بخاری : کتاب الجنائز (۱۳٥٤)]

لَیسَ عَلَیْہِ دَعْوَۃٌ ﴾(۱)

''تو کیا دیکھتا ہے؟اس نے کہا میں پانی پر عرش کو دیکھتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو سمندر پر ابلیس (شیطان) کا عرش دیکھتا ہے پھر اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟اس نے کہا میں بہت سے سچوں اور ایک جھوٹے کو یا بہت سے جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔آپ ﷺ نے (صحابہ ﷺ سے) فرمایا:اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے اسے چھوڑ دو۔''

(۵) : ﴿ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ : مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ ؟ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاء مِسْکٌ یَا أَبَا الْقَاسِم ! قَالَ : صَدَقْتَ ﴾(۲)

حضرت ابوسعید ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟اس نے کہا: ابوالقاسم! (نبی کی کنیت) جنت کی مٹی باریک سفید مشک کی طرح (خوشبودار) ہے۔نبی ﷺ نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے۔''

ابن صیاد دجال کے بارے میں معلومات رکھتا تھا

﴿ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ....ثُمَّ قَالَ : أَمَا ، وَاللّٰہِ ! إِنِّی لَأَعْرِفُہ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَہُ وَأَیْنَ ھُوَ الْآنَ (وأعرف أباہ وامہ) قَالَ : قُلْتُ لَہُ : تَبًّالَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ ﴾(۳)

حضرت ابوسعید ﷺ سے مروی ہے کہ

''.........پھر ابن صیاد نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں دجال کو جانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش اس

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۵) احمد (۴۶۷/۳) ابن حبان (۱۷۸/۱۵) مشکل الآثار (۳۸۳/۷) شرح السنة (۴۵۳/۷)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۸) احمد (۳/۵ ۔ ۳۱ ۔ ۵۴)]

(۳) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱)]

کی موجودہ رہائش (اوراس کے والدین) کے متعلق بھی بخوبی آگاہ ہوں۔ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: تو ہمیشہ ذلیل وخوار ہوتا رہ۔"

ابن صیاد "حرّہ" کے دن گم ہو گیا تھا

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فَقَدْنَا ابْنَ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحُرَّةِ﴾(۱)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

"حرّہ (یہ مدینے کے قریب ایک مقام ہے جہاں صحابہ کے مابین لڑائی ہوئی تھی) کے موقع پر ابن صیاد گم ہو گیا تھا۔"

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

راجح بات یہی ہے کہ ابن صیاد گم ہو گیا تھا اور یہ بات غلط ہے کہ وہ مدینے میں فوت ہوا اور لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔"(۲)

کیا ابن صیاد نے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا؟

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

﴿وقد كان ابن صياد من يهود المدينة ولقبه عبد الله ويقال صاف ، وقد جاء هذا وهذا و قد يكون اصل اسمه صاف ثم تسمى لما اسلم بابن عبد الله وقد كان ابنه عمارة بن عبد الله من سادات التابعين وروى عنه مالك وغيره﴾(۳)

"ابن صیاد مدینے کا ایک یہودی تھا جس کا لقب عبداللہ تھا اور اسے صافی بھی کہا جاتا تھا یعنی دونوں

---

(۱) [ابو داؤد (۴۳۳۲) عون المعبود (۴۷۶/۱۱) فتح الباری (۳۲۸/۱۳) وصححه تهذيب التهذيب (۵۵۸۳)]

(۲) [تفصیل کے لیے دیکھیے: فتح الباری (۳۲۸/۱۳)]

(۳) [النهاية فى الفتن (۸۸/۱)]

ناموں سے معروف تھا لیکن اس کا اصل نام صافی تھا پھر اس نے اسلام قبول کرلیا اور عبداللہ نام اختیار کرلیا۔ اس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عمارہ بن عبداللہ ہے اور یہ کبار تابعین میں شمار ہوتا ہے۔'' جن سے امام مالک اور دوسرے محدثین نے روایات اخذ کی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں کہ

﴿ان ابن صیاد کان دجالا من الدجاجلة ثم تاب بعد ذلك فاظهر الاسلام و الله اعلم بضمیره و سیرته﴾ (ایضا)

ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا پھر اس نے توبہ کر لی اور اسلام قبول کرلیا البتہ اس کے قلب و سیرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں کہ

﴿عبد الله بن صیاد اورده ابن شاهین وقال: هو ابن صائد، كان ابوه یهودیا فولد عبد الله اعور مختونا وهو الذی قیل: انه الدجال ثم أسلم فهو تابعی، له رؤیة﴾(۱)

عبداللہ بن صیاد، اسے ابن شاہینؒ نے بھی ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہی ابن صائد ہے جس کا باپ یہودی تھا اور اس کے ہاں عبداللہ نامی کانا بچہ پیدا ہوا جس کے ختنے بھی پیدائشی تھے اور اسی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دجال ہے پھر اس نے اسلام قبول کرلیا لہذا یہ تابعی ہے اگرچہ اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔

(یعنی صحابی اس لیے نہ ہوا کہ جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا اس وقت اسلام قبول نہیں کیا بلکہ بعد میں اسلام قبول کیا جب نبی ﷺ وفات پا چکے تھے)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

﴿وعبد الله بن صیاد هو الذی ولد مختونا ....وهو الذی قیل انه الدجال وقد اسلم عبد الله وحج وغزا مع المسلمین وأقام بالمدینة﴾(۲)

(۱) [تجرید اسماء الصحابة (۳۱۹/۱)]

(۲) [تهذیب التهذیب (۲٦۳/٤) رقم (۵۵۸۳)]

""عبداللہ بن صیاد" یہی وہ شخص ہے جو مختون پیدا ہوا............اسی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ دجال ہے حالانکہ اس (عبداللہ) نے اسلام قبول کر لیا تھا اور حج کی سعادت حاصل کی علاوہ ازیں مسلمانوں کے ساتھ غزوات میں بھی شریک ہوا۔"

حافظ ابن حجرؒ "الاصابہ" میں رقمطراز ہیں :

﴿ وفی الجملة لا معنی لذکر ابن صیاد فی الصحابة لانه ان کان الدجال فلیس بصحابی قطعا لانه یموت کافرا وان کان غیره فهو حال لقیه النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم لم یکن مسلما ﴾(۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابن صیاد کو صحابہ کی فہرست میں کسی صورت بھی داخل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اگر تو وہ دجال تھا تو پھر اس پر صحابی کا اطلاق قطعی ناممکن ہے کیونکہ اس صورت میں تو وہ کافر مرا ہوگا اور اگر وہ دجال (اکبر) نہیں تو نبی کریم ﷺ سے ملاقات کے وقت مسلمان بھی نہیں تھا۔"

راجح بات

حافظ ابن کثیرؒ، حافظ ذھبیؒ اور خود حافظ ابن حجرؒ کے ایک قول کے مطابق ابن صیاد نبی ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا لیکن اس کے دل کی حالت صرف اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (واللہ اعلم وعلمه اتم واکمل)



(۱) [الاصابة فی تمییز الصحابة (۱۳۳/۳)]

(۸۷) : نزول عیسی علیہ السلام قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) : إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ٥ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ٥ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا ﴾

[الزخرف : ٥٩ تا ٦١]

''وہ (عیسیٰ) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان (قدرت) بنایا اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین کا جانشین کر دیتے اور یقیناً وہ (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے لہذا تم اس (قیامت) کے بارے میں قطعاً شک نہ کرو۔''

رأس المفسرین عبداللہ بن عباس ﷺ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :۔

﴿ ((وانہ لعلم للساعة)) قال ھو خروج عیسی بن مریم علیہ السلام قبل یوم القیامة ﴾(۱)

''بلاشبہ وہ قیامت کی علامت ہے۔'' یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے۔

(۲) : ﴿ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ٥ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ٥ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴾

[النساء : (۱۵۷ تا ۱۵۹)]

''اور ان (یہودیوں) کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ ان کے لیے ویسی (ایک) صورت بنا دی گئی تھی بلاشبہ عیسیٰ کے متعلق اختلاف کرنے والے شک وشبہ میں ہیں انہیں تخمینی باتوں کے سوا

(۱) [احمد (۳۲۹/٤) ابن حبان (۲۲۸/۱۵)]

کوئی یقینی علم نہیں اور یہ یقینی (بات) ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔ اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور روز قیامت آپ ان پر گواہ ہوں گے۔"

نزول مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریمؑ حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے (اور جنگ) کا (بالآخر) خاتمہ کریں گے اور پھر مال بکثرت ہوگا حتی کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَأَمَامُكُمْ مِنْكُمْ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

---

(۱) [بخاری : کتاب المظالم : باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر (۲٤٧٦) مسلم (١٥٥) احمد (۳۱۵/۲ ـ ۵۳۸) ترمذی (۲۲۳۳) ابن ماجة (٤١٢٩) السنن الکبری (۱۰۱/۶) مشکل الآثار (۹۹/۱) ابو یعلی (٦٥٨٤) شرح السنة (٤٥٤/٧)]

(۲) [بخاری : کتاب احادیث الانبیاء: باب نزول عیسی بن مریمؑ (٣٤٤٩) مسلم (١٥٥ ـ ٢٤٤)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نصیب کیسے (اچھے) ہوں گے جب تمہارے درمیان عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور تمہارا امام (اس وقت) خود تم میں سے ہوگا۔'' (یعنی امام مہدیؒ)۔

(۳): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُم ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلُه أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاقْرَؤُا إِنْ شِئْتُمْ "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِم شَهِيدًا"﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور اتریں گے تم میں ابن مریمؑ حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے (اور جنگ) کو موقوف کردیں گے پھر مال و دولت کی کثرت ہوگی حتی کہ اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا اور (حالت یہ ہوگی کہ) ایک سجدہ کر لینا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ ''اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو

''اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔''

صفت ومقام نزول عیسیٰؑ

﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، عليه السّلام، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ

---

(۱) [بخاري: كتاب احاديث الانبياء: باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام (۳۴۴۸) مسلم (۱۵۵ ـ ۳۹۰) ترمذي (۲۲۳۳) ابن ماجة (۴۱۲۹) احمد (۳۱۵/۲ ـ ۳۵۸ ـ ۳۸۳)]

مَهْرُوذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَه قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْه جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُه يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُه حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهُ ﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ حضرت (عیسیٰ) مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے اور وہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں، سفید مینار کے پاس، زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوؤں (پروں) پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا جب کہ ان کی سانس حد نگاہ تک پہنچے گی پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور ''لد'' (ایک مقام فلسطین میں) کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔''

وقت نزول عیسیٰؑ

(۱): ﴿ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ ﴾(۲)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ایک گروہ قیامت تک حق پر غالب رہ کر لڑتا

---

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجة (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

(۲) [مسلم: کتاب الایمان: باب نزول عیسی بن مریم ......(۱۵۶ - ۳۹۵) احمد (۳۸۴/۳ - ۳۸۴) مسند ابو عوانة (۱۰۶/۱) ابو یعلی (۲۰۷۸)]

رہے گا پھر عیسیٰ نازل ہوں گے تو ان (مسلمانوں) کا امیر (مہدی) کہے گا کہ آیئے نماز پڑھایئے۔ وہ (عیسیٰ) انکار کریں گے اور کہیں گے کہ امیر تم میں سے ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اس امت پر نوازش ہے۔"

(۲) : ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....وَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيَقُوْلُ لَهٗ أَمِيْرُهُمْ : يَا رُوْحَ اللّٰه ا تَقَدَّم صَلِّ ، فَيَقُوْلُ : هٰذِهِ الْأُمَّةُ أُمَرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّي﴾(۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم بوقت فجر اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا: اے روح اللہ! آیئے نماز پڑھایئے تو عیسیٰ کہیں گے اس امت کے افراد ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں پھر ان کا امیر (امام مہدیؒ) امامت کرائے گا۔

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

﴿فَإِذَا صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ﴾(۲)

"جب وہ (حضرت عیسیٰ) صبح کی نماز ادا کرلیں گے تو دجال کی طرف نکلیں گے۔"

علامات عیسیٰؑ

(۱) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ يَنْطِفُ أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهٗ مَاءً، قُلْتُ : مَنْ هٰذَا ، قَالُوْا : اِبْنُ مَرْيَمَ﴾(۳)

---

(۱) [احمد (۲۹۵/٤) حاکم: کتاب الفتن والملاحم (٥٢٤/٤) حاکم اور ذھبی نے اسے صحیح کہا ھے۔ ابن ابی شیبة (٦٥٠/٨) الدر المنثور (٢٤٣/٢)]

(۲) [احمد (٤٦٦/٣) مجمع الزوائد (٦٥٩/٧)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (٧١٢٨) مسلم (٢٧٣) شرح السنة (٤٤٣/٧) الموطا (٩٢٠/٢)]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے (پر میری نظر پڑی تو) میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَأَنَا أَوْلَی النَّاسِ بِعِيْسَی ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّه لَمْ يَكُنْ بَيْنِی وَبَيْنَهٗ نَبِیٌّ وَإِنَّه نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلًا مَرْبُوعًا إِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَانَّ رَأْسَهٗ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيدقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَی الْإِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِی زَمَانِه الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَام، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّال وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَی الْأَرْضِ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے اور ان (یعنی عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بے شک وہ نازل ہونے والے ہیں لہذا جب تم انہیں دیکھو تو پہچان کر لینا کہ وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، رنگ مائل سرخی وسفیدی ہے، زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، سر کے بال ایسے ہیں کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے، وہ دین اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ادیان کا خاتمہ فرمادیں گے اور وہ مسیح دجال کو قتل کریں گے پھر زمین پر ہر طرف امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔''

---

(۱) [احمد (۲/۵۳۵ ـ ۵۷۶) اس روایت کے بعض حصے بخاری : كتاب احاديث الانبياء : كتاب البيوع : كتاب المظالم (۳٤٤۲ وغیره) اور مسلم : كتاب الفضائل : كتاب الايمان : باب نزول عيسیٰ (۲۳٦٥ وغیره) میں بھی ہیں نیز دیکھئیے ابو داؤد (٤۳۲٤) عبد الرزاق (۱۱/٤٠۱) موارد الظمآن (۱۹۰۲) الشريعة للآجری (۳۳۷) الفتن نعيم بن حماد (۳٥۱)]

عیسیٰ جہاد کے ذریعے دین اسلام غالب کردیں گے

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : .... فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰى يُهْلِكَ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ (عیسیٰ) صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کردیں (یعنی اسلام یا جنگ) تمام ادیان معطل کردیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام ملتوں (دینوں) کا قلع قمع فرمادیں گے۔''

(۲) : ﴿ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام ﴾(۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے محفوظ کردیا ہے ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ آور ہوگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوکر (دجال کے خلاف جہاد کرے گا)۔''

---

(۱) [حوالہ سابقہ]

(۲) [نسائی : کتاب الجهاد: باب غزوة الهند (۳۱۷۵) احمد (۳۵۰/۵) التاریخ الکبیر (۷۲/٦) السلسلة الصحيحة (۵۷۰/٤)]

حضرت عیسیٰؑ حج اور عمرہ کریں گے

﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضرت عیسیٰؑ روحا کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تلبیہ پکاریں گے۔

پیغام محمدی بنام عیسیٰؑ

﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنِّيْ لَأَرْجُوْ إِنْ طَالَ بِيْ عُمَرٌ أَنْ أَلْقَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِنْ عَجِلَ بِيْ مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے کہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں گا اور اگر مجھے موت نے آلیا تو تم میں سے جو شخص ان سے ملاقات کرے وہ میری طرف سے انہیں سلام کہے۔''

حضرت عیسیٰؑ اور امن وامان

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : .... وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ

---

(۱) [مسلم : كتاب الحج : باب اهلال النبى صلّى الله عليه وسلم وهديه (۱۲۷۵) عبد الرزاق (۴۰۰/۱۱) السنن الكبرى (۴۵۶/۷) ابن حبان (۲۳۲/۱۵) ابن ابى شيبة (۶۵۴/۸)]

(۲) [مجمع الزوائد: كتاب الفتن: باب نزول عيسى ابن مريم (۱۲/۸) احمد (۳۹۳/۲ ـ ۳۹۴) ابن ابى شيبة (۶۵۴/۸) وصححه احمد شاكر (۱۳۵/۱۵)]

الْاَسَدِ جَمِيعًا وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ ﴾(۱)

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (حضرت عیسیٰ ؈) کے دور میں جھوٹے ''مسیح دجال'' کو ہلاک کریں گے اور زمین پر امن وامان قائم ہو جائے گا حتی کہ اونٹ اور شیر، چیتے اور گائیاں، بھیڑیے اور بکریاں سب ایک ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے مگر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَرْجِعُ السَّلِمُ وَيَتَّخِذُ السُّيُوْفُ مَنَاجِلَ وَتَذْهَبُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَّةٍ وَتَنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَتَخْرُجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا حَتّٰى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالثُّعْبَانِ فَلَا يَضُرُّهُ وَيُرَاعِي الْغَنَمُ الذِّئْبَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيُرَاعِي الْاَسَدُ الْبَقَرَ فَلَا يَضُرُّهَا ﴾(۲)

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلح لوٹا دیں گے، تلواریں درانتیاں ہوں گی، ہر زہر آلود چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا زمین اپنی نباتات اگائے گی حتی کہ بچہ اژدھے سے کھیلے گا مگر وہ اژدھا بچے کو نقصان نہیں دے گا، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا مگر انہیں نقصان نہیں دے گا شیر گائے کے ساتھ چرے گا مگر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ

(۱) [احمد (۲/۵۷۶ ـ ۵۳۵)]

(۲) [احمد (۲/۶۳۸) واصلہ فی البخاری (۲۴۷۶) ومسلم: کتاب الایمان (۲۴۲) ابن ماجۃ (۴۱۲۹) ترمذی (۲۲۳۳) التاریخ الکبیر (۳/۳۵۷) شرح السنۃ (۷/۴۵۴) السنن الکبری (۶/۱۰۱) ابو یعلی (۶۵۸۴) عبد الرزاق (۱۱/۴۰۹) مشکل الآثار (۱/۹۹)]

﴿ وَلَيُتْرَكُنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيُدْعَوُنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ ﴾(۱)

''جوان اونٹنی کو چھوڑ دیا جائے گا مگر اسے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی، کینہ، حسد اور بغض کا خاتمہ ہو جائے گا اور مال کی دعوت دی جائے گی مگر اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔''

(۳) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ عَدَاوَةٌ ﴾(۲)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسی ابن مریم کو نازل فرمادیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (صحابی) ہیں اور وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کریں گے پھر لوگ سات سال تک زمین پر (زندہ) رہیں گے اور دو بندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔''

(٤) : ﴿ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : .... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ؑ وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلَ (اللّٰه) عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ؑ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى ؑ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى خروج الدجال (٢٩٤٠)]

(۲) [احمد ٦٥٣/٢]

النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً .... ﴾(۲)

حضرت نواس بن سمعان ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:...... پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرانڈ اور بدبو پھیلی ہو گی پھر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا پھینکیں گے جہاں اللہ کا حکم ہو گا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح پاک صاف کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لئے کافی ہو گا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہو گا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ

اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گزرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہی پر قیامت قائم ہو گی۔''

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجۃ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

حضرت عیسیٰ کتنی دیر زمین پر قیام فرمائیں گے

(۱) : ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّه عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمادیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (صحابی) ہیں اور وہ دجال کو ڈھونڈ کر قتل کریں گے پھر لوگ سات سال تک زندہ رہیں گے حتی کہ دو شخصوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جو ہر اس آدمی کی روح قبض کرلے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی خیر یا ایمان ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کی سرنگ میں بھی گھس جائے گا تو یہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح قبض کرلے گی۔“

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ......فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ......اور وہ (عیسیٰ) چالیس (40) سال تک ٹھہریں گے۔

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب في خروج الدجال (۲۹٤۰)]

(۲) [احمد (۲/۵۳۵) ابو داؤد : كتاب الملاحم : باب خروج الدجال (٤۳۲٤) عبد الرزاق (۱۱/٤۰۱)]

بعض روایات میں 7 سال جبکہ بعض میں چالیس (40) سال کا ذکر ہے تعارض کے حل کے لئے ''فوائد'' ملاحظہ فرمائیں۔

عیسیٰؑ کی وفات اور تجہیز وتکفین

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : .... فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَمْكُثَ ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَيَدْفِنُوْنَهُ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (عیسیٰؑ کو زمین پر) جتنی دیر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی ٹھہریں گے پھر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کر دیں گے۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .... فَيَمْكُثُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا.......... پھر وہ چالیس (40) سال تک اقامت کریں گے اور فوت ہوجائیں گے تو مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

فوائد

(۱) نزول عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی آخری چند ایک بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کا وقوع تاحال ظاہر نہیں ہوا۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ کو روح مع الجسم زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا اور قیامت سے پہلے اسی طرح زندہ دوبارہ اتارے جائیں گے۔

---

(۱) [احمد ۵۷۶/۲) ابو داؤد (۴۳۲۴) السلسلة الصحيحة (۲۱۸۲)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۲) ابو داؤد: كتاب الملاحم: باب خروج الدجال (۴۳۲۴) السلسلة الصحيحة (۲۱۸۲)]

(۳) قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ عیسیٰ کا آسمان پر اٹھالیا جانا مذکور ہے اسی طرح انہیں قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

﴿ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ ﴾ [الزخرف : ٦٠]

''وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہیں۔''

کیونکہ عیسیٰ قیامت سے پہلے دجال کے مقابلے کے لیے نازل کیے جائیں گے۔(۱)

(۴) حضرت عیسیٰ کے نزول کے وقت تمام عیسائی ان پر ایمان لاکر اسلام قبول کرلیں گے اور جو اسلام قبول نہیں کریں گے وہ ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

(۵) نزول عیسیٰ متواتر احادیث سے ثابت ہے اس لیے اس حقیقت پر بلا چون و چرا ایمان لانا ضروری ہے۔(۲)

(۶) صعود عیسیٰ و نزول عیسیٰ عقل و حس کے خلاف تو ہوسکتا ہے مگر قدرت الٰہی سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کسی بندے کو زندہ زمین سے اٹھالے پھر اسے ہزاروں سال کہیں زندہ رکھنے کے بعد اسی حالت میں دوبارہ زمین پر نازل فرمادیں لہٰذا وحی الٰہی کے مقابلے میں عقل و حس کو چھوڑ دینا ہی مسلمانی ہے۔

(۷) حضرت عیسیٰ جب آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو نبی تھے لیکن قیامت سے پہلے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور صحابی بن کر تشریف لائیں گے، مستقل نبی کی حیثیت سے نہیں۔

اسی لیے حافظ ذہبیؒ نے انہیں صحابہ کرام کی فہرست میں شامل کیا ہے۔(۳)

---

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے : تفسیر طبری (۲۰٤/۱۱) تفسیر ابن کثیر (۲۰۱/٤) رازی (۲۲۲/۲۷)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے : تفاسیر مذکورہ اور مجموع الفتاوی (۲۹۱/۳) فتح الباری (٥٦٩/٦) عون المعبود (۳٥۸/۱۱) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (انور شاہ کاشمیری) الاذاعۃ (نواب صدیق حسن خان)]

(۳) [دیکھئے تجرید اسماء الصحابۃ]

(۸) حضرت عیسیٰؑ خروج دجال اور ظہور مہدی کے بعد نازل ہوں گے۔
(۹) حضرت عیسیٰؑ کسی نماز کے وقت اتریں گے اور اغلب گمان یہی ہے کہ وہ نماز فجر ہو گی کیونکہ کچھ احادیث میں اس کا اشارہ موجود ہے گو ان کی سند میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔
(۱۰) حضرت عیسیٰؑ دو فرشتوں کے پروں پر اپنے بازو رکھے دمشق کی مشرقی جانب (کسی مسجد کے) سفید منارے کے پاس اتریں گے۔
حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

یہ جامع اموی (مسجد) کا سفید پتھروں سے تیار کردہ وہ مینارہ ہے جسے ۷۴۱ھ میں عیسائیوں کے مال سے تیار کروایا گیا کیونکہ انہوں نے اسے شہید کیا تھا۔ (بطور تاوان ان سے تیار کروایا گیا) اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر واضح دلیل ہے۔(۱)

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ امام مہدیؒ کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔
(۱۲) نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی راہنمائی کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی کچھ علامات بیان فرمائی ہیں جنہیں دیکھ کر ہر مسلمان بلکہ ہر عیسائی بھی ان پر ایمان لے آئے گا چند ایک علامات یہ ہیں :
(۱) فرشتوں کے سہارے آسمان سے نزول کریں گے۔
(۲) دو زرد چادروں میں ملبوس ہوں گے۔
(۳) سر کے بالوں سے قطرے ٹپکتے معلوم ہوں گے حالانکہ وہ خشک ہوں گے۔
(۴) رنگ سرخ و سفید کے مابین گندمی سا ہو گی۔
(۵) قد میانہ ہوگا۔
(۶) دجال کے دو ٹکڑے کر کے ہلاک کریں گے۔
(۷) روئے زمین پر امن و امان اور عدل و انصاف جاری کریں گے۔
(۸) خنزیر قتل کریں گے جسے عیسائی حلال سمجھتے ہیں۔

---

(۱) [النهاية (۱/۹۸)]

(۹) صلیب توڑ ڈالیں گے یعنی عیسائیت کا خاتمہ کر دیں گے کیونکہ نزول عیسیٰ دراصل عیسائی نظریات کا بطلان ہے۔

(۱۰) جہاں تک سانس جائے گا کافر ہلاک ہو جائے گا اور سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر جاتی ہوگی۔

(۱۳) حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کفار اور دجال کے خلاف جہاد کریں گے اور دجال اکبر سمیت تمام کفار کا قلع قمع کر دیں گے کیونکہ وہ جزیے کو نبی ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق ختم کر دیں گے اور کفار کے لئے دو ہی راستے (Option) ہوں گے کہ اسلام یا جنگ اور جو میدان جنگ میں آئے گا وہ مارا جائے گا۔

(۱۴) حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد کفار کا یکسر خاتمہ ہو جائے گا، ہر طرف امن وامان ہوگا، صرف ایک دین (دین اسلام) کی حکومت ہوگی۔ مال ودولت کی فراوانی اور رحمت وبرکت کا نزول ہوگا۔

(۱۵) شیر، گائے، بھیڑ، بھیڑیا، چیتے، بکریاں اور گائیاں سب ایک گھاٹ سے پانی پینے والے اور ایک ہی جگہ چارہ کھانے والے بن جائیں گے اور ان کے خواص بدل جائیں گے اس لیے یہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے حتی کہ سانپ اور اژدہا بھی بچوں کو اپنے ساتھ کھیلنے سے مضر نہیں ہوگا۔

(۱۶) دجال اور کفار کے خاتمے کے بعد صرف مسلمان ہی روئے زمین کے وارث ہوں گے اور وہ ایسے راسخ العقیدہ اور اخلاق وآداب سے متصف ہوں گے کہ دو مسلمان کے مابین بھی کوئی حسد و کینہ اور بغض وعداوت کا نام ونشان نہ ہوگا۔

(۱۷) حضرت عیسیٰ حج اور عمرے کی سعادت حاصل کریں گے اور یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی میں پوری نہیں ہوئی لہذا عیسیٰ اس سچی پیش گوئی کا مصداق بنتے ہوئے دوبارہ نزول کے بعد حج وعمرے سے شرف یاب ہوں گے۔

(۱۸) نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ کے نام ہر اس مسلمان کے ذریعے سلام بھیجا ہے جو ان سے شرف ملاقات حاصل کرے۔

(۱۹) بعض روایات کے مطابق "حضرت عیسیٰؑ" چالیس (40) سال اور بعض کے مطابق 7 سال زمین پر قیام کریں گے۔

یہ دونوں طرح کی روایات بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ ان کا تعارض رفع کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :۔

"عیسیٰؑ" پیدائش سے لے کر موت تک کل چالیس (40) سال تک زمین پر اقامت کریں گے جن میں سے تینتیس (33) سال وہ گذار کر آسمان پر اٹھائے جا چکے ہیں اور باقی سات (7) سال وہ قبل از قیامت نزول کے بعد پورے کریں گے۔(۱)

(۲۰) عیسیٰؑ نزول ثانی کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کریں گے۔

حضرت عیسٰیؑ کی قبر مبارک

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تورات میں یہ صفت مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نبی کریم (کی قبر) کے ساتھ مدفون ہوں گے۔(۲)



(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے : النهاية فی الفتن والملاحم (۹۹/۱)]

(۲) ترمذی (۳٦۱۷)

(۸۸) : یاجوج و ماجوج قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) : ﴿ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ○ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ○ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَأَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ○ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ○ فَمَا اسْطَاعُوْا أَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ نَقْبًا ○ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهُ دَكَّا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ○ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴾ [الكهف : ۹۲ تا ۹۹]

''وہ (ذوالقرنین بادشاہ) پھر ایک سفر کے سامان میں لگا یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں (پہاڑوں) کے درمیان پہنچا جن کے پیچھے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی، انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (بشرطیکہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے رب نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت و طاقت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک حجاب بنا دیتا ہوں تم مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ حتی کہ جب لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو کہا میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ (جو) اس پر ڈال دوں۔ پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔ کہا یہ سب میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے

رب کا وعدہ آئے گا تو (وہ) اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور برحق ہے۔ اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔''

(۲) : ﴿ حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ○ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴾ [الانبياء : ۹۶ ـ ۹۷]

''یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا۔ اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔''

یاجوج ماجوج احادیث کی روشنی میں

(۱) : ﴿ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ : الْإِبْهَامَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ﴾(۱)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ ایک روز گھبرائے ہوئے ان کے پاس داخل ہوئے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: تباہی ہے عربوں کے لئے اس برائی سے جو قریب آ چکی ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے ایک حلقہ بنا لیا۔ یہ سن کر حضرت

---

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : باب یاجوج وماجوج (۷۱۳۵) مسلم (۲۸۸۰) ترمذی (۲۱۸۷) احمد (۶/۴۷۷ ـ ۴۷۸) المعجم الکبیر (۲۴/۵۱) ابن ابی شیبة (۸/۶۰۷) السنن الکبری (۱۰/۹۳) مسند حمیدی (۱/۱۴۷) دلائل النبوة (۶/۴۰۶)]

زینب نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک صالح لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب خباثت حد سے تجاوز کر جائے گی۔"

(۲) : ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ : مَا تَذْكُرُوْنَ ؟ قَالُوْا : نَذْكُرُ السَّاعَةَ ، قَالَ : إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ ﴾(۱)

حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"ایک دن ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور پوچھا: کیا گفتگو چل رہی ہے؟ لوگوں نے کہا: قیامت کے بارے میں مذاکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم دس نشانیاں دیکھ لوتو (ان میں سے ایک) یاجوج ماجوج کا ذکر کیا۔

یاجوج ماجوج کی مصروفیت

﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ يَحْفِرُوْنَ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى إِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ لِشُعَاعِ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ، ارْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَه غَدًا فَيَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ كَأَشَدِّ مَا كَانَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَبْعَثَهُمْ إِلَى النَّاسِ حَضَرُوْا حَتّٰى إِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ : إِرْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهٗ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَيَسْتَثْنِيْ فَيَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَةٍ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَحْفِرُوْنَهٗ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِيْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ فَيَقُوْلُوْنَ : قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى الأيات التى تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ابو داؤد (۴۳۱۱) ترمذی (۲۱۸۳) احمد (۱۰/۴ ـ ۱۵) شرح السنة (۴۳۲/۷) حلية الاولياء (۳۵۵/۱)]

قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسمنُ شُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِم وَدِمَائِهِمْ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یاجوج ماجوج ہر روز (ذوالقرنین بادشاہ کی تعمیر کردہ) دیوار کو کھودتے ہیں حتی کہ وہ سورج کی شعاع (دیوار توڑ کر) دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو ان کا نگران کہتا ہے، واپس چلو باقی کل کھودیں گے تو (کل تک) وہ دیوار پہلے سے بھی مضبوط ہو چکی ہوتی ہے (اور یہ سلسلہ روز جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ جب ان کے خروج کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑنے کا ارادہ کرلیں گے تو پھر وہ ایک دن اسے انتہائی آخر تک کھود چکے ہوں گے تو ان کا نگران کہے گا چلو باقی کل کھودیں گے انشاءاللہ (اگر اللہ نے چاہا اس سے پہلے وہ ان شاءاللہ نہیں کہیں گے) کل جب وہ آئیں گے تو دیوار اسی طرح ہوگی جس طرح کھودی ہوئی وہ چھوڑ کر گئے تھے پھر وہ اسے کھود کر لوگوں پر نکل آئیں گے، سارا پانی پی جائیں گے، لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو یاجوج ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون آلود حالت میں نیچے گرائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم آسمان اور زمین والوں (سب پر) غالب آگئے ہیں۔''

نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زمین کے جانوران کا خون اور گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔

یاجوج ماجوج کا خروج

﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ....فَبَیْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ أَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی اِنِّیْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ

(۱) [احمد (۵۱۰/۲) ترمذی : کتاب التفسیر : سورۃ الکھف (۳۱۵۳) ابن ماجۃ (۴۱۳۱) حاکم (۵۳۵/۴) السلسلۃ الصحیحۃ (۳۱۳/۴)]

لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ ﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان ﷛ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (طویل حدیث)...... (یعنی جب وہ دجال اور اس کے لشکر کے قلع قمع سے فارغ ہی ہوئے ہوں گے) کہ میں اپنے ایسے بندے نکالنے والا ہوں کہ جن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا لہٰذا آپ میرے (مسلمان) بندوں کو کوہ طور پر لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دیں گے جو ہر گھاٹی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''

یاجوج ماجوج کا فتنہ فساد

﴿عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : .... فَيَحْفِرُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ فَيَنْشِفُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِیْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ فَيَقُوْلُوْنَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ دیوار توڑ کر لوگوں پر نکل آئیں گے، سارا پانی پی جائیں گے، لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو وہ (یاجوج ماجوج) اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے پھینکیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم نے آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے جس طرح ہم اہل زمین پر غالب ہیں۔''

﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجة (۴۱۲۶) حاكم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

(۲) [احمد (۵۱۰/۲) ترمذی : كتاب التفسير : سورة الكهف (۳۱۵۳) ابن ماجة (۴۱۳۱) حاكم (۵۳۵/۴) السلسلة الصحيحة (۳۱۳/۴)]

.........فَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ : لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ﴾(۱)

حضرت نواس ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:......پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکال دیں گے اور وہ ہر ٹیلے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے ان کے اگلے افراد بحیرہ طبریہ سے گذریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کے آخری افراد جب وہاں سے گذریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا اور حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتی کہ بیل کا سر تمہارے موجودہ سو دیناروں سے زیادہ قیمتی ہو جائے گا۔''

﴿ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَطَؤُونَ بِلَادَهُمْ لَا يَأْتُونَ عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا أَهْلَكُوهُ وَلَا يَمُرُّونَ عَلٰى مَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَيَّ فَيَشْكُونَهُمْ فَأَدْعُو اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَيُهْلِكُهُمُ اللّٰهُ وَيُمِيتُهُمْ ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:......پھر یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے آئیں گے وہ ان (لوگوں) کے شہروں کو روند ڈالیں گے۔ ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گے، جس پانی (سمندر یا دریا) سے گذریں گے اسے پی جائیں گے۔ پھر لوگ میرے پاس (عیسیٰ)

(۱) [مسلم : کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲٤۸/٤) ابو داؤد (٤۳۲۱) ترمذی (۲۲٤۰) ابن ماجة (٤۱۲٦) حاکم (۵۳۷/٤)]

(۲) [احمد (٤٦۹/۱) ابن ماجة: کتاب الفتن: ابب فتنة الدجال (٤۱۳۲) حاکم (۵۳٤/٤) حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔طبری (۸٦/۹)]

شکایت لے کر آئیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

دیوار ذوالقرنین میں سوراخ

﴿عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا، قَالَ: وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ بِالْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا﴾(۱)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے لئے اس شر سے تباہی ہے جو قریب آچکا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور انگشت شہادت کو ملا کر اشارہ کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ

﴿فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل موضع الدرهم﴾(۲)

''یاجوج ماجوج کی دیوار میں ایک درہم برابر سوراخ ہو چکا ہے۔''

یاجوج ماجوج کی شکل وصورت

﴿عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ لَا عَدُوٌّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُوْنَ تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتّٰى يَأْتِيَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ صِغَارَ الْعُيُوْنِ شُهْبَ الشِّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ﴾(۳)

(۱) [بخاری: کتاب الانبياء: باب قصة ياجوج وماجوج: کتاب الفتن: باب ياجوج وماجوج (۷۱۳۵) مسلم (۲۸۸۰) ترمذی (۲۱۸۷) احمد (۴۷۷/۶) حمیدی (۱۴۷/۱) دلائل النبوة (۴۰۶/۶)]

(۲) [احمد (۴۷۸/۶) ايضا]

(۳) [مجمع الزوائد کتاب الفتن: باب ماجاء فی ياجوج وماجوج (۱۲۵۷۰) احمد (۳۴۱/۵)]

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ دشمن باقی نہیں رہے حالانکہ تم ہمیشہ دشمنوں سے قتال کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، سرخی مائل سر کے بال ہوں گے، ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے آئیں گے گویا ان کے چہرے تہہ بر تہہ (کوٹی ہوئی) ڈھال کی طرح چپٹے ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کی کثرت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی : یَا آدَمُ ! فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرَ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ : أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ ، قَالَ : وَمَا بَعْثُ النَّارِ ؟ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكَارٰی وَمَا هُمْ بِسُكَارٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ) قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! وَأَیُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ : أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ یَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ إِنِّیْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ : أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ، فَقَالَ : أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ فِی النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْیَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ ﴾(۱)

حضرت ابو سعید خدری ﷛ نے بیان کیا کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الانبیاء : باب قصۃ یاجوج وماجوج (۳۳۴۸) مسلم : کتاب الایمان (۲۲۲ ـ ۳۷۹) احمد (۴۱/۳) حاکم (۸۲/۴)]

حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں نوسو ننانوے۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی اس وقت تم (خوف ودہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک چوتھائی ہو گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کے آدھے ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال، یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔

یاجوج ماجوج کی ہلاکت

﴿ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ...... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ (اللّٰه) عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ

بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً ....﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:...... پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرانڈ اور بدبو پھیلی ہوگی پھر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا پھینکیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح پاک صاف کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لئے کافی ہوگا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہوگا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گذرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجة (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

فوائد

(۱) یاجوج ماجوج نوع انسان اور حضرت آدمؑ کی اولاد سے ہیں انسانوں سے ماوراء کوئی اور مخلوق نہیں۔

(۲) یاجوج ماجوج ذوالقرنین بادشاہ (۵۳۹۔ق۔م) کے دور سے لے کر آج تک کرہ ارضی پر موجود رہے ہیں اور قبل از قیامت بحکم الٰہی لوگوں پر خروج کریں گے۔

(۳) یاجوج ماجوج روز اول سے فسادی رہے ہیں اور بوقت خروج یہ اہل دنیا پر فتنہ وفساد برپا کر دیں گے گویا فتنہ فساد ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔

(۴) یاجوج ماجوج جن دو پہاڑوں کے پیچھے ہیں ان پہاڑوں پر ذوالقرنین بادشاہ نے لوہے اور تانبے سے بند باندھا ہوا ہے اور جگہ ''مطلع الشمس'' (سورج طلوع ہونے کی جگہ) کی طرف کہیں واقع ہے۔

(۵) یاجوج ماجوج بلاناغہ اس دیوار کی کھدائی میں مصروف ہیں اور ہر شام اسے بالکل گرانے کے قریب کر کے چھوڑ آتے ہیں مگر بحکم الٰہی وہ دیوار ہر نئی صبح پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔

(۶) قیامت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو یاجوج ماجوج دیوار توڑ کر لوگوں پر خروج کریں گے۔

(۷) یاجوج ماجوج حضرت عیسیٰؑ کے نزول اور دجال کے خاتمے کے بعد خروج کریں گے۔

(۸) یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کی کھدائی کرتے ہیں اور جب اسے بالکل گرنے کے قریب کر دیتے ہیں تو ان کا نگران کہتا کہ واپس چلو باقی کل کریں گے مگر وہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) نہیں کہہ پاتا اور جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی تو آخری شام ان کا نگران کہے گا چلو انشاء اللہ باقی کھدائی کل کریں گے تو انشاء اللہ کی برکت سے دیوار واپس مضبوط حالت کی طرف نہیں لوٹتی اور جب وہ صبح آئیں گے تو دیوار اسی کمزور حالت میں ہوگی جس میں وہ پہلے چھوڑ کر گئے تھے حالانکہ پہلے اس کے برعکس دیوار دوبارہ مضبوط کر دی جاتی تھی۔ اس سے انشاء اللہ کی برکت کا ظہور ہوتا

ہے۔

(۹) یاجوج ماجوج بلاناغہ دیوار کی کھدائی میں مصروف ہیں اور نبی ﷺ کے زمانے میں انہوں نے دیوار میں درہم برابر سوراخ کرلیا تھا۔

(۱۰) دنیا کی کوئی جماعت بھی یاجوج ماجوج سے مقابلے کی اہل نہیں حتی کہ حضرت عیسیٰؑ بھی ان کے مقابلے سے عاجز ہوں گے اور بحکم الٰہی مسلمانوں کو ساتھ لے کر کوہ طور پر جاچڑھیں گے۔

(۱۱) یاجوج ماجوج ایک ہی دیوار (سدِّ ذوالقرنین) کے پیچھے کسی ایک ہی جگہ میں قید ہیں۔

(۱۲) یاجوج ماجوج کی شکل وصورت ایسی بتائی گئی ہے جیسی ترکوں کی مذکور ہے یعنی باریک آنکھوں والے، سرخی مائل بالوں والے اور چوڑے چہروں والے کہ گویا وہ تہہ بہ تہہ ڈھالوں جیسے (چپٹے یا موٹے) ہیں لیکن ترکوں کو یا کسی اور موجودہ قوم کو یاجوج ماجوج قرار دینا درست نہیں کیونکہ ان کی تمام صفات وعلامات موجودہ اقوام وملل میں سے کسی ایک پر بھی چسپاں نہیں ہوتیں۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو ''پیش گوئیوں کی حقیقت''۔

(۱۳) یاجوج ماجوج کی تعداد بہت زیادہ ہے حتی کہ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں سے ننانوے فیصد (99%) زیادہ ہیں۔

(۱۴) یاجوج ماجوج سب کھیت کھلیان تباہ کردیں گے، سمندروں دریاؤں اور ندی نالوں کا پانی ڈھکار جائیں گے اور ہر طرف ''اودھم'' مچادیں گے۔

(۱۵) یاجوج ماجوج کے خروج کے وقت لوگ قلعہ بند ہوجائیں گے کیونکہ یہ لوگ چرند، پرند، درند اور ہر حیوان وانسان کے جانی دشمن ہوں گے لہذا یہ ناممکن ہے کہ کوئی اقوام ان سے لین دین، معاملات، مذاکرات یا تعلقات قائم کرسکے۔

(۱۶) یاجوج ماجوج دنیا پر تباہی پھیلانے کے بعد آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے ڈالیں گے تو وہ کہیں گے

﴿قھرنا اھل الارض وعلونا اھل السماء﴾

''ہم نے دنیا والوں کو بھی تباہ کر دیا اور آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا۔''

(۱۷) یاجوج ماجوج اور دیوار لازم وملزوم ہیں۔

(۱۸) یاجوج ماجوج کی دیوار لوہے اور تانبے سے تیار کی گئی ہے۔

(۱۹) یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہوگا اور اس سے پہلے کوئی انہیں دیکھ نہیں سکے گا۔

(۲۰) حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے یہ سب ایک بیماری سے آن واحد میں ہلاک ہو جائیں گے۔

(۲۱) بحکم الٰہی چھوٹے چھوٹے پرندے انہیں اٹھا کر کسی نامعلوم مقام پر لے جائیں گے حالانکہ ان کی لاشیں روئے زمین پر اسقدر پھیلی ہوں گی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ہوگی۔ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر۔

(۲۲) یہ سب ایک آزمائش کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور بلا استثنا سب جہنم کا ایندھن بنیں گے لہذا ان میں سے کوئی ایک بھی اسلام قبول نہیں کرے گا۔

(۲۳) یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد دنیا پر صرف اور صرف مسلمان ہی باقی رہیں گے پھر ان مسلمانوں میں بدعملی، کفر وشرک پھیلنا شروع ہوگا تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو اٹھالیں گے اور برے لوگوں پر قیامت قائم کردیں گے۔



(۸۹) : امن وامان کا سنہری دور

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَرْجِعُ السلم وَيَتَّخِذِ السُّيُوفُ مَنَاجِل وَتَذْهَبُ حُمَةُ كُلُّ ذَاتِ حُمَّةٍ وَتَنْزِلُ السَّمَاء رِزْقَهَا وَتَخرِجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا حَتّٰى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالثُّعْبَان فَلَا يَضُرُّه وَيُرَاعِی الغَنَمُ الذِّئْبُ فَلَا يَضُرُّهَا وَيُرَاعِی الْاَسَدُ الْبَقَرَ فَلَا يَضُرُّهَا ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلح لوٹا دیں گے، تلواریں درانتیاں ہوں گی، ہر زہر آلود چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی حتی کہ بچہ اژدھے سے کھیلے گا مگر وہ بچے کو نقصان نہیں دے گا، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا مگر انہیں نقصان نہیں دے گا اور شیر گائے کے ساتھ چرے گا مگر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ......وَيَهْلِكُ اللّٰهُ فِی زَمَانِه الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِی الْأَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ الْأَسَدِ جَمِيعًا وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (حضرت عیسیٰ ؑ) کے دور میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک فرمائیں گے اور زمین پر امن وامان کا دور دورہ ہو گا حتی کہ اونٹ اور شیر، چیتے اور گائیاں، بھیڑیے

---

(۱) [احمد (۶۳۸/۲) واصلہ فی البخاری : کتاب المظالم : باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر (۲۴۷۶) ومسلم (۲۴۲) مختصرا ۔ ابن ماجۃ (۴۱۲۹) ترمذی (۲۲۳۳) التاریخ الکبیر (۳۵۷/۳) شرح السنۃ (۴۵۴/۷) السنن الکبری (۱۰۱/۶) ابو یعلی (۶۵۸۴) عبد الرزاق (۴۹۹/۱۱)]

(۲) [احمد (۵۷۶/۲) ۔ ۵۳۵)]

اور بکریاں سب ایک ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے مگر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

(۳) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمادیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں وہ دجال کو ڈھونڈھ کر قتل کریں گے پھر لوگ سات سال تک زمین پر (زندہ) رہیں گے اور دو بندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔"

(۴) : ﴿عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا﴾(۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخری (دور) میں مھدی خارج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے بارش سے سیرابی عطا فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی، وہ مال کو صحیح تقسیم کرے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت عظیم ہوجائے گی اور وہ سات یا آٹھ سال تک زندہ رہے گا۔"

(۵) : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ روئے زمین ظلم وناانصافی سے بھر جائے گی پھر میری نسل سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے منور کر دے گا جس طرح یہ ظلم وجور سے تاریک ہوگئی تھی۔"(۳)

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى خروج الدجال (۲۹٤٠)]

(۲) [حاكم : كتاب الفتن (٥٥٧/٤) السلسلة الصحيحة (٣٣٦/٢)]

(۳) [ابو داؤد (۲٤٨٥) ترمذى (۲۲۳۲) ابن ماجة (٤١٣٤) حاكم (٦٠٠/٤) احمد (٤٥/٣) شرح السنة (٤٥٧/٧) السلسلة الصحيحة (٣٣٦/٢)]

فوائد

(۱) امام مھدی کے ظہور سے پہلے روئے زمین ظلم وعدوان سے تاریک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسے امام مھدی جیسے عادل حاکم کے ساتھ عدل وانصاف اور امن وامان سے منور فرما دیں گے۔

(۲) امام مھدی، دجال اکبر اور حضرت عیسیٰؑ کا دور مشترک ہے۔ امام مھدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ مل کر دجال اور اس کے لشکر کا مقابلہ کریں گے اور انہیں تہ تیغ کر دیں گے۔

(۳) امام مھدیؒ کے سنہری دور میں ہر طرف امن وامان، مال ودولت، رزق واجناس کی فراوانی اور خوشحالی ہوگی اور اس جیسا دور تاریخ انسانی میں عدیم المثال ہوگا۔

(۴) اس دور میں جانوروں کے خواص بدل جائیں گے حتی کہ دو متضاد الجبلت اور دشمن جانور ایک دوسرے کے دوست بن جائیں گے، بھیڑیا بھیڑ بکریوں کا دوست ہو جائے گا، شیر، چیتے، گائے اور اونٹ کے دوست بن جائیں گے اور ایک ہی چراگاہ میں چریں گے مگر ایک دوسرے کو نقصان نہیں دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے خواص تبدیل کر دیں گے۔ "ان اللہ علی کل شئ قدیر"

(۵) بچے سانپ اور اژدھے جیسے موذی جانوروں سے بلا خوف خطر کھیلیں گے اور یہ بچوں کو نقصان نہیں دیں گے۔ کیونکہ ان کا زہر اللہ تعالیٰ کھینچ لیں گے۔ "ان اللہ علی کل شئ قدیر"

(۶) مذکورہ احادیث حس وعقل کے خلاف بھی نہیں کیونکہ ہمارے مشاہدے میں ہے کہ پالتو کتا اہل خانہ کو نہیں کاٹتا خواہ وہ کتنا ہی موذی اور زہریلا کیوں نہ ہو۔ پالتو بلی گھر کے چوزوں پر حملہ آور نہیں ہوتی بلکہ یہ جانور گھریلو اشیا کے محافظ بن جاتے ہیں لہذا جب جزوی طور پر ہمارے سامنے ایسی مثالیں موجود ہیں تو قیامت کے قریب ایسی علامات کے ظہور سے انکار چہ معنی دارد؟

(۷) قیامت کی مذکورہ نشانی تاحال ظاہر نہیں ہوئی اور اس کے ظہور کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ البتہ احادیث کے مطابق دجال اور اس کے لشکروں کے خاتمے کے بعد ایک سنہری دور دورہ ہوگا۔

(۹۰): مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں زمین کا پھٹنا

(۱): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: مَا تَذْكُرُوْنَ؟ قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ .... وَثَلَاثَةُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مذاکرہ کررہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا گفتگو کررہے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو تو آپ ﷺ نے (انہیں) شمار کیا، دھواں، دجال .... اور تین خسف (زمین میں لوگوں کا دھنسایا جانا، Landslide) ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔''

(۲): ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُخْسَفُ بِالْأَرْضِ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا أَكْثَرَ أَهْلُهَا الْخَبَثَ﴾(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ ''میرے بعد مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب (تین جگہ)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الایات التی تکون قبل الساعۃ (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳) ابو داؤد (۴۳۱۱) شرح السنۃ (۴۳۲/۷) حلیۃ الاولیاء (۳۵۵/۱)]

(۲) [مجمع الزوائد (۱۱/۸)]

میں ''خسف'' ہوگا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہمیں زمین میں دھنسایا جائے گا جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) جب اہل زمین خباثت میں بڑھ جائیں گے۔''

(۳): عَنْ بُقَيْرَةَ اِمْرَأَةِ الْقَعْقَاعِ تَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهٖ قَرِيْبًا قَدْ أَظَلَّتِ السَّاعَةُ ﴾(۱)

حضرت بقیرہ قعقاع صحابی کی بیوی فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا جبکہ آپ ﷺ منبر پر بیان فرمارہے تھے: جب تم ایک لشکر کے بارے میں سنو جسے کہیں قریب ہی زمین میں دھنسادیا گیا ہے تو (یادرکھو کہ) قیامت آیا چاہتی ہے۔''

(٤): ﴿ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا ؟ قَالَ : يُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهٖ ﴾(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی بیت اللہ میں پناہ لے گا جس کی طرف ایک لشکر پیش قدمی کرے گا اور جب وہ (مدینے کے قریب) بیداء مقام پر آئے گا تو زمین میں دھنسادیا جائے گا۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس بندے کا کیا حکم ہے جو (اس خروج کو) ناپسند کرتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بھی لشکر کے ساتھ دھنسادیا جائے گا لیکن روز قیامت وہ اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

---

(۱) [مسند احمد (٦/٣٢٥) مسند حميدي (١/١٧٠) السلسلة الصحيحة (٣/٣٤٠)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت (٢٨٨٢) احمد (٦/٣٢٩) ابو داؤد (٤٢٨٩) حاكم (٤/٤٧٥) ابو يعلى (١٢ / ٤٣٩) السلسلة الصحيحة (٤/٥٧٧)]

فوائد

(۱) مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب تین مقامات پر زمین کا پھٹنا اور لوگوں کا عذاب میں مبتلا ہو کر زمین دوز ہونا قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی تاحال ظاہر نہیں ہوئی مگر زمین میں لوگوں کے دھنسائے جانے کے کئی ایک واقعات جزوی طور پر کئی مرتبہ رونما ہوتے رہے ہیں۔

جیسا کہ امام قرطبیؒ رقمطراز ہیں کہ

''ہم نے اپنے بعض مشائخ سے سنا کہ مشرقی اندلس میں قطردانیہ نامی بستی پر ایک پہاڑ گرا اور وہ سب اس کے تلے روندے گئے۔''(۱)

اسی طرح تشریف برزنجیؒ فرماتے ہیں کہ

''مشرق میں زمین میں دھنسائے جانے کا واقعہ رونما ہوا ہے۔ مغرب میں تیرہ (13) بستیاں زمین میں دھنسائی گئیں۔ طالقان (خراسان) میں ایک سو پچاس (150) بستیاں زمین دوز ہوئیں اور اسی طرح کئی دیگر علاقوں میں یہ عذاب دیکھا گیا ہے۔''(۲)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

'' خسف کئی مقامات پر پایا گیا ہے لیکن مذکورہ تین مقامات کا خسف اس کے علاوہ ہے اور ممکن ہے کہ یہ سابقہ خسوف سے بڑا اور زبردست واقع ہو۔(۳)

(۳) لوگوں کا بستیوں اور گھروں سمیت زمین میں دھنسایا جانا نا صرف ممکن ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی عذاب کی ایک قسم ہے اور ماضی میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے کئی نافرمانوں کو اس طرح کے عذاب سے دوچار کرتے رہے ہیں جس طرح قارون کو زمین میں دھنسایا گیا۔

---

(۱) [التذكرة (ص ٥٤٥)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے : الإشاعة لا شراط الساعة (٨٤ ـ ٨٥) الاذاعة لما كان ومايكون بين يدى الساعة نواب صديق حسن (٨١)]

(۳) [فتح البارى (٨٤/١٣)]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ﴾ [القصص : ۸۱]

''(بالآخر) ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا۔''

اسی طرح ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی ازار زمین پر لٹکائے جارہا تھا (اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ تکبر پسند نہیں آیا) اور اسے زمین میں دھنسا دیا گیا پس وہ تا قیامت زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔(۱)

(۴) دوسری احادیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ زمین میں دھنسائے جانے کے عذاب سے بالعموم وہ لوگ دوچار ہوں گے جو فسق و فجور، فحش و زنا اور ناچ گانے میں تمام حدیں توڑ جائیں گے جیسا کہ حضرت ابو عامر ﷺ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے برے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال کرلیں گے اور (ان میں سے) کچھ لوگ پہاڑوں پر بسیرا کریں گے۔ ان کے چرواہے صبح شام مویشی لائیں گے پھر لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت براری کے لیے آئے گا تو وہ ٹال مٹول کے لیے اسے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ راتوں رات ہی انہیں ہلاک کر دیں گے، ان پر پہاڑ گرا دیں گے اور ان میں سے باقی بچنے والوں کو تا قیامت بندر اور خنزیر کی صورتوں میں مسخ کر دیں گے۔''(۲)

(۵) حدیث میں مشرق و مغرب کی تحدید نہیں لہٰذا مدینے کے مشرق اور مغرب میں بلا تحدید کسی مقام پر ایسے عذاب الٰہی کا کوڑا برسے گا اور تیسرا مقام جزیرہ العرب میں کہیں ہوگا۔ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدینے کے قریب بیداء میدان ہوگا جہاں اس لشکر کو زمین میں دھنسایا جائے گا جو بیت اللہ میں پناہ لینے والے نیک شخص (غالباً امام مہدیؒ) کی گرفتاری کے لئے آرہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

---

(۱) [بخاری : کتاب اللباس : باب من جر ثوبه من الخیلاء (۵۷۹۰)]

(۲) [بخاری : کتاب الأشربة : باب ماجاء فی من تستحل الخمر ویسمیه لغیر اسمه (۵۵۹۰)]

(۹۱) : ہر طرف دھواں چھا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاس هَذَا عَذَابٌ أَلِيم ﴾

[الدخان : ۱۰، ۱۱] ۔

"آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا جو لوگوں کو گھیر لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔"

احادیث کی روشنی میں

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ : اَللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلْنَا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ! اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ((**فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ "الى قوله" اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى**)) [الدخان ۱۰، ۱۶] فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ﴾(۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

"نبی کریم ﷺ نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ ﷺ نے بددعا کی، یا اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف کے وقت میں بھیجا تھا چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھویں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابو سفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا اے محمد!

---

(۱) [بخاری : کتاب الاستسقاء: باب دعاء النبی اجعلها سنین کسنی یوسف (۱۰۰۷) مسلم (۲۷۸۹) ترمذی (۳۲۵۴) دلائل النبوۃ (۳۲۴/۲) احمد (۵۵۲/۱) طبرانی کبیر (۲۴۴/۹)]

آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم ہلاکت سے دوچار ہے، اسلیے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

''کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صاف دھواں نظر آئے گا'' ......''نیز جب ہم سختی سے ان کی گرفت کریں گے۔''

سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی۔ دھویں کا معاملہ بھی گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکڑ اور قید کا ذکر ہے یا سورۃ روم کی آیات میں جو ذکر ہے وہ سب ہو چکا ہے۔''

(۲) : عَنْ مَسْرُوْقٍؒ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ ، فَقَالَ : يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِيْنَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ : لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((**قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ**)) وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ "فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ فَقَرَأَ ((**فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ إِلٰى قَوْلِهِ عَائِدُوْنَ**)) أفيكشف عنهم عذاب الاخرة اذا جاء ثم عادوا الى كفرهم ....﴾(۱)

مسروقؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ

''ایک آدمی نے قبیلہ کندہ میں وعظ بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا

(۱) [بخاری : کتاب التفسیر : تفسیر سورۃ الم غلبت الروم (٤٧٧٤)]

جس سے منافقوں کے کان، آنکھ بالکل بیکار ہو جائیں گے لیکن مؤمن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور انہیں ان صاحب کی یہ بات سنائی) وہ اس وقت ٹیک لگائے بیٹھے تھے اسے سن کر غصے میں آ گئے اور سیدھے بیٹھ کر فرمانے لگے اگر کسی کو کسی بات کا حتمی علم ہے تو پھر اسے بیان کرنا چاہیے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اقرار کر لے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا کہ

''آپ کہہ دیں کہ میں اپنی دعوت وتبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف (بناوٹ) کرتا ہوں۔''

دراصل واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ

''اے اللہ! ان پر یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کر'' پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے کوئی اگر فضا میں دیکھتا تو (فاقہ کی وجہ سے) اسے دھواں سا دکھائی دیتا پھر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت دور ہو) اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی :۔

''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''قحط کا یہ عذاب حضور ﷺ کی دعا سے ختم ہو گیا............''

(۳) : ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب في الايات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳) ابو داؤد (۴۳۱۱) شرح السنة (۴۳۲/۷) الحلية (۳۰۵/۱) احمد (۵۸۸/۲)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) ذکر کیا (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ''دھواں'' (ظاہر ہو گا)۔''

(٤) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ﴾(١)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین علامات (قیامت) ظاہر ہو جائیں گی تو پھر کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی حاصل نہیں کی

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۲) دھواں (نکلنا)

(۳) اور زمین کے جانور (کا نکلنا)

(٥) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ ......﴾(٢)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے پہل نیک عمل کرلو :

---

(١) [احمد (٥٨٨/٢) مسلم (٢٤٩) ترمذی (٣٠٧٢) ابن ابی شيبة (٦٦٩/٨) ابو عوانة (٤١٠٧/١)]

(٢) [مسلم : كتاب الفتن : باب فی بقية من أحاديث الدجال (٢٩٤٧) احمد (٤٢٨/٢) ابن حبان (١٩٩/١٥) حاكم (٥٦١/٤) شرح السنة (٤٣١/٧) ابو يعلى (٣٩٧/١١) طيالسی (٢٥٤٩)]

(۱) دجال

(۲) دھواں (خارج ہونے سے پہلے)......

فوائد

(۱) آسمان پر دھوئیں کے بادلوں کا چھا جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، مجاہد، ابو العالیہ، ضحاک، عطیہ وغیرہ کے نزدیک قیامت کی مذکورہ نشانی واقع ہو چکی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی گزشتہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے اور مفسر ابن جریرؒ نے بھی اس کو راجح قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ

﴿فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین﴾ [الدخان : ۱۰]

''آپ اس دن کا انتظار کریں کہ جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا''

لہذا اس میں مشرکین کے لیے وعید بھی تھی جس کا آنحضرت ﷺ کی زندگی میں پورا ہونا ناگزیر ہے لہذا اس کا وقوع رونما ہو چکا ہے۔''(۱)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ ؓ، ابو سعید ؓ، حسن ؓ حذیفہ ؓ، ابو مالک ؓ اور کئی تابعین وغیرہ کا موقف یہ ہے کہ مذکورہ نشانی قیامت کی علامات میں سے ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگی۔

راجح مسئلہ

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ

﴿أنه لم یات بعد وانما یکون قریبا من قیام الساعة﴾(۲)

''مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی اور یقیناً یہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی۔''

---

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر طبری (۱۵/۱۱٤) (۱۵ : ۱۱) تفسیر قرطبی (۱۶/۱۳۱) تفسیر ابن کثیر (۷/۲۳۳)]

(۲) [شرح مسلم للنووی (۱۸/۱۲)]

حافظ ابن کثیرؒ مفصل بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

﴿ مما فيه مقنع ودلالة ظاهرة على ان الدخان من الآيات المنتظرة مع أنه ظاهر القرآن ﴾(۱)

''اس سے ثابت ہوا کہ دھواں قیامت کی ان نشانیوں میں شامل ہے جو تا حال قابل انتظار ہیں اور یہی معنی قرآن کے ظاہر کے موافق ہے۔''

(۴) بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہ دو طرح کا دھواں ہے ایک ظاہر ہو چکا ہے (نبی ﷺ کی زندگی میں) اور دوسرا قرب قیامت کے وقت رونما ہوگا۔ مجاہدؒ (تابعی) نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا ایک قول روایت کیا ہے۔(۲)

(۵) بعض اہل علم کے نزدیک عہد نبوی میں ظاہر ہونے والا دھواں مجازی ہے یعنی قحط کی وجہ سے آسمان یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دھوئیں کی لپیٹ میں ہے اور فی الحقیقت ایسا نہیں تھا بلکہ یہ لوگوں کا وہم وگمان اور تخیل تھا جبکہ قیامت کے قریب ایک حقیقی دھواں ظاہر ہوگا جو قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔(۳)



(۱) [تفسیر ابن کثیر (۲۳۵/۷) النهاية (۲۲٤/۱)]

(۲) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: التذکرة (٦٥٥) شرح مسلم للنووی (۲۷/۱۸)]

(۳) [دیکھیے التذکرة (٦٥٥) ابن کثیر (۲۳۳/۷)]

(۹۲): سورج مغرب سے طلوع ہو گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

﴿ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴾ [الانعام : ۱۵۸]

”کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان کے پاس آپ کا رب آئے یا آپکے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آئے؟ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ آپ فرما دیں کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں۔“

احادیث کی روشنی میں

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ وَذَالِكَ حِيْنَ ((لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا)) ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ سورج (مشرق کی بجائے) مغرب سے طلوع ہو گا پس جب ایسا ہو گا اور لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے پھر نبی نے یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

﴿ لاینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل ﴾

(۱) [بخاری : کتاب التفسیر : سورة الانعام : باب لا ینفع نفسا ایمانها (٤٦٣٦) مسلم (٢٤٨) ابو داؤد (٤٣١٢) ابن ماجة (٤١١٩) السنن الکبری (١٨٠/٩) ابو عوانة (١٠٧/١) احمد ٢/٣٠٤ ـ ٤١٣)]

"یعنی اس وقت ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا۔"

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: چھ علامتوں سے پہلے نیک اعمال کی طرف جلدی کرو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔"

(۳) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ سے مروی ہے کہ

"میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے حدیث سنی جسے میں نے آج تک یاد رکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ علامات (قیامت) میں سب سے پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر بوقت چاشت ایک جانور لوگوں کی طرف آئے گا۔ ان دونوں (بڑی) علامتوں میں سے جو بھی پہلے رونما ہوئی، دوسری اس کے فوری بعد واقع ہوگی۔"

(٤) : ﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ

---

(۱) [مسلم: كتاب الفتن: باب في بقية من أحاديث الدجال (۲۹٤۷) أحمد (٤٢٨/٢) ابن حبان (۱۹۹/۱۵) حاكم (٥٦١/٤) شرح السنة (٤٣١/٧) ابو يعلى (۳۹۷/۱۱) مسندطيالسی (۲۰٤۹)]

(۲) [مسلم: كتاب الفتن: باب في خروج الدجال (۲۹٤۱) ابو داؤد (۱۱٤/٤) حاكم (٥٩٠/٤) احمد (٢٦٥/٢) ابن ماجة (٤١٢٠) شرح السنة (٤١٨٦) طبرى (٤٠٧/٥) ابن ابی شيبة (٦١٩/٨) البزار (٣٤٠١)]

غَرُبَتِ الشَّمُسُ ! أَتَدرِی أَینَ تَذهَبُ ؟ قُلتُ : اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَعلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّهَا تَذهَبُ حَتّٰی تَسجُدَ تَحتَ العَرشِ فَتَستَأذِنُ فَیُؤذَنُ لَهَا وَیُوشِكُ أَن تَسجُدَ فَلَا یُقبَلُ مِنهَا وَتَستَأذِنُ فَلَا یُؤذَنُ لَهَا فَیُقَالُ لَهَا : اِرجِعِی مِن حَیثُ جِئتِ فَتَطلُعُ مِن مَغرِبِهَا فَذٰلِكَ قَولُه تَعَالٰی ((وَالشَّمسُ تَجرِی لِمُستَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقدِیرُ العَزِیزِ العَلِیمِ))﴾(۱)

حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ

''سورج جب غروب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں علم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے پھر (دوبارہ آنے کی) اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی بلکہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا چنانچہ اس دن مغرب ہی سے نکلے گا اس آیت :۔

﴿ والشمس تجری لمستقر لها ......﴾

میں اسی طرف ہی اشارہ ہے۔

(۵) : ﴿ عَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ : مَن تَابَ قَبلَ أَن تَطلُعَ الشَّمسُ مِن مَغرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیهِ ﴾(۲)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے۔''

(٦) : ﴿ عَن مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنقَطِعُ

(۱) [بخاری : کتاب بدء الخلق : باب صفة الشمس و القمر (۳۱۹۹) مسلم : کتاب الایمان (۱۵۹) ترمذی (۲۱۸٦) احمد (۲۱٤/۵ ۔ ۲۲۷) شرح السنة (٤۱۸۷) ابو عوانة (۱۰۸/۱)]

(۱) [مسلم : کتاب الذکر و الدعا : باب استحباب شرح السنة : کتاب الدعوات (۱۲۹۲)]

الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ﴾(۱)

حضرت معاویہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

(۷) : ﴿ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ﴾(۲)

حضرت ابوموسیٰ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تا کہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ دن کے وقت ہاتھ کھلا رکھتے ہیں تا کہ رات کا گنہگار توبہ کرلے (اور یہ عمل متواتر جاری رہتا ہے) حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔''

(۸) : ﴿ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ فِي الْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذَالِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ((يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا)) ﴾(۳)

---

(۱) [احمد (۱۳۸/٤) ابو داؤد : كتاب الجهاد : باب في الهجرة هل انقطعت (۲٤۷۹) دارمی (۳۱۲/۲) التمهيد (۳۹۸۹/۸) المعجم الكبير (۳۷۸/۱۹) الدر المنثور (۵۹/۳) فتح الباری (۳٦۲/۱۱) صحيح الجامع (۱۲٤٤/۲) ارواء الغليل (۲۸۸/۹)]

(۲) [مسلم : كتاب التوبة : باب قبول التوبة من الذنوب (۲۷۵۹) احمد (۵۳٤/٤ ـ ۵٤۵) السنن الكبرى للبيهقى (۱۳٦/۸) كتاب الاسما والصفات (۵۲/۱)]

(۳) [ترمذی : كتاب الدعوات : باب ماجاء في فضل التوبة والاستغفار (۳۵۳۵) احمد (۳۲۸/۲ ـ ۳۲۸/٤) مسند حميدی (۳۸۸/۲) ابن ماجة مختصرا (٤۱۲۱) تفسير طبری (٤۰٦/۵)]

حضرت صفوان بن عسال ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مغرب کی طرف ایک دروازہ بنا رکھا ہے جس کی چوڑائی ستر (70) سال (کی مسافت) کے برابر ہے۔ یہ توبہ کا دروازہ (باب التوبہ) ہے جو بند نہیں کیا جائے گا حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

''اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان قبول کرنا نفع مند نہیں ہوگا کہ جس نے پہلے ایمان قبول نہیں کیا تھا۔''

(۹) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ : طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا﴾(۱)

حضرت حذیفہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھو گے ''سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔''

فوائد

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے۔

(۲) ﴿یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل﴾

[الانعام : ۱۵۸]

''جس دن تیرے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آ پہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا۔''

اس نشانی سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔(۲)

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب فی الأیات التی تکون قبل الساعة (۲۹۰۱)]

(۲) [تفصیل کے لیے دیکھئے : تفسیر طبری (۱۰۳/۸) فتح القدیر للشوکانی (۱۸۲/۲) فتح الباری (۳۶۰/۱۱ تا ۳۶۳)]

(۳) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کی نشانی دیکھ کر تمام اہل زمین اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا الّا کہ جو کوئی اس نشانی سے پہلے ایمان لے آیا ہو اسے اس کا ایمان فائدہ دے گا۔

(۴) مذکورہ نشانی تاحال ظاہر نہیں ہوئی۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے حتیٰ کہ کوئی شخص جتنا بھی کفر و عصیان میں ڈوبا ہوا اگر سانس بند ہونے (موت کے آخری لمحات) سے پہلے اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل اللہ کے حضور سچی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ یک جنبش اس کے تمام سابقہ صغیرہ وکبیرہ گناہوں کو معاف کر کے اسے جنت میں داخلہ عطا فرما دیں گے۔

(۶) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور پھر تا قیامت اسے کھولا نہیں جائے گا۔(۱)

(۷) دنیا میں کسی جگہ سورج غروب ہوتا ہے تو دوسری جگہ طلوع ہو رہا ہوتا ہے لیکن اس دورانیے میں سورج بلا ناغہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ سورج کو ہر روز اجازت مل جاتی ہے لیکن قیامت کے قریب سورج کو مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت نہیں ملے گی بلکہ اسے مغرب کی طرف واپس گردش کا حکم ہوگا چنانچہ سورج مغرب سے واپس طلوع ہوگا۔

(۸) سورج کے سجدہ ریز ہونے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرنے کو بعض لوگوں نے خلاف عقل سمجھتے ہوئے رد کیا ہے حالانکہ ایسا اقدام انسان کے ایمان کو کفر سے بدل دیتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھتے ہوئے ان غیبی اور ماوراء الطبیعات، (Metphysics) امور پر ایمان رکھنا چاہیے۔

(۹) بعض لوگ مذکورہ احادیث پر ناکافی ''جرح'' کا فتویٰ صادر فرما کر انہیں ناقابل حجت قرار

---

(۱) [دیکھئے فتح الباری (۱۱/۳۵٤)]

دیتے ہیں حالانکہ یہ روایات بخاری ومسلم جیسی متفق ومعتبر کتابوں میں مذکور ہیں علاوہ ازیں ایسی بہت سی باتیں تو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں تو کیا ان آیات قرآنیہ کی حیثیت بھی مشکوک ہے ! (معاذ الله)

بطور مثال چند آیات درج کی جاتی ہیں :۔

(۱) : ﴿ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴾

[الرحمن : ٥ ‘ ٦]

”آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔“

(۲) : ﴿ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ﴾

[الاسراء : ٤٤]

”ہر چیز اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد کرتی ہے ہاں یہ صحیح ہے کہ تم ان کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔“

(۳) : ﴿ یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴾

[النور : ٢٤]

”جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ جو وہ (برے) کام کرتے تھے۔“

(٤) : ﴿ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ ﴾

[فصلت : ٤١]

”وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے کہ تم ہمارے خلاف کیوں گواہی دیتے ہو؟ تو وہ (چمڑے) کہیں گے کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی بخشی ہے جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا۔“

(۹۳) : دابّۃ الارض

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ [النمل : ۸۲]

''جب ان پر عذاب (الٰہی) کا وعدہ ثابت ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔''

احادیث کی روشنی میں

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین علامات (قیامت) ظاہر ہو جائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا۔

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۲) دجال

(۳) اور زمین سے جانور کا نکلنا۔''

(۲) : ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدَّابَّةَ﴾(۲)

---

(۱) [مسلم : كتاب الايمان : باب الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان (۲٤۹) احمد (۲/۵۸۸) ترمذی (۳۰۷۲) ابن ابی شیبة (۸/٦٦۹) ابو عوانة (۱/۱۰۷)]

(۲) [مسلم : كتاب الفتن : باب فى الايات التى تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳) ابو داؤد (٤۳۱۱) شرح السنة (۷/٤۳۲) الحلیة (۱/۳۵۵) احمد (۲/۵۸۸)]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) شمار کیا، ایک جانور نکلے گا......''

(۳) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ أَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيْبًا ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایک حدیث سنی جو آج تک مجھے ازبر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ علامات (قیامت) میں سب سے پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر بوقت چاشت ایک جانور نکلے گا۔ ان دونوں (نشانیوں) میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوئی، دوسری اس کے بالکل فوری بعد رونما ہو جائے گی۔''

(٤) : ﴿ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلٰى خَرَاطِيْمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُوْنَ فِيْكُمْ حَتّٰى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيْرَ فَيَقُوْلُ : مِمَّنْ اِشْتَرَيْتَهُ ؟ فَيَقُوْلُ : اِشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِيْنَ ﴾(۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جانور (دابہ) نکلے گا جو لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگائے گا اور وہ (نشان زدہ لوگ) بکثرت ہو جائیں گے حتی کہ آدمی اونٹ خریدے گا تو وہ پوچھے گا کہ کس سے یہ خریدا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے یہ (اونٹ) کسی نشان زدہ سے خریدا ہے۔''

(٥) : ﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَادِرُوْا

---

(۱) [مسلم : كتاب الفتن : باب ذكر الدجال (۲۹٤۱) ابو داؤد (٤/۱۱٤) حاكم (٤/٥۹۰) شرح السنة (٤۱۸٦) ابن ماجة (٤۱۲۰) احمد (۲/۲٦٥)]

(۲) [احمد (٥/۳۳٦) مجمع الزوائد : كتاب الفتن : باب خروج الدابة (۱۲٥۷۳) مسند ابن الجعد (۲۹۱۹) أخبار اصبهان (۲/۱۲٤) السلسلة الصحيحة (۱/٦۳۹)]

بِالْأَعْمَالِ سِتًّا : أَوِ الدَّابَّةَ ﴾(١)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے اعمال (صالحہ) میں سبقت کرو: جانور نکلنے سے پہلے۔''

فوائد

(۱) قبل از قیامت زمین سے ایک جانور (دابہ) نکلے گا جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔ یہ قیامت کی آخری بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۲) یہ ایک بہت بڑا چوپایہ ہوگا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے۔(۲)

(۳) ''دابۃ الارض'' کی کیفیت و ماہیت، شکل وصورت وغیرہ کی حتمی تعیین قرآن وسنت میں مذکور نہیں اس لیے اس مسئلہ میں بحث و تمحیص کرنا، مختلف تاویلات کا سہارا لینا، یا غیر مستند اسرائیلی روایات پر اعتماد کرنا لایعنی وسعی لاحاصل ہے۔

(۴) بعض غیر مستند روایات میں مذکورہ جانور کی عجیب وغریب تصویر کشی کی گئی ہے کہ اس کے بال، کھر اور داڑھی ہوگی مگر دم نہیں ہوگی، اس کا سر بیل کے سر کے مشابہ ہوگا، آنکھیں خنزیر کی آنکھوں جیسی ہوں گی، کان ہاتھی کے کانوں جیسے اور سینگ والی جگہ اونٹ کی طرح ہوگی، شیر جیسا سینہ ہوگا، چیتے جیسا رنگ، بلی جیسی کمر، مینڈھے جیسی دم، اونٹ جیسے پاؤں ہوں گے...... حالانکہ یہ روایات بھی باہم متعارض ومتضاد ہیں۔

(۵) توبہ کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس جانور کو ظاہر کریں گے جو لوگوں میں تمیز وتفریق کرتے ہوئے لوگوں کی پیشانیوں پر مسلمان یا کافر کی مہر لگائے گا۔

یا اللہ ہمیں ایمان پر زندہ رکھ اور ایمان پر موت دے۔ (آمین)

---

(١) [مسلم : كتاب الفتن : باب في بقية من أحاديث الدجال (٢٩٤٧) احمد (٤٢٨/٢، ٤٤٤/٢) ابن حبان (٦٧٩٠) حاكم (٥٦١/٤) طيالسى (٢٥٤٩) شرح السنة (٤٣١/٧) ابو يعلى (٣٩٧/١١)]

(٢) [ديكهئے ابن كثير (٥٩٨/٣ ـ ٥٩٩) النهاية في الفتن (١٠٨/١)]

(۹۴): ہر بندہ مؤمن کی روح قبض کر لی جائیگی

(۱) : ﴿عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ...... فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ﴾(۱)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (دجال نکلے گا پھر عیسیٰ اسے قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج نکل کر ہلاک ہو جائیں گے پھر امن و امان کا دور دورہ ہوگا پھر) اسی اثنا اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجیں گے جو ان کی بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گذرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کی روح قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔''

(۲) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ...... ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی سنا کہ...... پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی طرف سے ایک

---

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجۃ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : باب فی خروج الدجال (۲۹۴۰)]

ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جو روئے زمین پر ہر اس شخص کو فوت کر لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان یا نیکی ہوگی حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑی سرنگ میں بھی گھس جائے تو یہ ہوا (وہاں) پہنچ کر اسے بھی فوت کر دے گی۔"

(۳) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ﴾(۱)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجیں گے جو ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ہوگی اور کسی ایسے بندے کو فوت کیے بغیر نہ چھوڑے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔"

(٤) : ﴿ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : تَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقْبَضُ فِيْهَا أَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ ﴾(۲)

عیاش بن ابی ربیعہ ﷛ سے مروی ہے کہ

"میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس میں ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی۔"

(٥) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ...... ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ﴾(۳)

---

(۱) [مسلم : کتاب الایمان : باب فی الریح التی تکون فی قرب القیامة (۱۱۷)]

(۲) [حاکم : کتاب الفتن والملاحم (۸۵۰۳) حاکم اور ذہبی نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے ۔ احمد (۵۳۸/۳)]

(۳) [مسلم : کتاب الامارة : باب قولہ "لاتزال طائفة ......"(۱۹۲٤)]

حضرت عبداللہ ﷛ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:...... پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جس کی خوشبو کستوری جیسی اور لطافت ریشم جیسی ہوگی جو ہر اس شخص کو فوت کرلے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔''

فوائد

(۱) اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ایک نرم ولطیف ہوا بھیجیں گے جو روئے زمین پر بسنے والے ہر مسلم ومؤمن کو فوت کرلے گی۔

(۲) یہ نشانی ظہور عیسیٰ ، خروج دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کے واقعات کے بعد ظاہر ہوگی۔

(۳) مخلص مسلمانوں کے سوا ہر وہ بندہ فوت کر دیا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی کا عنصر ہوگا جیسا کہ دوسری روایات سے ثابت ہے کہ لفظ اللہ کہنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ قیامت برپا کردیں گے۔

(۴) عام حالات میں اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو روحیں قبض کرنے کا حکم دے رکھا ہے مگر قیامت کے قریب مذکورہ نشانی میں ہوا کے ذریعے نیک لوگوں کی یک لخط روحیں قبض کرلی جائیں گی۔

(۵) یہ ایسی لطیف اور عمدہ ہوا ہوگی جس سے کستوری کی مہک اٹھے گی اور ریشم کی نزاکت محسوس ہوگی جبکہ اہل ایمان کی ارواح بلا کلفت ومشقت قبض کی جائیں گی۔

(۶) یہ ہوا ظالم وسرکش اور باغی کافروں کی روح قبض نہیں کرے گی۔

(۷) اللہ تعالیٰ اہل ایمان پر مہربانی فرماتے ہوئے قیامت کی ہولناکیوں سے پہلے ہی انہیں فوت کرلیں گے۔

(۸) مذکورہ نشانی کے بعد قیامت انتہائی قریب ہوگی۔

(۹) بعض روایات میں ہے کہ یہ ہوا شام کی طرف سے آئے گی جبکہ دیگر احادیث میں ہے کہ یہ

ہوا یمن کی طرف سے بھیجی جائے گی جس سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ دو الگ الگ ہوائیں ہوں گی یا یہ ایک ہی ہوا ہوگی جو ایک طرف سے شروع ہوگی پھر دوسرے ملک جا پہنچے گی اور وہاں سے ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔(۱)



(۱) [دیکھئے شرح النووی (۱۳۲/۲) أشراط الساعة وأسرارها (۸۸)]

(۹۵): بیت اللہ کی حرمت پامال کردی جائیگی

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ﴾(۱)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو ایک پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔''

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ یَظْهَرُ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ عَلَی الْكَعْبَةِ ، قَالَ : حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ : فَیَهْدِمُهَا ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں دو پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر غلبہ پالے گا۔

(راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ

''آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بیت اللہ کو منہدم کرے گا۔''

(۳) : ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَأَنِّیْ بِهٖ أَسْوَدَ أَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا (یعنی الکعبة) ﴾(۳)

ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گویا میری نظروں کے سامنے وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔'' (یہ منظر حضور ﷺ کو بذریعہ ''معجزہ'' دکھایا گیا)۔

---

(۱) [بخاری : کتاب الحج : باب قول اللہ تعالیٰ (جعل اللہ الکعبة البیت الحرام......) (۱۵۹۱) مسلم : کتاب الفتن (۲۹۰۹) احمد (۴۰۸/۲)(۵۵۰/۲) نسائی (۲۱۷/۵)]

(۲) [احمد (۴۰۸/۲) حوالہ سابقہ]

(۳) [بخاری : کتاب الحج : باب هدم الکعبة (۱۵۹۵) احمد (۲۸۳/۱) ابن حبان (۶۷۵۲) ابو یعلی (۲۵۳۷)]

(٤) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا وَلَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِعَ يَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ ﴾(١)

حضرت عبداللہ ﷜ سے مروی ہے کہ

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی سنا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا، کعبے کا سامان لوٹ لے گا اور اس کی چادر اتار لے گا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک گنجے سر کا، ٹیڑھے ہاتھ پاؤں والا ہے جو کعبے پر اپنے پھاوڑے سے حملے کر رہا ہے۔''

(٥) : ﴿ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحَلُّوْهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُوْنَهُ خَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخْرِجُوْنَ كَنْزَهُ ﴾(٢)

حضرت ابوقتادہ ﷜ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان ایک آدمی کی بیعت لی جائے گی اور کعبہ کو اس کے والی ہی ویران کریں گے اور اس وقت (بطورِ سزا) اہلِ عرب کو ہلاک کر دیا جائے گا پھر حبشی آئیں گے اور اسے ایسا خراب کریں گے کہ پھر یہ کبھی آباد نہیں ہوگا اور وہ لوگ اس کے خزانے نکال لے جائیں گے۔''

(٦) : ﴿ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : أُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا

(١) [احمد (٢/٢٩٠) مجمع الزوائد (٣/٦٤٢) "قال احمد شاكر اسناده صحيح" احمد (١٢/١٤)]

(٢) [احمد (٢/٤٣٢ ـــ ٤١١ ـــ ٤٦٣) ابن ابی شيبة (٨/٦١٢) طيالسي (٢٣٧٣) حاكم (٤/٤٨٧ ـ ٤٩٩) مجمع الزوائد (٣/٦٤٢) السلسلة الصحيحة (٦/٥٥٣)]

تَرَکُوکُم فَاِنَّهٗ لَا یَستَخرِجُ کَنزَ الکَعبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَیقَتَینِ مِنَ الحَبَشَةِ ﴾(۱)

حضرت ابوامامہ ﷜ فرماتے ہیں کہ

''میں نے ایک صحابی کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اہل حبشہ کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں۔ کعبہ کا خزانہ اہل حبشہ میں سے ایک پتلی پنڈلیوں والا نکال لے گا۔''

(۷) : ﴿ عَن أَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَیُحَجَّنَّ البَیتَ وَلَیُعتَمَرَنَّ بَعدَ خُرُوجِ یَأجُوجَ وَمَأجُوجَ .... لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُحَجَّ البَیتُ ﴾(۲)

حضرت ابوسعید ﷜ سے مروی ہے کہ

''حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا .... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج ہوتا رہے گا۔''

فوائد

(۱) بیت اللہ کی حرمت کی پامالی قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے۔

(۲) ایک ذلیل اور حقیر ترین حبشی بیت اللہ کی حرمت تار تار کر کے اپنے ماتھے پر غضب الٰہی کا جھومر سجائے گا! (نعوذ باللہ)

(۳) قیامت کی مذکورہ نشانی تاحال ظاہر نہیں ہوئی البتہ یہ نشانی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد رونما ہوگی۔

(۴) یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد بھی ایک عرصے تک حج کیا جاتا رہے گا پھر تمام مسلمانوں کی وفات کے بعد مذکورہ نشانی ظاہر ہوگی۔

---

(۱) [احمد (۵/۳۷۱) ابو داؤد : کتاب الملاحم : باب النهی عن تهییج الحبشة (۴۳۰۹) حاکم (۴/۵۰۰) مجمع الزوائد (۵/۳۰۵) السلسلة الصحیحة (۲/۲۰۴)]

(۲) [بخاری : کتاب الحج : باب قول الله تعالی (جعل الله الکعبة البیت الحرام ......) (۱۵۹۳)]

(۵) ماضی میں کئی مرتبہ جزوی طور پر مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف لوگوں نے بیت اللہ کی حرمت پامال کی مثلاً حجاج بن یوسف کی کعبہ پر سنگ ریزی، قرامطہ (فرقہ) کا بیت اللہ پر حملہ اور حجر اسود وغیرہ کا اٹھا کر لے جانا پھر مدتوں اپنے پاس رکھنا لیکن یہ وہ واقعات نہیں جن پر مذکورہ احادیث صادق آتی ہوں کیونکہ مذکورہ احادیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں جو ان واقعات میں ظاہر نہیں ہوئیں :۔

(۱) پتلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کی اینٹ اینٹ اکھاڑ پھینکے گا۔

(۲) بیت اللہ کی پامالی کے وقت کوئی مسلمان زندہ نہیں ہوگا۔

(۳) بیت اللہ کے انہدام کے بعد اسے دوبارہ آباد نہیں کیا جائے گا۔

﴿لا يعمر بعده أبدا﴾

(۴) بیت اللہ کی حرمت کی پامالی کے بعد تمام اہل عرب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

(۵) بیت اللہ میں موجودہ تمام چیزیں اہل حبشہ اٹھالے جائیں گے۔

(۶) بیت اللہ کی خرابی اور ویرانی کے بعد اس کا حج وعمرہ نہیں کیا جائے گا۔

(۷) جب بیت اللہ کا حج وعمرہ نہیں کیا جائے گا تب قیامت قائم ہوگی۔



(۹۶): زمین پر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ "اَللّٰهُ، اَللّٰهُ"﴾(۱)

حضرت انس ﷜ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ زمین پر ''اللہ، اللہ'' کہنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ (تو پھر قیامت قائم کردی جائے گی)۔''

(۲): ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ﴾(۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ سب سے بدتر ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔''

(۳): ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ﴾(۳)

حضرت عبداللہ ﷜ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت صرف بدترین افراد پر قائم ہوگی۔''

---

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: باب ذهاب الایمان فی اخر الزمان (۱٤۸) احمد (۱۳٤/۳) عبد الرزاق (۲۰۱٤۷) الحلية (۳۰٥/۳) ابن حبان (۳٦۱/۱٥) شعب الایمان (٥۲٤) البزار (۷۷۱) ابو عوانة (۱۰۰/۱) ابن مندة (٤٤۷)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب ظهور الفتن (۷۰٦۷) احمد (٥٦۰/۱ - ٥٦۹) مجمع الزوائد (۲٦/۸) النهاية (۲۳۹/۱)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب قرب الساعة (۲۹٤۹) شرح السنة (٤٦۱/۷) احمد (٤۹۲/۱ - ٥٤٤)]

(٤) : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَأْخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَتَهٗ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَبْقٰى فِيْهَا عَجَاجَةٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا ﴾(١)

عبداللہ بن عمرو ﷜ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ اہل زمین میں سے بہترین افراد کو اٹھالیں گے اور ردّی (فضول) لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیکی بدی کی تمیز سے عاری ہوں گے۔''

(٥) : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ "اَللّٰه اللّٰه" ﴾(٢)

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو''اللہ، اللہ'' کہنے والا ہوگا۔''

(٦) : ﴿ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ﴾(٣)

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں''لا الہ الا اللہ'' کہنے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔''

(٧) : عَنْ مَرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

---

(١) [حاكم : كتاب الفتن (٤٨١/٤) احمد (٢٧٧/٢) مجمع الزوائد (٢٥/٨) فتح البارى (٩١/١٣)]

(٢) [مسلم : كتاب الايمان : باب ذهاب الايمان (١٤٨ ـ ٣٧٦) احمد (٢٠٤/٣)]

(٣) [احمد (٣٣٩/٣)]

يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّل فَالْاَوَّل وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً ﴾(۱)

مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے فوت ہو جائیں گے اور جو کے بھوسے یا ردی کھجور کی طرح فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔

(۸) : عَنْ عِلْبَاء السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى حُثَالَةِ النَّاسِ ﴾(۲)

حضرت علباء سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف فضول لوگوں پر قائم ہوگی۔''

فوائد

(۱) روئے زمین پر صرف خبیث اور بدبخت لوگوں کا باقی رہ جانا قیامت کی انتہائی آخری نشانی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے طے شدہ حکمت عملی کے تحت وقوع قیامت سے پہلے تمام نیک لوگوں کو زمین سے فوت کر لیں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ قیامت کبریٰ کی ہولناکیوں سے بچانے کے لیے ہر موحد مسلمان کو فوت کر دیں گے۔

(۴) وقوع قیامت کے وقت محض لفظ ''اللہ'' اور ''لا الٰہ الا اللہ'' کہنے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔

(۵) جن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی وہ پوری خلقت میں سب سے بدترین (The Worst People) ہوں گے۔

---

(۱) [بخاری : كتاب الرقاق : باب ذهاب الصالحين (٦٤٣٤) احمد (٢٦٣/٤)]

(۲) [احمد (٢٥٦/٣ - ٢٦٣/٤) حاكم : كتاب الفتن (٥٤١/٤) مجمع الزوائد (٢٥/٨)]

(۹۷): خوفناک آگ ظاہر ہو گی

آگ کا جائے خروج

(۱): ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ ...... وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ ﴾(۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو ......سب سے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔''

(۲): ﴿ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرَ اٰيَاتٍ ...... وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ ﴾(۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے یقینی طور پر دس نشانیاں ظاہر ہوں گی ......ایک آگ عدن (یمن) سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی۔''

(۳): ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ ﴾(۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

---

(۱) [مسلم: كتاب الفتن: باب فى الأيات التى تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ترمذى (۲۱۸۳) شرح السنة (۴۳۲/۷) احمد (۱۰/۴ - ۱۵) الحلية (۳۵۵/۱)]

(۲) [مسلم: كتاب الفتن: ايضا (۲۹۰۱ - ۷۲۸۶)]

(۱) [ترمذى: كتاب الفتن: باب ماجاء لا تقوم الساعة حتى تخرج نار ......(۲۲۱۷) احمد (۱۱/۲ - ۷۲ - ۹۴) ابن ابى شيبة (۶۲۴/۸) مجمع الزوائد (۴۲/۱۰) صحيح الجامع (۲۰۳/۳) السلسلة الصحيحة (۶۳۶/۶)]

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: حضر موت یا اس کے سمندر سے قیامت سے پہلے ایک آگ خارج ہوگی جو لوگوں کو جمع کر دے گی۔''

(٤) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....قَالَ : أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ﴾(١)

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی۔''

آگ کی جائے خروج کے بارے میں وارد شدہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ یمن (عدن) وغیرہ سے خارج ہوگی جبکہ دیگر احادیث سے حضر موت یا مشرق کا ذکر ہے جس کی وجہ سے ان روایات میں ظاہری تعارض معلوم ہوتا ہے جس کی تطبیق و تفہیم ''فوائد'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

آگ لوگوں کو کس طرح ہانکے گی؟

(١) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ أَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ عَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ يَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا﴾(٢)

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ

''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا۔ رغبت کرنے والے اور ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو آدمی، کسی پر تین، کسی پر چار اور کسی پر دس سوار (ہو کر آنے والے) ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جو صبح، دوپہر، شام، سوتے جاگتے ان کے ساتھ ہوگی۔ (کسی وقت بھی جدا نہیں ہوگی حتی کہ محشر میں پہنچا دے گی)۔''

(١) [بخاری : كتاب أحاديث الانبياء : باب خلق آدم و ذريته (٣٣٢٩)]

(٢) [بخاری : كتاب الرقاق : باب الحشر (٦٥٢٢) مسلم : كتاب الجنة : باب فناء الدنيا (٢٨٦١)]

(۲) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُبْعَثُ نَارٌ عَلَى أَهْلِ الْمَشْرِقِ فَتَحْشُرُهُمْ إِلَى الْمَغْرِبِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا يَكُوْنُ لَهَا مَا سَقَطَ مِنْهُمْ وَتَخَلَّفَ وَتَسُوْقُهُمْ سَوْقَ الْجَمَلِ الْكَسِيْرِ ﴾(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مشرق والوں پر ایک آگ بھیجی جائے گی جو انہیں مغرب کی طرف لے جائے گی اور لوگوں کے رات یا دوپہر کو سوتے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جو شخص پیچھے رہ جائے گا وہ اس آگ کا شکار ہو جائے گا اور وہ آگ لوگوں کو اس طرح ہانکے گی جس طرح پیچھے رہ جانے والے اونٹ کو ہانکا جاتا ہے۔''

(۳) : ﴿ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفٌ مُشَاةٌ وَصِنْفٌ رُكْبَانٌ وَصِنْفٌ عَلَى وُجُوْهِهِمْ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ ؟ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلَى أَرْجُلِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ ﴾(۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت لوگوں کو تین قسموں میں اکٹھا کیا جائے گا ایک قسم پیدل دوسری سوار اور تیسری چہرے کے بل ہوگی۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! چہرے کے بل کیسے؟ فرمایا: جو ذات انہیں پاؤں پر چلا سکتی ہے وہ انہیں چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ اپنے چہروں کے بل پر ٹیلے اور کانٹے سے بچاؤ کر رہے ہوں گے۔''

(۱) [حاکم : کتاب الفتن (٥٤٨/٤) مجمع الزوائد (١٢/٨)]

(۲) [احمد (٤٦٦/٢) ترمذی : کتاب التفسیر : سورۃ الاسراء (٣١٤٢) ابن ابی شیبۃ (١٣٩/٨)]

(٤) : ﴿عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَجُرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ﴾(١)

بھز بن حکیم ﷺ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ پیدل، سوار اور چہرے کے بل جمع کیے جاؤ گے۔''

ارض محشر

(١) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ فَسُوْقُ (تحشر) النَّاسَ ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ﴾(٢)

عبداللہ بن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی۔ ہم نے پوچھا، یارسول اللہ! پھر آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: ملک شام میں رہائش اختیار کرنا۔''

(٢) : ﴿عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ......قَالَ : تُحْشَرُوْنَ هٰهُنَا ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ ، مُشَاةً وَرُكْبَانًا وَعَلٰى وُجُوْهِكُمْ ، تَعْرِضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلٰى أَفْوَاهِكُمِ الْفِدَامُ وَأَوَّلُ مَا يَعْرِبُ عَنْ أَحَدِكُمْ فَخِذُهُ﴾(٣)

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

''نبی ﷺ نے ملک شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم لوگ پیادہ، سوار اور چہروں کے

(١) [ترمذی : كتاب صفة القيامة : باب ماجاء فى شان الحشر (٢٤٢٤) احمد (٤/٥ ـ ٨) الفتح (٣٨٧/١١)]

(٢) [احمد (١١/٢ ـ ٧٢ ـ ٩٤) ترمذی : كتاب الفتن : باب ماجاء لا تقوم الساعة حتى تخرج نار......(٢٢١٧) ابن ابی شيبة (٦٢٤/٨) ابو يعلى (٥٥٥١)]

(٣) [احمد (٤/٥ ـ ٨) ترمذی : كتاب صفة القيامة : باب ماجاء فى شان الحشر (٢٤٢٤) نسائى (٢٤٣٥) حاكم (٦٠٨/٤) ابن ابی شيبة (١٤٠/٨) فتح البارى (٣٨٧/١١)]

بل اس جگہ جمع کیے جاؤ گے۔ تم اللہ کے حضور پیش ہو گے اور تمہارے منہ سیل ہوں گے اور سب سے پہلے تمہاری ران کلام کرے گی۔"

فوائد

(۱) قیامت کی آخری نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہو گی جو تمام لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔

(۲) آگ کی جائے خروج کے بارے میں منقول روایات بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ وہ آگ یمن سے نکلے گی یا حضر موت سے یا ملک شام سے؟

حافظ ابن حجرؒ اس تعارض کو یوں رفع فرماتے ہیں کہ

﴿ وظهر لى في وجه الجمع أن كونها تخرج من قصر عدن لا ينافي حشرها الناس من المشرق الى المغرب وذلك ان ابتداء خروجها من قصر عدن فاذا خرجت انتشرت في الارض كلها والمراد بقوله تحشر الناس من المشرق الى المغرب ارادة تعميم الحشر لا خصوص المشرق والمغرب أو انها بعد الانتشار أول ما تحشر اهل المشرق ويؤيد ذلك ان ابتداء الفتن دائما من المشرق ﴾(۱)

"مذکورہ روایات کی جمع کی صورت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ آگ اولا عدن (یمن) سے نکلے گی پھر یہ ہر طرف پھیل جائے گی اور جب یہ لوگوں کو ہانکنا شروع کرے گی تو مشرق کی طرف سے شروع ہو کر مغرب کی طرف آئے گی یا سب سے پہلے یہ آگ اہل مشرق کو ہانک کر لائے گی کیونکہ فتنے ہمیشہ مشرقی سرزمین سے شروع ہوتے رہے ہیں۔"

(۳) ایک آگ اس سے پہلے گذشتہ صفحات میں ذکر کی گئی ہے جو ان علامات قیامت میں شامل ہے جن کا ظہور گذر چکا ہے مگر مذکورہ آگ اس کے علاوہ ہے جو قیامت کی آخری نشانی ثابت ہو گی۔

---

(۱) [فتح الباری (۳۸۶/۱۱)]

(۴) جس طرح گذشتہ آگ فی الحقیقت آگ تھی اسی طرح مذکورہ نشانی بھی حقیقت پر محمول ہوگی کہ فی الواقع ایک آگ رونما ہوگی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی لہذا اس آگ سے جنگ کی آگ یعنی جنگ یا فتنہ وفساد (مجاز) مراد لینا درست نہیں۔

(۵) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ حشر کا معنی اجتماع ہے یعنی یہ آگ لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرے گی اور حشر کی چار اقسام ہیں :۔

''پہلے دو حشر دنیا میں اور آخری دو حشر آخرت سے متعلق ہیں۔''

(۱) پہلا حشر اس وقت ہوا جب بنونضیر کو ملک شام کی طرف جلاوطن کیا گیا۔(۱)

(۲) قیامت سے قبل لوگوں کا ملک شام میں جمع ہونا جیسا کہ جو مذکورہ روایات میں پیش گوئی کی گئی ہے۔(۲)

(۳) قبروں سے اٹھنے کے بعد میدان محشر میں لوگوں کا اکٹھے ہونا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴾ [الکھف : ۴۷]

''اور ہم انہیں جمع کریں گے پس ان میں سے کسی ایک کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔''

(۴) جنت یا جہنم میں جمع کیے جانا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴾

[مریم ۸۵، ۸۶]

''جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے اور گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔''(۳)

---

(۱) [دیکھیے سورۃ الحشر]

(۲) [بعض اہل علم مثلاً امام غزالیؒ وغیرہ نے اس حشر کو آخرت کے حشر میں داخل کیا ہے۔ المنہاج فی شعب الایمان (۴۴۲/۱) فتح الباری (۳۷۹/۱۱) التذکرۃ (ص ۱۱۹)]

(۳) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تفسیر قرطبی (۳۲/۱۸) التذکرۃ (ص ۸ تا ۱۷۳) فتح الباری (۳۸۶/۱۱)]

(٦) مذکورہ حشر قیامت سے کچھ پہلے وقوع پذیر ہوگا جس میں کافر لوگ اپنے سروں اور چہروں کے بل ٹیلوں اور کانٹوں سے گذرتے ہوئے میدان محشر میں جمع ہوں گے البتہ آخرت کے محشر کے وقت تمام لوگ ننگی حالت میں میدان محشر میں جمع ہوں گے جبکہ زمین چٹیل میدان کی طرح ہوگی جس میں ٹیلے وغیرہ نہیں ہوں گے۔(۱)

(٧) اس حشر کے وقت بعض لوگ پیدل بعض سوار اور بعض چہروں کے بل جمع ہوں گے۔

(٨) کسی شخص (کافر) کو چہرے کے بل چلانا بعید از قدرت نہیں!

(٩) مذکورہ آگ لوگوں کے ساتھ لباس کی طرح چمٹ جائے گی حتی کہ ان کے سوتے، جاگتے، چلتے پھرتے ساتھ ساتھ رہے گی اور لوگ اس کے خوف سے آگے آگے بھاگتے جائیں گے حتی کہ وہ سب میدان محشر میں پہنچا دیئے جائیں گے۔ (واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل واصواب)

(١٠) اس دنیاوی حشر میں میدان محشر ملک شام ہوگا جب کہ قبروں سے اٹھنے کے بعد بھی اسی میدان میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو ملک شام کے میدان محشر ہونے میں شک ہو تو وہ سورت حشر کی ابتدائی آیات پڑھ لے۔

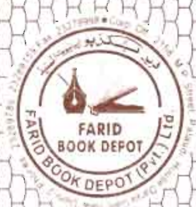
''اللہ کے رسول ﷺ نے ان یہودیوں سے کہا: چلو نکل جاؤ! انہوں نے کہا: کہاں؟ فرمایا: ارض محشر کی طرف۔'' (یعنی ملک شام میں آپ ﷺ نے یہودیوں کو شہر بدر کیا)۔(۲)

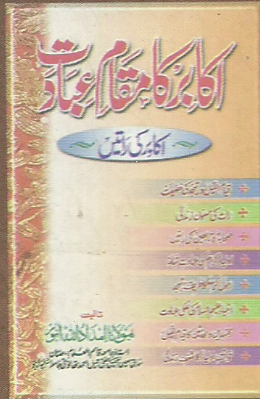
واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل واصوب

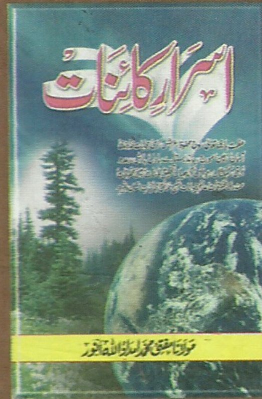


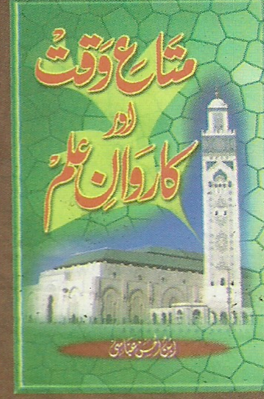
(۱) [ملاحظہ ہو فتح الباری (۳۸۷/۱۱) التذکرۃ (ص ۱۷۱ وغیرہ)]

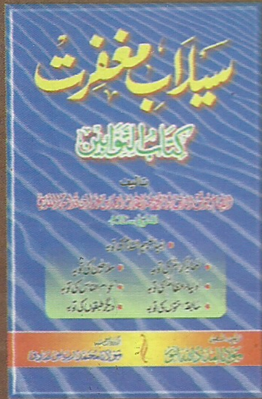
(۲) [فتح الباری (۳۸۰/۱۱) ابن کثیر (۸٤/۸ ـ ٤٨)]

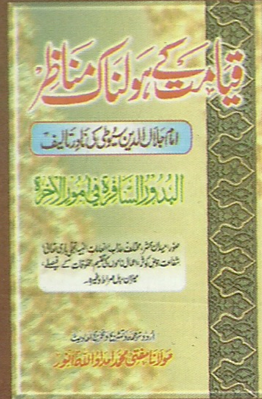

FARID
BOOK DEPOT
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

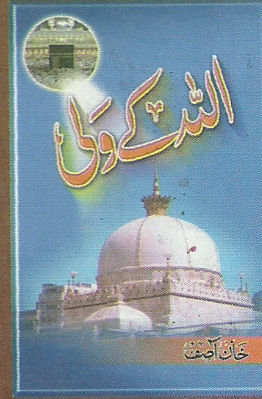


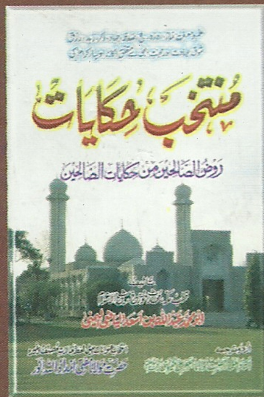


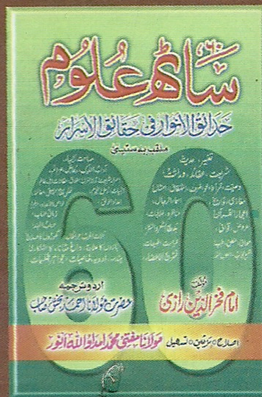


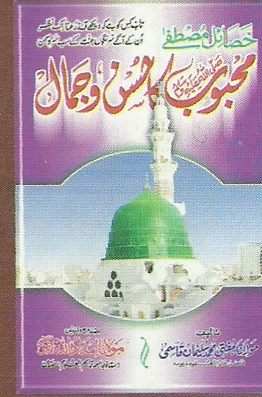




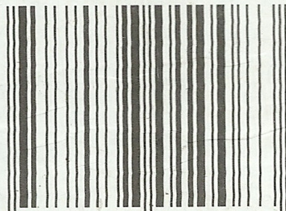








Rs. 160/-


ISBN 81-7801-008-9
9 788178 010083

فرید بُکڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi - 2
Phones : 23289786, 23289159 Fax : 23279998 Res.: 23262486
E-mail : farid@ndf.vsnl.net.in Websites : faridexport.com, faridbook.com